عمران سیریز

ماریا سیکشن

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

BOOK LAND
Cirose Cinema Building,
Haider Road; Saddar Rawalpindi.
Ph: 051-5514911

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 90/- روپے

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" صبح بخیر۔ منکہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" صبح بخیر عمران صاحب۔ میرا نام عبدالرشید زخمی ہے "۔ دوسری طرف سے ایک ممناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ ویری سوری جناب زخمی صاحب۔ میں سائنس کا ڈاکٹر ہوں طب کا نہیں۔ آپ کو جس نے بھی میرے بارے میں بتایا ہے اس نے یقیناً آپ کو تفصیل نہیں بتائی۔ آپ کسی اچھے سے طب کے ڈاکٹر کو فون کریں تاکہ آپ کے زخموں کا درست علاج ہو سکے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ

عبدالرشید صاحب جسمانی طور پر زخمی نہیں ہیں بلکہ ان کا تخلص زخمی ہے۔

" اوہ اچھا۔ بہت شکریہ "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران اس طرح حیرت سے رسیور کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عبدالرشید زخمی کی آواز اسی رسیور سے آ رہی تھی۔

" سلیمان ۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب "...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

" زخمیوں کو کورا جواب نہیں دیا جاتا بلکہ ان کی مرہم پٹی کی جاتی ہے "...... سلیمان نے دور سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات تھے۔

" کیا مطلب ۔ فون میں نے سنا ہے اور آواز وہاں کچن میں تمہارے کانوں میں کیسے پہنچ گئی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بڑی بیگم صاحبہ کا خیال ہے کہ جوان اور کنواروں کے لئے ٹیلی فون شیطانی آلہ ثابت ہو سکتا ہے اس لئے کنواروں کے فون باقاعدگی سے چیک کئے جائیں "...... سلیمان نے اس بار سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

" تو تم چیک کر رہے تھے ۔ مگر کیسے "...... عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" بڑی بیگم صاحبہ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو حکم دے کر ایک آلہ اس سے منگوا کر مجھے بھجوایا ہے ۔ یہ آلہ کافی وسیع رینج میں ہونے والی فون کالز کو نہ صرف رسیو کرتا ہے بلکہ چاہو تو ٹیپ بھی کر سکتا ہے "۔ سلیمان نے ایک طرف موجود ٹرالی کو میز کے ساتھ لگا کر چائے کے خالی برتن اس پر رکھتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے وہ آلہ "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے کہ آپ کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے ۔ اس لئے سوری "...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" سنو ۔ وہ آلہ لا کر مجھے دو ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" بڑی بیگم صاحبہ سے اجازت لے لوں ۔ پھر لا دوں گا ۔ اور سنیں مجھ پر اس طرح غرانے کی ضرورت نہیں ۔ میں بڑی بیگم صاحبہ کا بے حد لاڈلا ہوں "...... سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں عمران کے داؤ میں آنے والا تھا۔

" میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وہ آلہ لا کر دو "...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ کا خیال درست ہے ۔ آپ کے دل میں چور ہے ورنہ آپ اس طرح سنجیدہ نہ ہوتے ۔ جب آپ

فون پر کوئی غلط بات نہیں کرتے تو پھر آپ کو اس طرح سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہی نہیں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے اور کس قدر اہم اور ضروری باتیں میں فون پر کرتا ہوں اس لئے تم جلدی سے وہ آلہ لا کر مجھے دو ورنہ تمہیں وہ سزا دی جائے گی جو کسی ملک دشمن کو دی جاتی ہے"...... عمران نے لہجے کو مزید سنجیدہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں کہ حکیم سے نبض نہیں چھپائی جا سکتی۔ مجھ سے زیادہ اور کسے معلوم ہو گی آپ کی حیثیت۔ عمر گزر گئی ہے اس دشت کی سیاحی میں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سلیمان"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں لیکن آپ خود سوچیں کہ سنجیدہ ہونے سے تو کچن کا کاروبار نہیں چل سکتا۔ کیا اب میں آپ کی سنجیدگی کو ہنڈیا میں پکاؤں"...... سلیمان نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی سزا دینا پڑے گی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے پوچھ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کو پچھتانا پڑے اور بزرگ کہتے ہیں کہ پرہیز علاج سے بہتر ہوتا ہے اور اگر آپ میں ہمت نہیں تو میں آپ کی بات بڑی بیگم صاحبہ سے کرا دیتا ہوں"...... سلیمان نے کہا۔ وہ بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تم وہ آلہ بے شک واپس لے جانا لیکن مجھے دکھاؤ تو سہی"۔ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا کیونکہ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ سلیمان کو کیسے راضی کرے۔

"آلہ آپ کے سامنے کتنی دیر سے موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھ لیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی سلیمان کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"آپ صبح سیر کے لئے گئے ہوئے تھے کہ آپ کی غیر موجودگی میں عبدالرشید زخمی صاحب کا فون آیا۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ سیر کے لئے گئے ہوئے ہیں اس لئے دو گھنٹے بعد فون کرنا۔ اب آپ نے فون پر عبدالرشید زخمی کا نام لیا تو اس کی آواز کچن تک پہنچ گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ وہی صاحب ہیں"...... سلیمان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس سارے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی۔ تم سیدھی طرح یہ بات پہلے نہ بتا سکتے تھے"...... عمران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ٹیم کے تمام ارکان کو آپ سے یہی شکایت ہے کہ آپ سیدھی طرح ان کو کوئی بات نہیں بتاتے اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے انہیں زچ کرتے رہتے ہیں اسی لئے بزرگ کہتے ہیں کہ آدمی جو کچھ

بوتا ہے سو وہی کاٹتا ہے"...... سلیمان نے بڑے فلسفیانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا جلدی سے سٹنگ روم سے باہر نکل گیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عبدالرشید زخمی بول رہا ہوں جناب۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا ڈاکٹر مل جائے جو دل کے زخموں کی مرہم پٹی کر سکے لیکن سب نے کورا جواب دیا ہے اس لئے مجبوراً پھر آپ کو فون کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا صبح بھی آپ نے فون کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ میرا تیسرا فون ہے اور اب میرے پاس مزید فون کرنے کے پیسے بھی نہیں ہیں جبکہ زخموں سے اب ٹیسیں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کو یہ نمبر کس نے دیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ سر سلطان نے۔ مگر کیوں۔ آپ کا ان سے کیا

تعلق"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"جناب۔ سر سلطان میرے ماموں کے خالو کے بھتیجے کے چچا کے بیٹے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"انہوں نے آپ کو میرے فلیٹ کا ایڈریس بھی بتا دیا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عبدالرشید زخمی صاحب بھی اس کی قبیل کے آدمی ہیں۔

"جی ہاں۔ لیکن انہوں نے بتایا تھا کہ فلیٹ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کی ملکیت ہے اور میں سرکاری مقامات پر جانے سے بہت گھبراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اطمینان سے آئیں۔ یہ فلیٹ سوپر فیاض کی ذاتی ملکیت ہے سرکاری نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر میں ٹیکسی کا کرایہ کہاں سے دوں گا"...... دوسری طرف سے ایسے انداز میں کہا گیا جیسے وہ یہ کہتے ہوئے بڑی شرمندگی سی محسوس کر رہا ہو۔

"آپ بے شک ٹیکسی خرید کر آجائیں۔ آغا سلیمان پاشا کے پاس بہت دولت ہے۔ پیمنٹ ہو جائے گی"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو میں ٹرک خرید کر آجاتا ہوں۔ چلو بعد میں میرے

کام تو آئے گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان ۔ کیا تم ان زخمی صاحب کو جانتے ہو "...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"جی ہاں ۔ سامنے والی بلڈنگ میں رہتے ہیں ۔ ابھی یہاں شفٹ ہوئے ہیں اور کسی اخبار میں کام کرتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ سب شرارت تمہاری ہے ۔ تم نے اسے سر سلطان کا حوالہ دینے کا کہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں صاحب ۔ وہ واقعی سر سلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور ایک بار پھر اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"ٹرک کی رقم لے کر جانا "...... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اب لتنے بھوکے بھی نہیں ہیں وہ "...... راہداری میں چلتے ہوئے سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

"کون ہے "...... دروازہ کھولنے سے پہلے سلیمان نے اونچی آواز میں کہا۔

"عبدالرشید زخمی "...... علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی

(آکسن) سے ملاقات طے ہے میری "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سلیمان نے دروازہ کھول دیا۔

"یہ طے حرف ط والا ہے یا ت والا ۔ میرا مطلب ہے کہ ملاقات تہہ کر کے جیب میں تو نہیں رکھی ہوئی "...... سلیمان نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت مذاق پر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں صاف سن رہا تھا۔

"یہ بات تو علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہی بتا سکتے ہیں ۔ میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں "...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا تو عمران اس شخص کی حاضر جوابی کا قائل ہو گیا۔ سلیمان اسے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر سٹنگ روم کے دروازے پر آیا اور اس نے انگلی کو کنپٹی کے قریب کر کے اس طرح گھمایا جیسے کہہ رہا ہو کہ آنے والے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے ۔ عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی بے حد خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ واہ بڑے عرصے بعد پورا سلام سنا ہے "...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے ۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "...... عمران نے بھی

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی خدمت کریں گے"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنی خدمات کی پوری فہرست پیش کروں"...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بطور فری لانسر کام کرتے ہیں اور سر سلطان نے مجھے بتایا تھا کہ آپ انتہائی محب وطن بھی ہیں اس لئے خدمات کی فہرست تو آپ سر سلطان کو پیش کر دیں میرا تو صرف چھوٹا سا کام ہے"...... عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کام بتائیں"...... عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دراصل پاکیشیا پر ایٹمی حملے کی انتہائی گہری اور خطرناک سازش ہو رہی ہے اور یہ سازش اسرائیل کر رہا ہے لیکن وہ براہ راست اس میں شامل نہیں ہے۔ وہ صرف سرپرستی کر رہا ہے۔ اصل کام ایک اور تنظیم کامپٹن ویب یا سی ڈبلیو کر رہی ہے۔ پاکیشیا پر کامیاب ایٹمی حملہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے گرد موجود سرا سمکس ریز کے حصار کو ختم کر دیا جائے۔ چاہے یہ حصار صرف چند لمحوں کے لئے ہی کیوں نہ بریک ہو کیونکہ اس حصار کو کوئی بھی ایٹمی میزائل کراس ہی نہیں کر سکتا اور اس کے لئے یہ کامپٹن ویب پاکیشیا کے ہمسایہ ملک کافرستان کے قریب سمندر میں موجود جزیرہ کانڈل میں ایک زیر زمین لیبارٹری بنا رہے ہیں اور یہ لیبارٹری تیار

ہو چکی ہے۔ البتہ اس میں مشینری ابھی نصب نہیں ہوئی۔ جیسے ہی مشینری نصب ہو گی پاکیشیا پر ایٹمی حملے کی کارروائی کا آغاز کر دیا جائے گا اور جس وقت ایٹمی میزائل فائر ہو گا اس وقت سرا سمکس ریز کے حصار کو اسی لیبارٹری سے بریک کیا جائے گا اور اس طرح ایٹمی میزائل پاکیشیا پر فائر ہو جائے گا"...... عبدالرشید زخمی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نجوم سے"...... عبدالرشید زخمی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نجوم۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نجم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ستارہ اور نجوم اس کی جمع ہے جس کا مطلب ہوا ستارے"...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے بھی سلیمان کی بات پر یقین آگیا ہو کہ عبدالرشید زخمی کا دماغی توازن واقعی درست نہیں۔

"اوہ۔ تو آپ نجومی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو زخمی ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ ستارے اپنے طور پر انسانوں کو بہت کچھ بتاتے رہتے ہیں یہ اور بات ہے کہ جو

انسان ان کی باتوں پر توجہ دیتا ہے وہ ان کی باتیں سمجھ جاتا ہے اور جو نہیں دیتا وہ نہیں سمجھتا"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن اور پلیٹ میں سنیکس موجود تھے۔ اس نے چائے کی دو پیالیاں بنا کر ایک عبدالرشید زخمی کے سامنے اور دوسری عمران کے سامنے رکھ دی۔

"کیا آپ نے یہ ساری بات سرسلطان کو بتائی تھی"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ یہودی پاکیشیا کے خلاف انتہائی گہری سازش کر رہے ہیں اور وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کرنے والے ہیں اس لئے آپ بتا دیں کہ اس سازش کو کون ناکام بنا سکتا ہے تو انہوں نے مجھے آپ کا فون نمبر اور ایڈریس بتا دیا"۔ عبدالرشید زخمی نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سازش کے خلاف کام کروں گا۔ ویسے یہ بات آپ سرسلطان سے پوچھنے کی بجائے علم نجوم سے بھی معلوم کر سکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو سکا اس لئے مجبوراً مجھے سرسلطان سے پوچھنا پڑا"...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لئے کھانا تیار کروا دوں"۔ عمران

نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے گزشتہ دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا اس لئے شکریہ"...... عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ دو سالوں سے کھانا نہیں کھایا۔ کیا واقعی"۔ عمران نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بس فاسٹ فوڈ پر گزارہ کرتا ہوں"...... عبدالرشید زخمی نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دارالحکومت کے نواح میں ایک قبرستان ہے جسے کوریہ قبرستان کہا جاتا ہے۔ خاصا وسیع و عریض ہے۔ اس کے اندر ایک قبر میں رہتا ہوں"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ واقعی بہترین جگہ ہے۔ میں نے ایک کوٹھی کے باہر جادہ خاموش لکھا ہوا دیکھا تھا اور سب جانتے ہیں کہ جادہ خاموش قبرستان کو کہا جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس کوٹھی کے مالک شاعر ہیں اور جس طرح آپ کا تخلص زخمی ہے اس طرح ان کا تخلص خاموش تھا اور جادہ خاموش کا مطلب ہوا خاموش کی رہائش گاہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ لیکن میں حقیقی قبر میں رہتا ہوں"...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

"کتنی بڑی ہے یہ قبر"...... عمران نے پوچھا۔

"دو منزلہ ہے۔ ایک گراؤنڈ فلور ہے اور ایک تہہ خانہ ہے"۔ عبدالرشید زخمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کو کسی اچھے سے مینٹل ہسپتال میں داخل کرا دوں"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر ایٹمی حملہ ہوا تو پھر آپ سے ملاقات ہو گی۔ اچھا خدا حافظ"۔ عبدالرشید زخمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد بیرونی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ڈرائینگ روم سے نکل کر سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ان صاحب کو کب سے جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"آج صبح فون سننے کے بعد سے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سرسلطان کے دور کے رشتہ دار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سرسلطان کا فون آیا تھا اور انہوں نے کہا کہ عبدالرشید زخمی ان کا دور کا رشتہ دار ہے اور ذہنی طور پر کھسکا ہوا ہے اس لئے عمران سے کہنا کہ وہ اسے اس انداز میں ڈیل کرے کہ وہ انہیں دوبارہ تنگ نہ

کرے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ کیوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ ایک جیسی ذہنی کیفیت کے لوگ خود ہی ایک دوسرے کو ڈیل کر لیتے ہیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور سلیمان تیزی سے سٹنگ روم سے نکل کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری صاحب آفس تشریف لے آئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ صاحب ابھی تشریف لائے ہیں۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے پی اے نے عمران کی آواز سنتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"کھسکا ہوا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑے۔

"واقعی۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آدمی کھسک جاتا ہے۔ اور تمہارے اس لقب سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری ملاقات عبدالرشید زخمی سے ہو چکی ہے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہت بور سی ملاقات تھی۔ ویسے یہ صاحب آپ کے کتنے دور کے عزیز ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جتنے قریب کے تم ہو"...... سر سلطان نے بے ساختہ جواب دیا تو عمران سر سلطان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے مجھے آپ پر ترس آرہا ہے کیونکہ جس کے دور کے اور قریب کے دونوں عزیز کھسکے ہوئے ہوں تو اس کی اپنی کیا حالت ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اسی لئے تو حکومت کی طرف سے ایک دوسرا سر عطیے میں دیا گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ان کے اس گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی حاضر جوابی بتا رہی ہے کہ آپ آج واقعی موڈ میں ہیں۔ بہرحال آپ کے اس رشتہ دار نے بہت خوفناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ کیا خیال ہے اس بارے میں چیف کی طرف سے صدر صاحب کو آگاہ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل کیا جانا چاہئے تاکہ صدر صاحب قومی اسمبلی کا اجلاس

طلب کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ چیف جب کھسک جائے تو پھر کیا ہونا چاہئے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہے۔ آپ کی ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی جگہ چیف کو مل جائے گی اور چیف کی جگہ مجھے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو اسی وقت معلوم ہو گا کہ کسے کون سی جگہ ملتی ہے۔ بہرحال ایک بات بتا دوں کہ عبدالرشید زخمی سالوں بعد فون کرتا ہے لیکن اس نے آج تک جو بات بھی کہی ہے وہ درست ثابت ہوئی ہے"...... اس بار سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کئی سال پہلے اس نے مجھے رات کو ایک بجے فون کر کے بتایا کہ کل سورج نکلے گا اور واقعی سورج نکل آیا۔ اسی طرح چھ ماہ پہلے اس نے مجھے آفس میں فون کر کے کہا کہ میں سرکاری دورے پر جاؤں گا اور پھر ایک ہفتے بعد میں سرکاری دورے پر چلا گیا"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ واقعی آج موڈ میں ہیں۔

"واہ۔ پھر تو مجھے ان کا شاگرد ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"بے شک بنو۔ میں طرف سے اجازت ہے۔ میں نے ایک ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اس لئے اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اچانک ایک خیال کے

آتے ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں "...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ آج صبح صبح کیسے یاد آ گیا ہوں "۔ دوسری طرف سے ناٹران نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ تم کافرستان کے جغرافیے کے ماہر سمجھے جاتے ہو اس لئے یہ بتاؤ کہ کیا کافرستان کے قریب کوئی جزیرہ کانڈل بھی ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں ہے۔ خاصا بڑا اور آباد جزیرہ ہے۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کس ٹائپ کا جزیرہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں کون لوگ آباد ہیں۔ ماہی گیر یا عام لوگ "...... عمران نے کہا۔

" یہ جزیرہ بین الاقوامی سمندری حدود میں واقع ہے۔ پہلے اس پر کافرستان کا قبضہ تھا لیکن پھر بین الاقوامی دباؤ پر کافرستان کو اس پر اپنا قبضہ ختم کرنا پڑا لیکن اب بھی اس پر کافرستان انتظامیہ کا قبضہ

ہے اور یہاں بہت سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں "...... ناٹران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں کیونکہ اسے اس جزیرے کے متعلق معلوم نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس کا نام جانتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عبدالرشید زخمی نے ویسے ہی کوئی فرضی نام بتایا ہو گا لیکن اب ناٹران نے جو کچھ بتایا تھا اس نے اسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔

" ہو سکتا ہے کہ عبدالرشید زخمی نے اس جزیرے کا نام سنا ہوا ہو "...... عمران نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر چند لمحے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر وہ کچھ سوچتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ڈی ایس سی۔ ایم ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔ عمران نے کہا۔

" کمال ہے۔ اتنی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود تم بولنے کے قابل رہ گئے ہو ورنہ یقین نہیں آتا کہ تم کچھ بول سکو "...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ آج کا دن شاید نہایت ہی خوشگوار ہے کہ پہلے

سر سلطان نے بھی آپ کی طرح خوشگوار موڈ میں باتیں کیں اور اب آپ کا موڈ بھی انتہائی خوشگوار ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوشگواریت اس لئے ہے کہ صبح صبح تمہاری آواز جو سننے کو مل گئی ہے" ...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا کے گرد سرا سمکس ریز کا حصار موجود ہے تاکہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ نہ ہو سکے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ مگر تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے ۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے" ...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سرداور اس ریز کا نام سنتے ہی اس کا مذاق اڑائیں گے ۔ لیکن سرداور نے عبدالرشید زخمی کی بات کی تائید کر دی تھی۔

"کیا مطلب ۔ کیا واقعی" ...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اب تم سے تو کچھ نہیں چھپایا جا سکتا ۔ لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے کیونکہ یہ ہمارے ڈیفنس کا بنیادی نقطہ ہے اور اس لئے اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے" ...... سرداور نے کہا۔

"ان ریز کا حصار کب سے قائم ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"گزشتہ دو سالوں سے" ...... سرداور نے جواب دیا۔

"مگر یہ ریز کس قسم کی ہیں ۔ میں تو ان کا نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں" ...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ریز دو سال قبل ڈاکٹر کرامت علی کے ایک تجربے کے دوران دریافت ہوئیں ۔ پھر ان پر مزید ریسرچ کی گئی تو ان ریز کی یہ خصوصیت سامنے آئی کہ یہ ریز زمین سے لے کر آسمان تک انتہائی طویل مدت تک چادر کی صورت میں قائم رہتی ہیں ۔ البتہ ان ریز سے ہر چیز کراس کر جاتی ہے لیکن یہ ریز ایٹمی مواد کو ناکارہ بنا دیتی ہیں ۔ جب ان پر باقاعدہ تجربات کئے گئے تو پتہ چلا کہ اگر ایٹمی ہتھیار کو ان ریز میں سے گزارا جائے تو وہ ناکارہ ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ پاکیشیا کو ایٹمی حملے سے بچانے کے لئے ان ریز کو پاکیشیا کے گرد پھیلا دیا گیا اور یہ حصار اب بھی قائم ہے اور اس کے بارے میں صرف ڈاکٹر کرامت علی مجھے اور صدر صاحب کو ہی معلوم ہے ۔ ہم تینوں کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے" ...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان ریز کا نام کس نے رکھا تھا" ...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر کرامت علی نے کیونکہ جس مادے سے یہ ریز دریافت ہوئی ہیں وہ غیر ارضی مادہ ہے اور ایک شہاب ثاقب کی وجہ سے دریافت ہوا تھا اور اس کا نام سرا سمکس رکھا گیا تھا" ...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ یہ نام سن کر میرا مذاق

اڑائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو بتاؤ کہ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا"۔ سرداور نے کہا تو عمران نے عبدالرشید زخمی کے بارے میں بتا دیا اور ساتھ ہی اس سازش کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک سازش ہے۔ اس طرح تو پاکیشیا مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... سرداور نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ڈاکٹر کرامت علی کا فون نمبر دیں اور انہیں میرے بارے میں بھی بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر وہ تو چار ماہ پہلے وفات پا چکے ہیں"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ پھر ان ریز کا کنٹرول کس کے پاس ہے"...... عمران نے کہا۔

"کنٹرول کیا ہونا ہے۔ بس یہ حصار قائم ہے۔ البتہ سرکاری طور پر کنٹرول میرے پاس ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

"مگر اسرائیل کو اس بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ وہ اس کا توڑ کیسے کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس کا تو کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور پھر جب ان کی تفصیلات کا کسی کو علم نہیں ہے تو ان کا توڑ کیسے تیار ہو سکتا ہے اور پھر ان آدمی کو کیسے اس ساری بات کا

علم ہو گیا"...... سرداور نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہوا ہے۔ بہرحال چیف کو رپورٹ دینی پڑے گی۔ ویسے ایک بات ہے کہ چیف اس بات پر ناراض نہ ہو جائے گا کہ یہ سیکرٹ ان سے بھی چھپایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب تو اس بارے میں چیف کو بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ میں تو اسے مذاق سمجھ رہا تھا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ دانش منزل جا سکے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

ہوٹل خیابان کے ایک کمرے میں ایک نوجوان لڑکی بیٹھی شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی ۔اپنے خدوخال کے لحاظ سے وہ قبرص نژاد دکھائی دے رہی تھی ۔اس نے شراب کا خالی گلاس میز پر رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لڑکی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور خود اطمینان سے دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئی ۔چند لمحوں بعد جب فون سیٹ پر جلنے والا سرخ رنگ کا نقطہ بجھ گیا تو اس نے رسیور اٹھا کر واپس کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے فون کی طرف غور سے دیکھا۔اس بار فون سیٹ پر سرخ نقطہ نہیں جل رہا تھا۔اس نے ریموٹ کی مدد سے ٹی وی کی آواز بند کی اور اسے میز پر رکھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ماریا بول رہی ہوں"...... اس لڑکی نے کہا۔

"جیمز فرام دس اینڈ میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کوئی خاص بات"...... ماریا نے کہا۔

"آپ کی تجویز سو فیصد درست ثابت ہوئی ہے ۔عبدالرشید نے عمران سے ملاقات کی اور اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس کے ذہن میں فیڈ کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ صوفے کے نیچے ایس ایس بٹن بھی نصب کر آیا ہے ۔عمران نے اس کے بعد دو اہم فون کالز کی ہیں ایک سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو اور دوسری کسی سائنس دان سرداور کو ۔دونوں کالوں کو ایس ایس کے ذریعے ٹیپ کر لیا گیا ہے اور اس ٹیپ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ واقعی سرا سمکس ریز کا حصار پاکیشیا کے گرد موجود ہے اور اس کا کنٹرول سرداور کے پاس ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان ریز کا موجد ہلاک ہو چکا ہے"۔ جیمز نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یقیناً اس کا فارمولا اس سائنس دان سرداور کے پاس ہو گا۔ کیا تم نے لوکیشن چیک کی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں ۔اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ کال کسی خفیہ لیبارٹری میں سنی گئی ہے ۔اس خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع کسی کو معلوم نہیں ہے ۔البتہ میں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ سرداور کی بہن یہیں دارالحکومت کے ایک نواحی علاقے میں رہتی

ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو کام اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ یہ مشرقی لوگ انتہائی روایت پرست واقع ہوتے ہیں۔ تم سرداور کی بہن کو ختم کر دو۔ سرداور لامحالہ اس کی تدفین پر وہاں پہنچے گا۔ اسے وہاں سے آسانی سے اغوا کر کے دوسرے پوائنٹ پر لے جا کر اس سے ساری حقیقت معلوم کر کے یہ فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ میڈم آپ کی ذہانت کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ میں نے سرداور کا حلیہ بھی معلوم کر لیا ہے تاکہ اس کی بہن کو ہلاک کرنے سے پہلے وہاں ایسے انتظامات کر دوں تاکہ جیسے ہی سرداور وہاں آئیں انہیں اغوا کر کے لے جایا جا سکے"...... جیمز نے کہا۔

"تمام کام انتہائی ہوشیاری اور تیزی سے کرنا۔ اس کو ہلاک تو کیا اس پر تشدد کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بوڑھا اور کمزور آدمی ہو گا اور تشدد سے ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ تم اسے لارشن ڈبل ہنڈرز انجکشن لگا کر ٹی آر وی ایس مشین میں ڈال دینا اس طرح وہ سب کچھ خود ہی بتا دے گا اور اسے معلوم بھی نہ ہو گا۔ پھر فوری طور پر وہاں سے فارمولا حاصل کر لینا اور پھر سرداور کو کسی ایسی جگہ پر پھینک دینا جہاں سے وہ ہوش میں آ کر خود ہی اپنی لیبارٹری میں پہنچ جائے"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم۔ فارمولا یقیناً اس خفیہ لیبارٹری میں ہو گا۔ اس سرداور

سے اس کا پتہ تو معلوم ہو جائے گا لیکن لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا لانا خاصا مشکل کام ہو گا اس لئے آپ کوئی ایسی تجویز دیں جس سے کام بھی ہو جائے اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے واقعی بہت اچھی بات کی ہے۔ تم ڈوز کو ذرا ہلکا رکھنا اور پھر مشین کے ذریعے اس کے ذہن کو سجیشن دے دینا کہ وہ لیبارٹری جا کر وہاں سے فارمولا حاصل کر کے تمہیں دے دے۔ اب آگے یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ تم کس طرح جلد از جلد یہ فارمولا حاصل کر سکتے ہو اور سرداور کو کس طرح ٹریٹ کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ فارمولا ہمارے پاس پہنچ گیا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ کام بے داغ انداز میں ہو جائے گا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"تم فارمولا میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے پاس ہی رکھنا کیونکہ اگر انہیں کسی طرح معلوم ہو جائے تب بھی وہ تمہیں تلاش کرتے رہیں اور مجھ تک نہ پہنچ سکیں"...... ماریا نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز اونچی کی اور میز پر موجود شراب کا جام اٹھا کر شراب کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

کافی دیر بعد اس نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ مسلسل شراب پینے کی وجہ سے اس کے ذہن پر خاصا خمار سا طاری تھا اور چونکہ وہ ہوٹل سے باہر نہ جانا چاہتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ وہ سو جائے۔ چنانچہ واش روم سے واپس آکر وہ سائیڈ پر موجود بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی اس نے نائٹ گاؤن پہنا اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی۔ تھوڑی دیر میں وہ گہری نیند سو چکی تھی۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اور وہ چونک کر اٹھی۔ فون جو اس نے سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا تھا کی گھنٹی بج رہی تھی اس نے دیکھا تو فون سیٹ پر سرخ رنگ کا نقطہ جل رہا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور اسے سائیڈ پر رکھ دیا اور پھر فون کو دیکھنے لگی۔ کچھ دیر بعد جب نقطہ بجھ گیا تو اس نے رسیور اٹھا کر واپس کریڈل پر رکھا اور پھر بیڈ سے نیچے اتر آئی اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو وہ غسل کر کے لباس تبدیل کر چکی تھی اور وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ میں سات گھنٹے تک سوئی رہی ہوں"...... اس نے بڑبڑاتے ہوئے چونک کر کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس نے فون کی طرف دیکھا تو اس بار اس پر سرخ رنگ کا نقطہ نہیں جل رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مس ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"وکٹری میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گڈ۔ تفصیل بتاؤ"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ میں نے سرداور کی بہن کو ہلاک کر دیا اور پھر اس کے ملازموں سے سرداور کا فون نمبر معلوم کر کے اس کی آواز اور لہجے میں انہیں فون کر دیا جبکہ ملازموں کو بے ہوش کر دیا گیا۔ سرداور نے فوراً آنے کی بات کر دی۔ چنانچہ ہم ان کی بہن کی رہائش گاہ سے باہر ان کے انتظار میں رک گئے۔ ہمیں خدشہ تھا کہ وہ کہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہ آئیں لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد سرداور اکیلے کار میں آئے۔ ان کا حلیہ چونکہ ہمیں معلوم تھا اس لئے ہم نے انہیں کار سمیت اغوا کر لیا اور سپیشل پوائنٹ پر لے جا کر آپ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کیا اور سرداور سجیشن کے مطابق کار لے کر واپس اپنی لیبارٹری چلے گئے اور پھر ان کی واپسی ہوئی تو فارمولا کی فلم ان کی جیب میں موجود تھی۔ میرا آدمی مقامی میک اپ میں ان کے ساتھ کار میں گیا تھا اور کار میں واپس آیا تھا۔ فارمولا لے کر میں نے انہیں ایک بار پھر مشین میں ڈال کر ان کے ذہن کو واش کیا اور پھر انہیں بے ہوش کر کے کار میں ڈال کر ان کی بہن کی کوٹھی لے جا کر کار کو

کھڑا کر دیا ۔ وہاں پر ملازم ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اندر کیا ہوا ہے ۔ اس کے بعد ہم واپس آگئے میں نے سپیشل پوائنٹ کو کلوز کر دیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ کر دیا اور اب یہاں آپ کے علاوہ صرف میں اکیلا رہ گیا ہوں ۔ میں نے پرانی رہائش گاہ، میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا ہے اور آپ کو سپیشل فون سے کال کر رہا ہوں "...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" فارمولا تمہارے پاس ہے "...... ماریا نے پوچھا ۔

" یس میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" اوکے ۔ خیابان ہوٹل کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ میں آجاؤ ۔ میں یہاں مارگریٹ کے نام سے موجود ہوں "...... ماریا نے جواب دیا ۔

" اوکے میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات اور آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی تھی ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو اس نے اٹھ کر ڈور فون کا رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ کون ہے "...... ماریا نے کہا ۔

" جیمز "...... رسیور سے آواز سنائی دی ۔

" اوکے "...... ماریا نے کہا اور رسیور کو واپس ہک میں لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک غیر ملکی موجود تھا جس کا قد لمبا اور جسم سمارٹ تھا ۔ ماریا ایک

طرف ہٹ گئی تو وہ آدمی اندر داخل ہو گیا اور ماریا نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا اور پھر اسے ساتھ لے کر ایک پورشن میں آئی جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا ۔

" کہاں ہے فارمولا "...... ماریا نے کہا تو جیمز نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گتے کا ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک مائیکرو فلم کا رول نکال کر ماریا کی طرف بڑھا دیا ماریا نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر جیمز کے ہاتھ سے گتے کا پیکٹ لے کر اس نے رول پیکٹ میں بند کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا ۔

" کیا تم نے اسے چیک کیا ہے "...... ماریا نے پوچھا ۔

" نہیں میڈم ۔ لیکن بہرحال یہ درست ہی ہو گا کیونکہ اسے لانے والا سردار خود تھا "...... جیمز نے جواب دیا ۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو "...... ماریا نے کہا تو جیمز اٹھا، اس نے سلام کیا اور واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ماریا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دی اور پھر جیمز کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا اور واپس آکر وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ تارکی سفارت خانہ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" جناب سفیر سے بات کرائیں ۔ میں ماریا بول رہی ہوں " ۔ ماریا

نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون ماریا۔ پوری شناخت کرائیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماریا بلانٹ"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ماریا بلانٹ بول رہی ہوں۔ کیا آپ کا فون محفوظ ہے"۔ ماریا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ماریا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ماریا بلانٹ بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"فون محفوظ ہو گیا ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کا نام"...... ماریا نے پوچھا۔

"میرا نام جواد صولت ہے۔ میں یہاں تارکی حکومت کی طرف سے سفیر ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو ڈبل ایکس کے بارے میں معلوم ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یس۔ مجھے بریف کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ہوٹل خیابان کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ تیسری منزل پر

موجود ہوں۔ ڈبل ایکس میرے پاس موجود ہے"...... ماریا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں اپنے خاص آدمی کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں اس کا نام رازی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اسے ڈبل ایکس دے دیں۔ وہ آپ کو رسید کے طور پر بلیک ہارس کا کارڈ دے گا"...... سفیر نے کہا تو ماریا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوکے۔ آپ بھیج دیں میں انتظار کر رہی ہوں"...... ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے میں کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... ماریا نے اٹھ کر ڈور فون کا رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"رازی"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور رسیور کو واپس ہک میں لگا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ورزشی جسم کا نوجوان موجود تھا جس نے بلیو کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"اندر آ جائیں"...... ماریا نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی تو نوجوان اندر داخل ہو گیا۔ ماریا نے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لے کر اس پورشن میں آ گئی جس میں کرسیاں موجود تھیں۔

"تشریف رکھیں۔ آپ کو کس نے بھیجا ہے اور کیوں"۔ ماریا نے کہا تو رازی نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا کارڈ نکالا جس پر سیاہ رنگ کے ایک بھاگتے ہوئے گھوڑے کی

تصویر بنی ہوئی تھی۔

"یہ کارڈ آپ کو سب کچھ بتا دے گا"...... رازی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا نے بھی مسکراتے ہوئے جیکٹ کی جیب سے گتے کا پیکٹ نکال کر رازی کی طرف بڑھا دیا۔ رازی نے پیکٹ کھول کر اندر موجود مائیکرو فلم نکال کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے واپس گتے کے پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ کو بند کر کے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

"اوکے"...... رازی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ماریا نے بھی اٹھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو رازی خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو ماریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے وہ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایم ایس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا فرام پاکیشیا۔ چیف سے بات کراؤ"...... ماریا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور قدرے غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں نمبر ون تھری ون"...... ماریا نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وکٹری چیف"...... ماریا نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے تفصیل بتا دی۔

"ویری گڈ ماریا۔ اب تم واپس آ جاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھنے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں رابرٹ۔ کسی کو بھیج کر سپیشل فون واپس منگوا لو"...... ماریا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میرا آدمی پہنچ جائے گا۔ اس کا نام مارٹن ہے۔ فون اسے دے دینا اور معاوضہ بھی ساتھ ہی دے دینا"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر لائن ڈسکنکٹ کی اور پھر مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے فون کی میموری پر موجود نمبر صاف کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ سے پن نکال کر اسے ایک طرف رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک عام سا فون سیٹ نکالا

اور پن اس میں لگا کر اس کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔روم سروس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر تین سو اٹھارہ سے بول رہی ہوں۔میں نے کافرستان جانا ہے۔آپ میرے لئے سب سے پہلی دستیاب فلائٹ میں سیٹ بک کرادیں"...... ماریا نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور ہک سے نکال کر کان سے لگا لیا۔

"کون ہے"...... ماریا نے کہا

"روم اٹنڈنٹ میڈم۔سیٹ بک کرانے کے لئے کاغذات لینے ہیں"...... رسیور سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور رسیور ہک میں لٹکا کر وہ کمرے میں موجود الماری کی طرف بڑھی اور اس میں موجود پیکٹ میں سے ایک پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکال کر اس نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر انہیں دوبارہ پیکٹ میں ڈال کر وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف آئی اور اس نے دروازہ کھولا تو باہر ایک باوردی نوجوان موجود تھا جس کے سینے پر ہوٹل کا بیج موجود تھا۔

"یہ لو۔چیک کر لو"...... ماریا نے پیکٹ اس آدمی کو دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... اس آدمی نے پیکٹ لے کر اس میں سے کاغذات نکال کر چیک کئے اور پھر انہیں واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ جیب میں ڈالا اور دوسری جیب سے ایک رسید بک نکال کر اس نے اس پر تحریر کر کے دستخط کئے اور رسید دروازے پر موجود ماریا کے حوالے کر دی۔

"تھینک یو"...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے پانچ بڑی مالیت کے نوٹ نکال کر اس آدمی کو دے دیئے۔

"کرایہ کے علاوہ جو بچے وہ تمہارے"...... ماریا نے کہا تو اس آدمی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا تو ماریا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ابھی وہ کمرے میں آکر بیٹھی ہی تھی کہ کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ اٹھی اور اس نے ڈور فون کا رسیور ہک سے ہٹا کر کان سے لگا لیا۔

"کون ہے"...... ماریا نے کہا۔

"مارٹن ہوں میڈم۔مجھے رابرٹ نے بھیجا ہے"...... رسیور سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک مقامی آدمی موجود تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

"اندر آجاؤ"...... ماریا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اندر آگیا اور ماریا نے دروازہ بند کر دیا۔

"وہ سامنے موجود ہے تمہارا سپیشل فون" ...... ماریا نے کہا تو مارٹن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے بریف کیس کھول کر سپیشل فون اس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ واپس مڑا تو ماریا نے ایک بڑی مالیت کا نوٹ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"باقی تم رکھ لینا" ...... ماریا نے کہا۔

"تھینک یو میڈم" ...... مارٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور مڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ماریا نے دروازہ بند کیا اور پھر اطمینان بھرا طویل سانس لے کر کرسی پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے میلوں دور سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اسے یہاں پاکیشیا آئے ہوئے آج پانچواں روز تھا اور ان پانچ دنوں میں وہ صرف دروازے تک گئی تھی۔ اس نے کھانا تک اپنے کمرے میں منگوا کر کھایا تھا۔ اس کے چہرے پر اس لئے گہرا اطمینان تھا کہ وہ اس مشن کے کسی بھی مرحلے میں خود سامنے نہیں آئی تھی اس لئے اس کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس نے پوری سیکرٹ سروس کے ارکان سمیت ٹائیگر کو بھی عبدالرشید زخمی کی تلاش پر مامور کر دیا تھا لیکن کئی گھنٹے گزر جانے کے باوجود ابھی تک کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔

"آپ نے اس سے پہلے ہی ایڈریس پوچھ لینا تھا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اسے کوئی اہمیت ہی نہ دی تھی۔ میرا خیال تھا کہ وہ آدمی ذہنی طور پر آؤٹ ہے اس لئے اس نے اپنی طرف سے ایک کہانی بنا لی ہے لیکن جب میں نے سرداور سے بات کی تو پتہ چلا کہ وہ درست کہہ رہا تھا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"سرسلطان بھی اس کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں جانتے۔ پھر اسے کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ کسی اور ملک سے تو

نہیں آیا کہ کسی ہوٹل میں مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی کو راہ چلتے نظر آجائے ورنہ تو کوئی سکوپ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نعمانی بول رہا ہوں سر۔ میں نے مطلوبہ آدمی کو تلاش کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے نعمانی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"سر۔ وہ گالف کورس میں بے ہوش پڑا ہوا تھا کہ گالف کورس کے گارڈ نے اسے چیک کیا اور پھر اسے اٹھا کر جنرل ہسپتال پہنچا دیا۔ وہاں اسے کئی گھنٹوں بعد اب ہوش آیا ہے۔ اس وقت بھی وہ ہسپتال میں موجود ہے اور میں ہسپتال سے ہی کال کر رہا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں اسے تلاش کرتا ہوا گالف کورس کے پاس سے گزرا تو وہاں چند افراد گالف کورس کے قریب کھڑے اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ جیسے کوئی انہونی بات ہو گئی ہو۔ میں نے کار روک کر ان سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہاں درختوں کے ایک جھنڈ میں ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوش پڑا ہوا ملا ہے۔ میں نے جب اس کا حلیہ معلوم کیا تو حلیہ کسی کو واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ میں نے

گالف کورس کے منتظمین سے معلوم کیا تو مجھے جو حلیہ بتایا گیا وہ ہمارے مطلوبہ آدمی سے قدرے مشابہت رکھتا تھا۔ بہرحال میں جنرل ہسپتال گیا تو وہاں وہ موجود تھا لیکن میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ میک اپ میں ہو سکتا ہے لیکن وہ بے ہوش تھا اور ڈاکٹر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے میں باہر رک گیا۔ البتہ اس کے جسم پر لباس وہی تھا جو بتایا گیا تھا۔ پھر کئی گھنٹوں بعد جب اسے ہوش آیا تو میں اس سے ملا اور اس نے اپنا نام عبدالرشید زخمی بتایا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ گلزار چوک پر کھڑا بس کا انتظار کر رہا تھا کہ ایک کار والے نے اسے لفٹ دی اور پھر جیسے ہی وہ کار میں بیٹھا وہ بے ہوش ہو گیا اور اب اسے یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے"...... نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہسپتال میں ہے۔ ہسپتال والے اسے پولیس کیس بنانے پر اصرار کر رہے ہیں لیکن میں نے انہیں سپیشل پولیس کارڈ دکھا کر روک دیا ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"اسے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ عمران وہاں اس سے خود بات کر لے گا"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نعمانی ایک آدمی کو لے کر آ رہا ہے۔ اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ کر مجھے اطلاع دینا۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ہاں۔ سنو۔ یہ آدمی مجرم نہیں ہے بلکہ سر سلطان کا دور کا عزیز ہے اس لئے اسے کسی گیس سے بے ہوش کرنا بے چارے کا جبڑا یا سر نہ توڑ دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے مختصر سا جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"نعمانی کی یہ بات قابل غور ہے عمران صاحب کہ یہ عبدالرشید میک اپ میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اسے رانا ہاؤس پہنچانے کا کہا ہے ورنہ میں اسے فلیٹ پر منگوانے کی بات کرتا۔ میرا خیال ہے کہ کوئی خطرناک گیم کھیلی جا رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"گیم۔ کیسی گیم۔ کیا یہ اطلاع آپ کے نزدیک خطرناک گیم ہو سکتی ہے۔ یہ تو الٹا خطرناک گیم کرنے والوں کے خلاف جاتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے چوک سے لفٹ دے کر بے ہوش کرنا اور پھر اس کا میک

اپ کر کے اسے گالف کورس میں ڈال دینا یہ سب بہرحال روٹین سے ہٹ کر ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس کو اطلاع دے دیں کہ ان کا مطلوبہ آدمی رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باقی ممبران کو کال کر کے تلاش ختم کرنے کا کہہ دو"۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"کس طرح بے ہوش کیا ہے تم نے اسے"...... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"گیس سے باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ یہ سر سلطان کا رشتہ دار ہے تو پھر کیوں اس انداز میں لایا گیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اس نے نجومی بننے کی کوشش کی اور یہ کوشش اسے مہنگی پڑ

گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نجومی ۔ کیا مطلب ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے تفصیل بتا دی ۔

"اوہ ۔ پھر تو اس نے نیکی کا کام کیا ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے کہ یہ نیکی اس سے کس نے کروائی ہے"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو وہ چونک پڑا کیونکہ سامنے کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود آدمی جسمانی اور لباس کے لحاظ سے واقعی عبدالرشید زخمی ہی تھا لیکن اس کا چہرہ یکسر بدلا ہوا تھا ۔ اس کا واقعی انتہائی کامیاب میک اپ کیا گیا تھا۔

"جوانا ۔ جا کر ماسک میک اپ باکس لا کر مجھے دے دو اور جوزف تم سپیشل میک اپ واشر لا کر اس کا چہرہ واش کرو"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جوانا نے ماسک میک اپ باکس لا کر عمران کو دے دیا تو عمران نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے چہرے اور سر پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد جب ماسک ایڈجسٹ ہو گیا تو اس نے باکس واپس جوانا کو دے دیا جبکہ اس دوران جوزف میک اپ واشر لا کر اس کا کنٹوپ عبدالرشید کے سر پر چڑھا چکا تھا اور پھر اس نے میک اپ

واشر آن کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب اس نے میک اپ واشر کو آف کر کے کنٹوپ ہٹایا تو عبدالرشید زخمی اپنے اصل چہرے میں تھا ۔ اس کے بالوں کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا۔ جوزف نے میک اپ واشر ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور عبدالرشید کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ عبدالرشید کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور مڑ کر عمران کی کرسی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ جوانا پہلے ہی کرسی کے دوسری طرف موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد عبدالرشید زخمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ ۔ یہ کیا مطلب ۔ یہ کون لوگ ہیں ۔ ارے کہیں میں کوہ قاف میں تو نہیں پہنچ گیا"...... عبدالرشید زخمی نے یکلخت حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوہ قاف میں ہی ایسے حکیم موجود ہوتے ہیں جو دل کے زخموں کا علاج کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا تم کوہ قاف کے شہزادے ہو"۔ عبدالرشید زخمی نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" کاش ۔ تمہاری زبان مبارک ثابت ہوتی ۔ ویسے میں شہزادے کی بجائے کوہ قاف کے جلاد سیکشن کا انچارج ہوں اور یہ دونوں جلاد ہیں" ...... عمران نے کہا۔

" جلاد ۔ مگر ۔ مگر ۔ ان کے ہاتھوں میں وہ بڑی بڑی تلواریں تو نہیں ہیں" ...... عبدالرشید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تلواریں قدیم دور میں استعمال ہوتی تھیں ۔ اس جدید دور میں گولیاں چلائی جاتی ہیں" ...... عمران نے جواب دیا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر میرا کیا قصور ہے ۔ میں تو بے گناہ ہوں ۔ میں نے تو کسی پری کو اغوا نہیں کیا" ...... عبدالرشید زخمی نے کہا۔

" تم نے پری کو تو اغوا نہیں کیا لیکن تم نے غداری کی ہے اور غداری کی سزا بھی موت ہے" ۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" غداری ۔ کیا مطلب ۔ میں کیسے غداری کر سکتا ہوں اور وہ بھی کوہ قاف میں ۔ یہ تو ممکن ہی نہیں" ...... عبدالرشید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی ذہنی طور پر انتہائی سادہ لوح ہے۔

" کوہ قاف کا بادشاہ پاکیشیا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کو جا کر ساری سازش سے آگاہ کر دیا کیا یہ غداری نہیں" ...... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ کیا کوہ قاف میں بھی یہودی رہتے

ہیں" ...... عبدالرشید زخمی نے چونک کر کہا۔

" یہودیوں کا تو نام تھا ۔ اصل میں تو قبضہ کوہ قاف کا بادشاہ کرنا چاہتا تھا" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مجھے تو کہا گیا تھا کہ یہودی پاکیشیا کے خلاف بڑی خطرناک سازش کر رہے ہیں اور میں اس سازش سے کسی بڑے آدمی کو آگاہ کر دوں ۔ میرا رشتہ دار سیکرٹری وزارت خارجہ ہے لیکن وہ بے حد مصروف آدمی ہے اس لئے ان سے ملاقات نہیں ہو سکتی ۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے علی عمران کا ایڈریس بتا کر کہا کہ میں اس سے مل لوں" ...... عبدالرشید زخمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" پھر تم نے کیا کیا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ وہ سائنس کا ڈاکٹر ہے ۔ چونکہ میں زخمی ہوں اس لئے کسی طب کے ڈاکٹر کو کال کروں جب میں نے اس آدمی کو جس نے مجھے یہ ساری بات بتائی تھی، عمران کی بات کی تو اس نے مجھے کہا کہ یہ آدمی بہت اچھا ہے اس سے ضرور ملو لیکن اس کے ساتھ ہی اس آدمی کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور جب اس آدمی کی آنکھیں دوبارہ سمٹیں تو میں ڈر گیا ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ جن ہے تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق نیک جنوں سے ہے ۔ اس نے مجھے ایک چھوٹا سا بٹن دیا کہ جب میں اس اچھے آدمی سے ملوں تو یہ بٹن کسی کرسی یا صوفے پر چپکا دوں ۔ چنانچہ

میں نے علی عمران کو دوبارہ فون کیا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا ۔ میں نے اسے ساری بات بتائی اور بٹن بھی صوفے پر چپکا دیا اور پھر میں واپس آگیا لیکن جب میں ایک چوک میں بس کے انتظار میں کھڑا تھا تاکہ اپنے گاؤں جا سکوں کہ ایک کار والے نے مجھے لفٹ دی اور پھر اچانک مجھے نیند آ گئی اور پھر میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا ۔ وہاں ایک آدمی نے مجھے کہا کہ میں اس کے ساتھ چلوں تو وہ مجھے اپنی کار میں بٹھا کر چھوڑ آئے گا اور پھر میں اس کی کار میں بیٹھ گیا اور ایک بار پھر مجھے نیند آ گئی ۔ اب آنکھ کھلی تو میں یہاں کوہ قاف میں موجود ہوں "...... عبدالرشید نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا کیونکہ عمران عبدالرشید زخمی کے سامنے فون نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اٹھ کر یہاں آیا تھا ۔ جوزف باہر رک گیا تھا ۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" سلیمان بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں سلیمان ۔ عبدالرشید زخمی ڈرائینگ روم کے جس صوفے پر بیٹھا تھا اس پر اس نے کوئی بٹن لگایا ہے تم فوراً اسے تلاش کر کے مجھے بتاؤ ۔ فون ہولڈ رکھنا "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

" جی صاحب "...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھنے کی آواز سنائی دی ۔ عمران کا ذہن عبدالرشید زخمی کی بات سن کر واقعی گھوم گیا تھا ۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عبدالرشید زخمی ایسا کر سکتا ہے ورنہ عام حالات میں وہ لازماً پہلے گائیکر سے فلیٹ کی چیکنگ کراتا ۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" کیا ہوا ۔ مل گیا بٹن "...... عمران نے چونک کر کہا ۔

" جی صاحب ۔ یہ تو بالکل شفاف ہے ۔ بہت مشکل سے میں نے اسے تلاش کیا ہے ورنہ یہ تو نظر ہی نہیں آسکتا تھا "...... سلیمان نے جواب دیا ۔

" تم اسے احتیاط سے دانش منزل پہنچا دو ۔ ابھی اسی وقت " ۔ عمران نے کہا ۔

" جی صاحب "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ رانا ہاؤس سے ۔ سلیمان ایک بٹن دانش منزل پہنچا رہا ہے اسے لیبارٹری میں اچھی طرح چیک کرو ۔ یہ بٹن ایک آدمی نے میرے فلیٹ کے ڈرائینگ روم کے صوفے پر لگایا تھا ۔ تم نے چیک کرنا ہے کہ اس بٹن کی خصوصیات کیا ہیں اور کیا

یہ اتنی رینج کا ہے کہ سٹنگ روم میں فون پر ہونے والی میری اور دوسری طرف سے آنے والی بات چیت کو ٹرانسفر کر سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ بٹن ابن عبدالرشید زخمی نے لگایا تھا"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"جوزف"...... عمران نے رسیور رکھ کر جوزف کو آواز دی۔

"یس باس"...... جوزف نے کسی جن کی طرح تیزی سے نمودار ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فی الحال اس آدمی کو بے ہوش کر دو"...... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... جوزف نے کہا اور واپس چلا گیا۔ عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ عبدالرشید کے واپس جانے کے بعد اس نے کہاں کہاں فون کیا تھا اور پھر اسے یاد آگیا کہ اس نے سرسلطان، ناٹران اور سرداور کو فون کیا تھا اور سرداور سے اس کی سراسمکس ریز کے حصار کے بارے میں تفصیلی بات ہوئی تھی لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ جس نے بھی عبدالرشید زخمی کو اس انداز میں استعمال کیا ہے اس کا اصل مقصد کیا تھا کہ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے ذہنی الجھن کی وجہ

سے مختصر انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا رزلٹ رہا ہے بلیک زیرو"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ انتہائی جدید ڈکٹا فون ہے۔ اس کی رینج چار سو گز تک ہے۔ چار سو گز کے اندر یہ انتہائی ہلکی آواز کو بھی کیچ کر سکتا ہے اور اسے ٹرانسفر کر سکتا ہے اور عمران صاحب یہ اسرائیل میڈ ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے خصوصی طور پر اس انداز میں میرے فلیٹ پر پہنچایا گیا ہے اور پھر اس کے ذریعے انہوں نے میری اور سرداور کی فون پر ہونے والی گفتگو سنی ہے۔ اوکے۔ اسے محفوظ کر لو۔ میں عبدالرشید سے مزید معلومات حاصل کر کے دانش منزل آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ دروازے کے باہر جوزف موجود تھا۔ وہ بھی عمران کے پیچھے چلتا ہوا دوبارہ بلیک روم میں آگیا جبکہ عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عبدالرشید زخمی کی ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے

جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تمہارے دیو نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اوہ۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو کہ تم کوہ قاف کے جلاد ہو"...... عبدالرشید زخمی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس آدمی کے بارے میں تفصیل بتاؤ جس نے تمہیں وہ بٹن دیا تھا۔ اس سے تمہاری ملاقات کیسے ہوئی"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس آدمی کا پوچھ رہے ہو۔ کیا اس کے بارے میں جس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں"...... عبدالرشید زخمی نے چونک کر کہا۔

"تو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی تم سے ملا تھا"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ لیکن تم یہ جلادوں والا لہجہ میرے ساتھ استعمال نہ کرو۔ میں تو پہلے ہی بے حد خوفزدہ ہوں۔ آج تک میرے ساتھ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا"...... عبدالرشید زخمی نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام عبدالرشید زخمی ہے اور میں دارالحکومت کے نواح میں واقع گاؤں ناشکی میں رہتا ہوں۔ میں نے شادی نہیں کی

اور چونکہ میرے ماں باپ وفات پا چکے ہیں اس لئے میں اکیلا رہتا ہوں۔ میں نے ناشکی گاؤں میں جوتوں کی دکان بنائی ہوئی ہے اور میں دارالحکومت سے جوتے لینے ہر ماہ کی دس تاریخ کو آتا ہوں۔ اس مرتبہ جب میں آیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہاں کسی بڑے آدمی کی ہلاکت کی وجہ سے ہڑتال ہے اور جوتوں کی مارکیٹ بند ہے اور پھر میرے ساتھ ظلم یہ ہوا کہ جو رقم میں ساتھ لایا تھا وہ چوری ہو گئی۔ میں بے حد پریشان ہوا جبکہ میرا یہاں ان جوتے والوں کے علاوہ کوئی واقف نہ تھا اور تمام دکانیں بند تھیں اس لئے میں نے سوچا کہ اپنے دور کے رشتہ دار سر سلطان کو فون کروں۔ وہ میری مدد کریں گے۔ ایک پبلک فون بوتھ سے میں نے ان کی رہائش گاہ فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ آفس چلے گئے ہیں۔ میرے پاس ان کے علاوہ اور پیسے نہ تھے اس لئے میں پریشان کھڑا تھا کہ ایک مقامی آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ سر سلطان کا نام سن کر وہ چونک پڑا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ خود جوتوں کا بزنس کرتا ہے اس لئے میں اس کے ساتھ چلوں تو وہ مجھے سستے داموں اعلیٰ کوالٹی کے جوتے دے سکتا ہے۔ میں خوش ہو گیا اور وہ مجھے لے کر ایک کوٹھی میں گیا جہاں مجھے ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی ایک غیر ملکی کے ساتھ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ یہ غیر ملکی جوتوں کا بیرون ملک ڈیلر ہے اور یہ لازماً میری مدد کرے گا۔ اس آدمی نے مجھ سے سر سلطان کے بارے

میں پوچھا اور پھر اچانک اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور جب اس آدمی کی آنکھیں سمٹیں تو اس نے میری فون پر سر سلطان سے بات کروا دی ۔ سر سلطان نے مجھے ایک آدمی علی عمران سے ملنے کے لئے کہا ۔ اس کے فلیٹ کا فون نمبر اور ایڈریس بھی مجھے بتا دیا ۔ میں نے اس غیر ملکی کے کہنے پر اس علی عمران کو فون کیا تو اس نے مجھے کہا کہ میں کسی طب کے ڈاکٹر سے رجوع کروں ۔ اس غیر ملکی کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلتی چلی گئیں اور "...... عبدالرشید زخمی واقعی داستان گو کی طرح مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا ۔

" اس غیر ملکی کا حلیہ بتاؤ "...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عبدالرشید زخمی نے ایک بار پھر اسے تفصیل سے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور عمران اس غیر ملکی کا حلیہ سن کر چونک پڑا کیونکہ جو حلیہ عبدالرشید نے بتایا تھا اس سے یہ غیر ملکی قبرص نژاد لگتا تھا ۔ عمران نے اس آدمی کا حلیہ بھی معلوم کیا جو اسے ساتھ لے گیا تھا اور جو مقامی تھا ۔ عمران کے پوچھنے پر عبدالرشید نے اسے بتایا کہ اس آدمی نے اسے اپنا نام لیاقت بتایا تھا اور پھر اس نے اس کی ایک خاص نشانی بھی بتائی کہ اس کے دائیں کان کی لو کافی حد تک کٹی ہوئی تھی اور اس نے کسی دھات کا بنا ہوا کڑا پہنا ہوا تھا ۔ عمران نے اس سے کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن عبدالرشید اس بارے میں کچھ نہ بتا سکا تھا ۔

" جوزف ۔ اسے گیس سے بے ہوش کر دو "...... عمران نے کہا

تو جوزف نے جیب سے ایک بوتل نکالی اور پھر عبدالرشید کے سامنے جا کر اس نے بوتل کھول کر اس کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا اور دوسرے لمحے عبدالرشید کی گردن ڈھلک گئی ۔

" جوزف ۔ اسے گاڑی میں ڈال کر ناشکی گاؤں میں کسی ایسی جگہ ڈال آؤ جہاں اسے اس وقت تک چیک نہ کیا جا سکے جب تک یہ ہوش میں نہ آ جائے "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" یس باس "...... جوزف نے کہا تو عمران واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل میں پہنچ چکا تھا ۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" بہت خوبصورت اور جدید ترین انداز میں میرے ذریعے سر داور سے معلومات حاصل کی گئی ہیں "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا ۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات "...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اس عبدالرشید کو استعمال کیا گیا ہے ۔ شاید انہیں معلوم نہیں تھا کہ براسمکس ریز کے حصار کے بارے میں وہ کس سے تصدیق کرائیں اور یقیناً سر سلطان سے انہوں نے عبدالرشید کو ہپناٹائز کر کے کوئی ایسی بات کرائی ہو گی کہ انہوں نے اسے میری طرف ریفر کر دیا اور پھر انہوں نے وہ بٹن دبا کر عبدالرشید کو میرے فلیٹ پر بھیج دیا ۔ اس کی واپسی کے بعد جب میں نے فون پر

سرداور سے تفصیل سے بات کی تو یہ بات چیت اس بٹن کی وجہ سے ان تک پہنچتی رہی "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور "...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی ۔

" تم کہاں موجود ہو اس وقت "...... عمران نے پوچھا۔

" سرینا کلب میں باس ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے ۔ حلیہ میں تمہیں بتاتا ہوں "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لیاقت کا حلیہ اور اس کی خاص نشانی بھی بتا دی۔

" باس ۔ یہ راجہ بازار کا معروف بدمعاش لاکھو ہے۔ او دارالحکومت میں منشیات کے ریکٹ کا اہم آدمی ہے ۔ راجہ بازار میں اس کا راجہ ہوٹل بھی ہے ۔ ویسے یہ عام سا غنڈہ اور بدمعاش ہے اوور "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اس کا غیر ملکیوں سے بھی تعلق رہتا ہے ۔ اوور "...... عمران نے پوچھا۔

" یس باس ۔ صرف منشیات کے سلسلے ہیں ۔ ویسے نہیں

اوور "۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا میں جوانا کو بھیجوں ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" اگر آپ جوانا کو بھیج دیں تو کام آسانی سے ہو جائے گا ۔ اوور "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اوکے ۔ تم راجہ بازار کے پہلے چوک پر پہنچو میں جوانا کو بھیج رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس "...... اس بار جوانا کی آواز سنائی دی کیونکہ جوزف عبدالرشید زخمی کو لے کر ناشگی گیا ہوا تھا۔

" عمران بول رہا ہوں جوانا ۔ تم رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن کر کے کار لے کر راجہ بازار کے پہلے چوک پر پہنچ جاؤ ۔ ٹائیگر وہاں موجود ہو گا ۔ تم دونوں نے وہاں سے ایک بدمعاش کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لانا ہے "...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب ۔ ان معلومات سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" کوئی ہاتھ آئے گا تو پتہ چلے گا کہ انہیں کیا فائدہ ہوا ہے اور کیا نہیں "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں ۔ باس تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ ان کا کام ہو گیا ہے ۔ جوانا اور ٹائیگر نے جو آدمی لے کر آنا تھا وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا ہے "....... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پیغام پہنچ جائے گا "....... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا چونکہ قریب موجود ہو گا اس لئے جوزف نے اس انداز میں بات کی ہے ۔

"میں اس بدمعاش لاکھو سے اس غیر ملکی کے بارے میں معلوم کر کے تمہیں کال کروں گا۔ تم نے ٹیم کے ذریعے اسے ٹریس کرنا ہے "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"اس عبدالرشید کو کہاں چھوڑ آئے ہو "....... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"باس ۔ ناشکی کے قریب ہی درختوں کا ایک گھنا جھنڈ ہے ۔ میں نے اسے وہاں چھوڑ دیا ہے ۔ وہ جھنڈ ایک سائیڈ پر واقع ہے ۔ عام طور پر وہاں کوئی نہیں جاتا "....... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جوانا کی عدم موجودگی میں آئے تھے "....... عمران نے

پوچھا۔

"ہم اکٹھے ہی پہنچے تھے "....... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا ۔ پھر وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں موجود ٹائیگر اور جوانا نے اسے سلام کیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا اسے لانے میں "....... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"چار بدمعاشوں کو گولیوں سے ہلاک کرنا پڑا ہے "....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہارا تعاقب تو نہیں کیا گیا "....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس ۔ ویسے میں نے احتیاطاً ماسک میک اپ کر لیا تھا اور جوانا نے بھی ماسک میک اپ کر لیا تھا کیونکہ یہاں منشیات فروشوں کے گروپ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں اس لئے لازماً وہ یہی سمجھیں گے کہ ہمارا تعلق کسی مخالف منشیات فروش گروپ سے ہے اور اگر وہ ہمارے اصل چہرے دیکھ لیتے تو کسی بھی وقت وہ ہمارے بارے میں پتہ چلا سکتے تھے "....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو "....... عمران نے کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا "....... عمران نے کہا تو ایک طرف خاموش کھڑا جوانا آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کے ناک اور منہ پر

ہاتھ رکھ دیئے ۔ عمران اس کے اس انداز میں ہوش میں لانے سے سمجھ گیا کہ اسے ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے ۔ ویسے وہ خاصا لحیم شحیم آدمی تھا ۔ اس کے چہرے پر زخموں کے نشانات بھی موجود تھے ۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر عمران کی کرسی کے پاس کھڑا ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا ۔

"یہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ کیا مطلب ۔ میں کہاں ہوں ۔ تم کون ہو" ...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"تمہارا نام لاکھو ہے اور تم راجہ بازار میں راجہ ہوٹل کے مالک ہو اور تمہارا تعلق منشیات فروشوں سے ہے" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"مم ۔ منشیات ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ میرا تو منشیات سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میں تو ہوٹل چلاتا ہوں" ...... لاکھو نے تیز لہجے میں کہا ۔

"ہمیں منشیات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لاکھو اور نہ یہ ہماری فیلڈ ہے ۔ تم نے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے ایک رشتہ دار کو جس کا نام عبدالرشید زخمی ہے کو ایک غیر ملکی سے ملایا تھا ۔ ہمیں اس غیر ملکی کے بارے میں تفصیل چاہئے" ...... عمران نے کہا ۔

"کون غیر ملکی اور کون عبدالرشید زخمی ۔ میں تو کسی کو نہیں جانتا" ...... لاکھو نے کہا ۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر سنبھل چکا ہے ۔

"عبدالرشید زخمی کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں ۔ تمہیں یاد آ جائے گا" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا ۔

"نہیں ۔ میں اس حلیئے کے کسی آدمی کو نہیں جانتا" ...... لاکھو نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"جوانا" ...... عمران نے یکلخت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے جواب دیا ۔

"لاکھو کی ایک آنکھ نکال دو" ۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

"یس ماسٹر" ...... جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔

"یہ ۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ رک جاؤ ۔ رک جاؤ" ...... لاکھو نے دیو قامت جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیخ کر کہا لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی ۔ جوانا نے بجلی کی تیزی سے اپنی کھڑی انگلی نیزے کے انداز میں اس کی ایک آنکھ میں گھونپ دی تھی اور پھر اس نے بڑے اطمینان سے انگلی کو لاکھو کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا ۔ لاکھو کی چیخوں سے کمرہ گونج رہا تھا ۔ وہ اپنا سر اس طرح دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ کر دی گئی ہو جبکہ جوانا انگلی

صاف کر کے واپس آکر عمران کی کرسی کے قریب اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔

" اب بھی اگر تمہاری یادداشت واپس نہیں آئی تو دوسری آنکھ بھی نکالی جا سکتی ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ نہیں ۔ ایسا مت کرو۔ مجھے اندھا مت کرو۔ میں بتاتا ہوں ۔ سب کچھ بتاتا ہوں ۔ یہ ظلم مت کرو "...... لاکھو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" تو پھر تفصیل سے سب کچھ سچ بتا دو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو لاکھو نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس غیر ملکی کا نام رابرٹ تھا اور اس کا تعلق تارکی سے تھا اور وہ ایکریمیا کے ایک بڑے منشیات کے ریکٹ کی ٹپ لے کر آیا تھا اور یہاں اس کا رابطہ منشیات کے کنگ ماسٹر سے ہوا۔ ماسٹر نے مجھے بلایا اور اس رابرٹ سے ملایا۔ رابرٹ کسی بہت بڑے افسر کو اغوا کرنا چاہتا تھا لیکن وہ یہ طے نہ کر سکا تھا کہ اسے اغوا کیسے کیا جائے۔ میں کسی کام سے باہر گیا تو چوک پر مجھے پبلک فون بوتھ سے کال کرنا پڑی۔ ساتھ والے بوتھ پر ایک مقامی آدمی نے سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کا نام لیا تو میں چونک پڑا اور پھر جب اس سے بات ہوئی تو وہ سر سلطان کا رشتہ دار تھا۔ میں اسے رابرٹ کے پاس لے گیا۔ رابرٹ نے اس سے بات چیت کی اور پھر اس نے مجھے معاوضہ دے کر واپس بھیج دیا اور

اس آدمی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

" تمہیں معلوم نہیں کہ پھر وہاں کیا ہوا "...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ پھر میری اس سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی "...... لاکھو نے جواب دیا۔

" اس رابرٹ کا حلیہ کیا تھا۔ تفصیل سے بتاؤ "...... عمران نے کہا تو لاکھو نے حلیہ بتا دیا۔

" یہ ماسٹر کہاں ہوتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" دربار روڈ پر اس کا بہت بڑا کلب ہے۔ سن لائٹ کلب۔ وہ اس کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے "...... لاکھو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اسے آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو "...... عمران نے جوانا سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی لاکھو کی کربناک چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

" کیا تم اس ماسٹر سے معلوم کر سکتے ہو کہ رابرٹ کہاں ہے "۔ عمران نے پاس کھڑے ٹائیگر سے کہا۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اگر کام آسانی سے کر سکتے ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے تمہارے ساتھ جانا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس ۔ میں آسانی سے معلوم کر لوں گا" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"او کے ۔ جا کر معلوم کرو اور پھر مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا ۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ایکسٹو"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

"رانا ہاؤس سے علی عمران بول رہا ہوں ۔ ایک غیر ملکی رابرٹ کا حلیہ معلوم ہوا ہے اور اسے ٹریس کرنا ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا ۔

"او کے" ...... دوسری طرف سے مختصر جواب دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ وہ اب سرداور سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ سرا سمکس ریز کے حصار کے بارے میں کوئی اقدام کر سکے ۔

"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ سرداور سے بات کرائیں" ۔ عمران نے کہا ۔

"میں ڈاکٹر عالمگیر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ سرداور کو کال آئی تھی کہ ان کی بہن اچانک فوت ہو گئی ہے اس لئے وہ وہاں گئے

ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا ۔

"اوہ ۔ کب فوت ہوئی ہیں وہ" ...... عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"آج صبح فوت ہوئی ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"مگر آج صبح تو میری سرسلطان سے فون پر بات ہوئی تھی" ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"وہ کافی دیر بعد واپس آ گئے تھے اور پھر انہوں نے سپیشل سیف سے کوئی خاص فارمولا نکالا اور اسے لے کر واپس چلے گئے ۔ ممکن ہے اس دوران آپ کی بات ہوئی ہو" ...... ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا ۔

"بہن کی وفات پر جا کر واپس آ کر فارمولا نکال کر لے جانے کا کیا مطلب" ...... عمران نے چونک کر کہا ۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں جناب ۔ وہ ہمارے چیف ہیں ۔ ہم ان سے کیسے بات کر سکتے ہیں ۔ البتہ ہم سب نے ان کی بہن کی وفات پر وہاں جانے کی بات کی تھی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ لیبارٹری میں ہونے والا کام زیادہ ضروری ہے" ...... ڈاکٹر عالمگیر نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ میں خود وہاں جا کر ان سے مل لیتا ہوں ۔ شکریہ" ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار لے کر رانا ہاؤس سے نکل کر سرداور کی بہن کی رہائش گاہ جو دارالحکومت کے نواح میں تھی کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ کوٹھی کا

پھاٹک کھلا ہوا تھا اور وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ باہر بھی کاریں موجود تھیں۔ ایک بڑے ہال کمرے میں قالین پر سرداور بیٹھے ہوئے تھے اور باقی لوگ بھی وہاں قالین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے جا کر پہلے فاتحہ خوانی کی اور پھر سرداور سے ان کی بہن کی وفات پر تعزیت کی۔ سرداور نے رسمی لہجے میں جواب دیا اور عمران خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ سرداور سے تفصیل سے بات کرے گا لیکن یہاں کا ماحول ایسا تھا کہ کوئی ایسی بات کرنا مناسب نہیں تھی۔ چنانچہ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور سرداور سے اجازت لے کر کوٹھی سے باہر آیا کہ اچانک ایک آدمی تیزی سے اس کے پاس آتا دکھائی دیا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ سرداور نے کہا ہے کہ آپ ان سے مل کر جائیں"...... اس آدمی نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن نجانے وہ کب فارغ ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی اذان ہونے والی ہے اس کے بعد سب لوگ چلے جائیں گے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اذان کی آواز سنائی دی تو اندر ہال میں موجود تمام افراد اٹھ کر باہر آگئے جن میں سرداور بھی شامل تھے۔ اس کے بعد وہ سب قریبی مسجد میں نماز کی ادائیگی کے لئے چل پڑے۔ عمران بھی ان کے ساتھ تھا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد تمام لوگوں نے سرداور سے اجازت لی اور پھر وہ سب چلے گئے جبکہ عمران سرداور کے ساتھ واپس اس

کوٹھی میں آگیا۔

"بیٹھو۔ میں تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔ سرداور نے ایک کمرے میں پہنچ کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سرداور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری بہن کو باقاعدہ گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے فون پر ملازم نے اطلاع دی کہ میری بہن کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے وفات پا گئی ہے تو میں بوکھلائے ہوئے انداز میں لیبارٹری سے یہاں پہنچا لیکن ابھی میں نے کوٹھی کے گیٹ پر کار روکی ہی تھی کہ میری کار میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک پڑ گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میری کار کوٹھی کے اندر موجود تھی اور میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ بہرحال میں کوٹھی کے اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ ملازم موجود نہیں تھے اور کوٹھی خالی تھی۔ میری بہن کی لاش اندر کمرے میں ایک بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ میں نے جب قریب جا کر دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید ملازموں نے ایسا کیا ہے لیکن جب میں نے کوٹھی کو چیک کیا تو سب کچھ معمول کے

مطابق تھا۔ میں نے فون کر کے سر سلطان کو بتایا تو وہ فوراً یہاں پہنچ گئے اور پولیس کے اعلیٰ افسران بھی آ گئے۔ میں نے تمام عزیز و اقارب کو اطلاع دی اور پھر جنازہ پڑھا گیا۔ میت کو قریبی قبرستان میں دفنانے کے بعد ابھی ہم واپس ہی آئے تھے کہ تم یہاں پہنچ گئے۔ میں چاہتا تھا کہ تمہیں تفصیل سے یہ سب کچھ بتاؤں تاکہ تم میری بہن کے قاتلوں کو اپنے طور پر تلاش کر سکو"...... سرداور نے کہا۔

"ملازموں کا کچھ پتا چلا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پولیس نے ان کے گھروں سے معلوم کیا ہے۔ وہ گھر نہیں پہنچے۔ چار ملازم تھے اور چاروں غائب ہیں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"آپ کو جب آپ کی مرحومہ بہن کے بارے میں اطلاع دی گئی اور آپ یہاں آئے تو پھر آپ واپس لیبارٹری کیوں گئے اور آپ نے وہاں کے سپیشل سیف سے کوئی فارمولا اٹھایا اور پھر واپس آ گئے۔ یہ سب آپ نے کیوں کیا"...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو فون کیا تو آپ کے اسسٹنٹ ڈاکٹر عالمگیر نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بڑی سازش ہوئی ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ اس وقت ہوا ہو گا جب مجھے کار میں بے ہوش کیا گیا۔ لیکن پھر میں بے ہوشی کے عالم میں کیسے یہ کام کر سکتا ہوں"...... سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ پہلے لیبارٹری جا کر معلوم کریں کہ جو فارمولا آپ نے وہاں سے اٹھایا ہے وہ کون سا فارمولا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... سرداور نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سرداور کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے عمران تو مجھے ہر حالت میں یہ پوسٹ چھوڑ دینی چاہئے"...... سرداور نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اس میں کیا قصور ہے۔ مجرموں نے تو ہر حربہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ جیسے لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل چھوڑ بیٹھے تو پاکیشیا کے معصوم عوام کہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سرداور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر بھی اگر ہم اس طرح مجرموں کے ہاتھوں کھلونا بن سکتے ہیں تو ہمیں سیٹ پر رہنے کا کیا حق ہے"...... سرداور واقعی بے حد دل گرفتہ دکھائی دے رہے تھے۔

"مجرموں نے انسانی نفسیات سے کام لیا ہے۔ انہوں نے آپ کی

ہن کو ہلاک کر کے آپ کو کال کروایا۔ آپ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ تو نہیں ہیں۔ ایسی حالت میں تو مجھ جیسا آدمی بھی ان کا شکار بن سکتا ہے۔ آپ خود سوچیں اگر مجھے اطلاع ملے کہ اماں بی یا ڈیڈی کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو میرا ردعمل کیا ہوگا"...... عمران نے کہا تو سرداور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری بات معقول ہے۔ انسانی نفسیات بہرحال انسانی نفسیات ہی ہوتی ہے"...... سرداور نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی تشویش کی جھلکیاں غائب ہو گئیں۔

"میں تمہیں کہاں فون کروں"...... سرداور نے باہر صحن میں آتے ہوئے کہا۔

"میں خود ہی آپ کو فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کوٹھی سے باہر آ گئے۔ عمران کی کار بھی کوٹھی سے باہر موجود تھی اس لئے عمران کوٹھی سے باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی کیونکہ ٹائیگر نے ابھی تک ماسٹر کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب کال اٹنڈ نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر تشویش کے

تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹائیگر اس طرح غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اب اس نے دانش منزل جانے کی بجائے دربار روڈ پر واقع سن لائٹ کلب جانے کا فیصلہ کیا تھا جہاں ماسٹر سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس نے ٹائیگر کو بھیجا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سن لائٹ کلب کے سامنے پہنچ گئی۔ کلب میں خاصا رش تھا اور آنے جانے والے سب افراد جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ ایک غنڈہ نما آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے ایک سرخ رنگ کا کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"پارکنگ فیس پچاس روپے"...... آدمی نے غنڈوں والے مخصوص جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"کب سے کام کر رہے ہو یہاں"...... عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"جی۔ جی۔ چار سالوں سے"...... اس آدمی کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"یہاں دارالحکومت میں ٹائیگر نامی ایک بدمعاش رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے آپ کو کوبرا بھی کہلواتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو اس سے کیا کام ہے جناب۔ وہ تو"...... یہ آدمی بات کرتے کرتے رک گیا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر

اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"سچ سچ بتاؤ کیونکہ مجھے اس سے بہت ضروری کام ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ اب آپ کی ملاقات اس سے سٹی ہسپتال میں ہو سکتی ہے"...... اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ کچھ دیر پہلے ماسٹر سے الجھ پڑا اور ماسٹر کے آدمیوں نے اسے گولی مار دی لیکن ابھی ابھی ایک پولیس والا یہاں آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ شدید زخمی ہوا ہے لیکن ابھی زندہ ہے"۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سلام کر کے ایک اور آنے والی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تو عمران کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے اس آدمی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ وہ جلدی سے دوبارہ کار میں بیٹھا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار سٹی ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سٹی ہسپتال پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر کی حالت واقعی خراب ہے اور اسے چار گولیاں لگی ہیں جس کی وجہ سے اس کا کافی خون بہہ گیا ہے۔ یہاں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر اس کی زندگی سے مایوس تھے تو عمران نے پبلک فون بوتھ سے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے اسے تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ایمبولینس بھجنے اور یہاں کے انچارج ڈاکٹر کو کال کر کے ٹائیگر کو

سپیشل ہسپتال منتقل کرانے کے لئے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد جب ایمبولینس پر ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال لایا گیا تو عمران بھی وہاں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی چونکہ ٹائیگر کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے اس لئے عمران ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں بیٹھ گیا۔ گو سٹی ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ٹائیگر کے بارے میں انتہائی تشویش کا اظہار کیا تھا لیکن عمران کو اللہ کی رحمت پر کامل یقین تھا کہ وہ ٹائیگر کو ضرور صحت اور زندگی دے گا۔ ڈاکٹر صدیقی کی واپسی تقریباً دو گھنٹے بعد ہوئی تو عمران ان کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے عمران صاحب۔ مجھے دوبارہ آپریشن کرنا پڑا۔ بہرحال اب ٹائیگر کی حالت خطرے سے باہر ہے اور اسے ہوش بھی آ گیا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صدیقی کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ وہ اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں ٹائیگر موجود تھا ٹائیگر آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

"مبارک ہو ٹائیگر۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نئی زندگی دی ہے"۔ عمران نے کرسی گھسیٹ کر بیڈ کے ساتھ کر کے اس پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں شرمندہ ہوں باس۔ بس اچانک دیوار ہٹی اور اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا مجھ پر فائر کھول دیا گیا"...... ٹائیگر نے سر اٹھا کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔ ایسا ہوتا ہے ۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتیں ۔ لیکن باسٹر کو اس انتہائی اقدام پر کیوں اترنا پڑا"...... عمران نے ٹائیگر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے لیٹے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے رابرٹ کے بارے میں بات کی تو وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے سر پر کسی نے بم مار دیا ہو اور پھر شاید اس نے کوئی خفیہ بٹن دبا دیا کہ دوسرے ہی لمحے مجھ پر فائرنگ شروع ہو گئی" ۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ تم بے فکر رہو ۔ باسٹر کو اس کا پورا پورا حساب دینا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باس ۔ آپ مجھ پر ایک مہربانی کریں اور میرے صحت یاب ہونے تک اس باسٹر کو زندہ رہنے دیں ۔ میں اپنا حساب خود چکانا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا ۔ ڈاکٹر صدیقی کو ٹائیگر کی حفاظت کے بارے میں ہدایات دے کر وہ اپنی کار پر سوار ہو کر دوبارہ سن لائٹ کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر کے ساتھ جو کچھ کیا گیا تھا اس سے یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ معاملات بہت اونچی سطح پر پہنچ چکے ہیں ورنہ عام حالات میں یہ غنڈے اتنا بڑا اقدام نہ کرتے۔

کمرے کا بھاری دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا ۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی ۔ کمرے میں ماریا داخل ہو رہی تھی ۔

"آؤ ماریا ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی ۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ۔ تمہاری تفصیلی رپورٹ جب اعلیٰ حکام کو بھیجی گئی تو انہوں نے تمہاری اس شاندار کارکردگی کو بے حد سراہا"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اعلیٰ حکام کی قدر شناسی ہے باس"...... ماریا نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ یہ فارمولا ہم نے اسرائیل کے لئے حاصل کیا ہے۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے اس فارمولے کے حصول پر قبرص کے پرائم منسٹر کا سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا ہے اور ہماری تنظیم سوزانو کی بھی بے حد تعریف کی ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے باس"...... ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ایک اور کام مجھے دیا گیا ہے اور وہ بھی اب تمہیں کرنا ہو گا کیونکہ چیف سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارے سیکشن کی سفارش کی ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ میں ویسے بھی فارغ نہیں رہ سکتی"...... ماریا نے کہا۔

"گڈ"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی ایک فائل نکالی اور اسے ماریا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بھی پاکیشیا کا ہی مشن ہے"...... باس نے فائل ماریا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فائل کھول کر دیکھی تو اس میں دو کاغذ موجود تھے جن پر باریک حروف میں ٹائپ کیا گیا تھا۔ ماریا نے ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر

دیا اور پھر جب اس نے پڑھنا ختم کیا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔

"کیسا مشن ہے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ تو انتہائی آسان مشن ہے۔ اس کے لئے میرے سیکشن کو خصوصی طور پر حرکت میں لانے کی وجہ میں سمجھ نہیں سکی"۔ ماریا نے کہا۔

"تم اسے اس لئے آسان کہہ رہی ہو کہ اس فائل میں اس مرکز کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے جہاں سے ہراسمکس ریز کو پاکیشیا پر حصار کی صورت میں پھیلایا گیا ہے اور اس نشاندہی کے بعد اس کو تباہ کرنا ایک عام آدمی کے لئے بھی مشکل نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مرکز کا حفاظتی نظام ملٹری انٹیلی جنس کے پاس ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسے عام انداز میں تباہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے خلاف ایسا حفاظتی نظام قائم کیا گیا ہے کہ باہر سے اسے کسی صورت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کے اندر جا کر کارروائی کرنا پڑے گی اور اندر کوئی بھی نہیں جا سکتا۔ تیسری اور آخری بات جس کے لئے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر تاکید کی ہے وہ یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اسرائیلی صدر پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ شاید وہ کسی اور سے اس قدر نہیں ڈرتے اس لئے انہوں نے براہ راست کارروائی کی بجائے ہماری تنظیم سوزانو کا سہارا لیا ہے۔ بظاہر یہ مشن جتنا آسان نظر آتا ہے اصل میں اتنا ہی مشکل ہے"...... باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے لیکن یہ پاکیشیائی ویسے ہی پراپیگنڈے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور پھر میں نے تو اس انداز میں کام کرنا ہے کہ انہیں آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکے گا"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیلی صدر تو اس بات سے بھی خوفزدہ تھا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے لیکن جب انہوں نے تمہاری تفصیلی رپورٹ پڑھی تو ان کا خوف دور ہو گیا"...... باس نے کہا۔

"باس۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب فارمولا اسرائیل کو مل گیا ہے تو وہ اس کا توڑ تیار کر کے استعمال کر لیں۔ اس کے لئے ان ریز کے حصار کو ختم کرنے کا مشن کیوں بنایا جا رہا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات آئی تھی اور میں نے بھی یہی سوال کیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا کہ یہ فارمولا اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کا توڑ تیار کرنے میں کئی سال بھی

لگ سکتے ہیں اس لئے اس پر تو اطمینان سے کام ہوتا رہے گا اور اس کی تیاری کے بعد اس فارمولے کو اسرائیل اپنے ایٹمی مرکز کی حفاظت کے لئے استعمال کرے گا جبکہ پاکیشیا پر وہ خود ہی ایٹمی حملہ کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ اس حصار کا خاتمہ چاہتا ہے"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس۔ اگر ہم حصار کو ختم کر دیں تو وہ اسے دوبارہ تیار کر لیں گے۔ میرے خیال میں ایٹمی حملے کے لئے انہیں ایک ڈیڑھ ماہ لگ جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

"تم ایک ڈیڑھ ماہ کی بات کر رہی ہو۔ اسرائیل کو اگر ایک گھنٹہ بھی مل جائے تو وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کافرستان کے ذریعے کرانے کے لئے تیار ہے"...... باس نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب یہ فائل تم اپنے پاس رکھو اور کل تک کوئی ایسا پلان بنا لو جس سے میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں کہ تم کامیاب ہو جاؤ گی"...... باس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"شاگر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کیا ہے"...... باس نے قدرے سخت لہجے میں

کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ماریا سیکشن کے نمبر ٹو جیمز کے بارے میں انکوائری ہو رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے اطلاع ملی ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... باس نے چونک کر کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق ماریا سیکشن کے پاکیشیا میں کام کرنے کی وجہ سے ہم نے وہاں اپنا سیٹ اپ قائم کر رکھا تھا کہ اگر کوئی ایجنسی ان کے خلاف انکوائری کرے تو مجھے اطلاع مل جائے۔ جیمز نے اپنے مشن کے سلسلے میں وہاں کے ایک مقامی آدمی جس کا نام ماسٹر ہے کو ہائر کیا تھا اور پھر ماسٹر نے تمام کام آگے ایک اور آدمی سے کروایا تھا۔ میڈم ماریا تو کسی طرح سامنے نہیں آئیں لیکن جیمز جو وہاں رابرٹ کے نام سے کام کر رہا تھا وہ سامنے آگیا۔ ہم نے ماسٹر کے کلب میں سیٹ اپ کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر کوئی ایجنسی ماسٹر تک پہنچتی ہے تو پھر لامحالہ جیمز سامنے آجائے گا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک مقامی بدمعاش جو وہاں کے جرائم پیشہ افراد کے اعلیٰ حلقوں میں کام کرتا ہے اور جس کا نام ٹائیگر ہے اچانک ماسٹر کے آفس میں پہنچا اور اس نے ماسٹر سے براہ راست یہ جاننا چاہا کہ اس نے کس کے کہنے پر لاکھو کو جو منشیات کے ریکٹ میں

کام کرتا ہے رابرٹ کے لئے کام کرنے کو کہا تھا۔ اس پر ماسٹر نے فوری طور پر کوئی بٹن پریس کیا تو سائیڈ کی خفیہ دیوار سے اس کے مسلح ساتھی سامنے آگئے اور انہوں نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا۔ ٹائیگر ہلاک ہو گیا اور ماسٹر نے اسے اپنے کلب سے باہر پھینکوا دیا جہاں سے پولیس اس کی لاش سٹی ہسپتال لے گئی لیکن پھر اطلاع ملی کہ ٹائیگر ہلاک نہیں ہوا لیکن شدید زخمی ہے۔ میں نے ٹائیگر کے بارے میں جب معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا خاص آدمی ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر فیصلہ کیا گیا کہ ہسپتال میں اس ٹائیگر کو ہلاک کر دیا جائے لیکن جب وہاں رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ ٹائیگر کو خطرناک حالت میں کسی خفیہ ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے اور یہ کام کرنے والا بھی علی عمران ہی تھا"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"لیکن کیا ماسٹر کو معلوم ہے کہ رابرٹ کا اصل نام کیا ہے اور اس کا تعلق کس سے ہے"...... باس نے کہا تو اس بار ماریا بھی چونک پڑی کیونکہ باس جو کچھ سن رہا تھا وہ ماریا کو سنائی نہ دے رہا تھا۔

"یس باس۔ جیمز اور ماسٹر کے درمیان گہری دوستی رہی ہے۔ جیمز پہلے ایکریمیا میں کام کرتا تھا اور ماسٹر بھی ایکریمیا میں رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو فوری طور پر اس ماسٹر کو ہلاک کر دو"...... باس نے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ جیمز کا تذکرہ کس سلسلے میں ہو رہا تھا"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو باس نے اسے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔

"میرا خیال ہے کہ ٹائیگر نے ازخود اندازہ لگا لیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹائیگر اپنے طور پر ماسٹر سے حصہ لینے کا خواہش مند ہو کیونکہ جیمز نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے انکوائری کا خدشہ ہو سکے۔ ایک عام سے آدمی کے ذریعے عمران کے فلیٹ پر ایس ایس سپر ڈکٹا فون پہنچایا گیا اور اس ڈکٹا فون کے ذریعے عمران کی سرداور سے ہونے والی گفتگو رسیو کی گئی جس سے پتہ چلا کہ فارمولا سرداور کے قبضے میں ہے۔ پھر ان کی بہن کو ہلاک کر کے انہیں کال کیا گیا اور پھر انہیں اغوا کر کے ان کے ذہن کو سپیشل مشین کے ذریعے کنٹرول میں لے کر ان سے فارمولا منگوایا گیا اور اس کے بعد ان کا ذہن واش کر دیا گیا۔ فارمولا مجھ تک پہنچا اور پھر میرے ذریعے تارکی کے سفیر کے پاس اور وہاں سے آپ کے پاس پہنچ گیا۔ جیمز بھی واپس آ گیا اور اس کے ساتھی بھی اور پھر میں بھی واپس آ گئی"...... ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس ماسٹر کی ہلاکت ضروری ہے"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"...... ماریا نے کہا۔

"ماسٹر کی ہلاکت کے باوجود اب تم نے انتہائی محتاط انداز میں کام کرنا ہے کیونکہ اگر ٹائیگر اپنے طور پر بھی کام کر رہا ہے تب بھی عمران تک کبھی نہ کبھی اطلاع پہنچ جائے گی اور عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بھوت کی طرح پیچھے لگ جاتا ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ماریا نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ کوشش کر لیں وہ ماریا تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب مجھے اجازت دیں"...... ماریا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا اٹھی، اس نے فائل کو موڑ کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران نے کار ایک بار پھر سن لائٹ کلب کی پارکنگ میں روکی تو اس اس بار پارکنگ میں دوسرا آدمی موجود تھا۔ عمران نے اس سے پارکنگ کارڈ لیا اور پھر کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں آنے جانے والے افراد اپنے انداز اور لباس سے زیر زمین دنیا کے نچلی سطح کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران نے سوٹ پہنا ہوا تھا اس لئے وہ ان سب لوگوں میں ہر لحاظ سے منفرد اور الگ دکھائی دے رہا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آنے جانے والے تمام لوگ مڑ مڑ کر عمران کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے عمران کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔ عمران نے شیشے کا بنا ہوا مین گیٹ کھولا اور اندر ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور وہاں کھلے عام گھٹیا منشیات کا استعمال ہو رہا تھا جبکہ ہر ٹیبل پر شراب بھی موجود تھی اور یہاں شراب بدمعاشوں اور غنڈوں کے

انداز میں بوتلوں کے ذریعے پی جا رہی تھی۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غنڈہ کھڑا تھا جبکہ دو اور آدمی لوگوں کو سروس دینے میں مصروف تھے۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے غنڈے کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کاؤنٹر کے پاس آکر بڑے خشوع و خضوع بھرے لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا غنڈہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ گیا ہو۔ اس کا چہرہ تیزی سے شکستہ ہوتا چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے عمران نے مکمل سلام کر کے اس کے دل کو مٹھی میں لے کر بھینچ دیا ہو۔

"وع۔ وع۔ وعلیکم السلام"...... اس غنڈے نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن باوجود کوشش کے وہ پوری طرح مکمل سلام نہ کر سکا۔ شاید یہ اس کی زندگی کا پہلا اور انوکھا تجربہ تھا کہ اس ماحول میں اسے کسی آدمی نے اس طرح مکمل سلام کیا تھا۔ یہاں تو سرے سے سلام کرنے کا رواج ہی نہ تھا جبکہ عمران نے مکمل سلام کیا تھا۔

"ماسٹر سے کہو کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس اور اپنے قدموں پر چل کر یہاں آیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پیدل چلنا صرف مین گیٹ سے یہاں تک ہوا ہے۔ پھر بھی بہرحال

پیدل تو چلنا پڑا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ باس موجود نہیں ہیں"...... اس غنڈے نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ عمران کی ملاقات ماسٹر سے نہ کرانا چاہتا ہو۔

"چلو جہاں موجود ہے وہاں کا پتہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا نام وکی ہے اور میں ٹائیگر اور آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اور پھر آپ نے جس طرح مجھے مکمل سلام کیا ہے اس نے بھی حقیقتاً میرا ذہن بدل کر رکھ دیا ہے۔ باس ماسٹر نے ٹائیگر پر حملہ کرایا تھا اور باس ماسٹر کو معلوم ہے کہ آپ اس کے پیچھے ضرور یہاں آئیں گے اس لئے اس نے آپ کے لئے خاص انتظامات کر رکھے ہیں لیکن آپ کے سلام کرنے کے بعد اب مجھ میں یہ ہمت نہیں ہو رہی کہ آپ کو اس مقتل گاہ میں بھجوا دوں چاہے ماسٹر مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دے۔ آپ بہرحال میری بات سمجھیں اور واپس چلے جائیں"...... وکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر کا آدمی ابھی زندہ ہے وکی اس لئے تم صرف مکمل سلام سن کر اس حد تک آگئے ہو۔ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم اپنے آپ کو جرائم کی دنیا سے نکالنا چاہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ عمران صاحب۔ یہ باتیں بعد میں ہو جائیں گی۔ یہاں اگر کسی نے آپ کو پہچان لیا تو میں فوری طور پر مارا جاؤں

گا"...... وکی نے کہا۔

"تم بے فکر رہو اور مجھے اس مقتل گاہ کا پتہ بتا دو اور پھر دیکھنا کہ عشاق کس شان سے مقتل کی طرف روانہ ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو وکی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے کاؤنٹر کے پاس آکر کہا۔

"صاحب کو سپیشل روم میں لے جاؤ۔ انہوں نے چیف سے ملاقات کرنی ہے"...... وکی نے اس آدمی سے کہا۔

"یس سر۔ آئیے جناب"...... اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

"میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے عمران صاحب۔ اب آپ کی قسمت"...... وکی نے آہستہ سے کہا۔

"میری بات پر غور کرتے رہنا۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے لفٹ میں سوار ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وکی فون کرنے میں مصروف تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کی آمد کی اطلاع ماسٹر کو دی جا رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گیا جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"انہیں وکی نے بھیجا ہے اور باس سے ملاقات کرنی ہے"۔ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ان میں سے ایک نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور دروازہ کھول دیا۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی میز پڑی ہوئی تھی۔ میز کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی موجود تھی جبکہ میز کی دونوں سائیڈوں میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور فرش پر دبیز قالین موجود تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ابھی عمران کمرے کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اچانک میز کے عقب میں ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کا آدمی جس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ زیر زمین سرگرمیوں میں خاصا مصروف ہے۔

"بیٹھو۔ میرا نام ماسٹر ہے"...... اس آدمی نے میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران سائیڈ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"تم مجھے جانتے ہو ماسٹر"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم ٹائیگر کے باس ہو اور بڑے خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن تم مجھے نہیں جانتے۔ میرا نام ماسٹر ہے اور ماسٹر کا نام سن کر بڑے بڑے ایجنٹ کانپ اٹھتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ کیوں آئے ہو"...... ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹائیگر پر فائرنگ کیوں کروائی تھی۔ میں اس کی وجہ

معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر نے مجھ پر غصے کا اظہار کیا تھا اور یہ ایسا گناہ ہے جسے میں کسی صورت معاف نہیں کر سکتا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بغیر غصے کا اظہار کئے تم سے پوچھ لیتا ہوں کہ رابرٹ جس کے لئے تم نے لاکھو اور عبدالرشید زخمی کے ذریعے سارا کھیل کھیلا ہے وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس بات کو جان لو کہ تمہاری جیب میں جو مشین پسٹل موجود ہے وہ بہرحال اس کمرے میں کام نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس کمرے میں انتہائی جدید ترین ریز کا سرکل موجود ہے۔ البتہ میرے ہاتھ میں جو مشین پسٹل موجود ہے وہ فائر کرنے گا کیونکہ اس میں ان ریز کا سرکل ختم کرنے کا سرکٹ نصب ہے اس لئے اگر تمہارا خیال ہے کہ تم جیب سے ہی مجھ پر فائر کھول دو گے تو اس خیال میں نہ رہنا۔ دوسری بات یہ کہ میں تم جیسے ایجنٹ کو اپنے ہاتھوں سے ہی ختم کر سکتا ہوں اس کے لئے مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ تیسری بات یہ کہ رابرٹ میرا دوست ہے۔ اس کا اصل نام جیمز ہے اور وہ قبرص میں رہتا ہے اور قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا ہے۔ ہم دونوں ایکریمیا میں کافی عرصہ اکٹھے رہے ہیں۔ میں نے بھی مارشل آرٹ کی ٹریننگ ایکریمیا سے حاصل کی ہے اور آخری بات یہ بھی بتا

دوں کہ تم یقیناً ٹائیگر کی ہلاکت کا بدلہ لینے یہاں آئے ہو جس کا مجھے پہلے سے اندازہ تھا اس لئے میں نے یہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اور اب تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے"...... ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے نیچے موجود ہاتھ اوپر کیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"رابرٹ یا جیمز جو بھی ہے یہاں سے کیا لے کر گیا ہے"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی سائنسی فارمولا لے گیا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ تفصیلات بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"چونکہ تم نے اب زندہ تو رہنا نہیں اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں لیکن مجھ سے حلف لیا گیا ہے کہ میں اس بارے میں زبان نہیں کھولوں گا اس لئے میں کچھ نہیں بتا سکتا اور اب تم چھٹی کرو"۔ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے ہی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران یکلخت بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور گولیاں اس کے جسم سے صرف چند انچ کے فاصلے سے گزر گئیں۔ ماسٹر نے ہاتھ کو حرکت دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر گھوما اور پھر تو ایسا محسوس ہونے لگا جیسے عمران کمرے میں کسی افریقی قبیلے کا مخصوص رقص کرنے میں مصروف ہو۔ ماسٹر کا چہرہ ساتھ ساتھ بگڑتا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی ٹرچ کی آواز سنائی دی تو عمران نے

یکلخت چھلانگ لگائی اور ایک لمحے کے لئے اس کا ایک پیر میز پر پڑا اور دوسرے ہی لمحے کمرہ ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ماسٹر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے دروازے سے ٹکرایا جبکہ عمران بھی چھلانگ لگا کر واپس آ گیا تھا۔ اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے میز کے پیچھے کھڑے ہوئے ماسٹر کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے آگے اچھال دیا تھا۔ گو ماسٹر اڑتا ہوا ایک دھماکے سے دروازے سے ٹکرایا تھا لیکن ماسٹر کے جسم میں بھی واقعی بجلی بھری ہوئی تھی کیونکہ جب تک عمران واپس میز سے چھلانگ لگا کر نیچے اترتا ماسٹر کا جسم کسی اڑنے والے سانپ کی طرح سمٹ کر اچھلا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر پشت کے بل میز پر جا گرا۔ اس کا نچلا دھڑ فرش پر اور باقی جسم میز پر تھا۔ ماسٹر نیچے گر کر یکلخت ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر جا گرا جبکہ ماسٹر نے یکلخت مڑ کر اس صوفے پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے انداز میں واقعی بے پناہ پھرتی تھی لیکن عمران تیزی سے پلٹا اور پھر اس کے ساتھ ہی کمرہ ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کا بازو اٹھتے ہوئے تیزی سے گھوما تھا اور صوفے پر گرے ہوئے ماسٹر کی پسلیوں پر اس کی کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار اس انداز میں پڑا تھا کہ ماسٹر کی بیک وقت کئی پسلیاں کڑکڑا اٹھی تھیں لیکن وہ واقعی جاندار آدمی تھا۔ اس نے دوبارہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات

پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور اس بار ماسٹر کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ واپس فرش پر بچھے ہوئے قالین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ بہت عرصے بعد اسے جان بچانے کے لئے اس محدود جگہ پر سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑا تھا اور یہ واقعی اس کی مہارت تھی کہ وہ مشین پسٹل کی گولیوں سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور یہ مظاہرہ اسے مجبوراً کرنا پڑا تھا کیونکہ اس نے جیب میں موجود مشین پسٹل کا ٹریگر دبا کر چیک کر لیا تھا لیکن ٹریگر جام ہو چکا تھا جس سے وہ سمجھ گیا کہ ماسٹر نے ٹرانس ریز کا سرکل قائم کیا ہوا ہے جو ہر قسم کی مشینری کو مکمل طور پر جام کر دیتی ہیں۔ ماسٹر ایک اچھا نشانہ باز تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ماسٹر نے جس انداز میں فائٹ کی تھی اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ مارشل آرٹ میں بھی خاصی مہارت رکھتا ہے۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ باہر موجود مسلح افراد ساؤنڈ پروف کمرہ ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی آواز نہ سن سکے ہوں گے لیکن ماسٹر دروازے سے جس انداز میں ٹکرایا تھا اس سے خاصی آواز پیدا ہوئی تھی لیکن دروازہ بھاری ہونے کی وجہ سے خود بخود نہ کھل سکا اور یقیناً باہر موجود مسلح افراد یہ سمجھے ہوں گے کہ یہ دھماکہ عمران کے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ یہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان کا چیف ماسٹر دروازے سے ٹکرایا ہو گا۔ اس لئے انہوں نے اندر آنے

کی کوشش نہیں کی تھی اور اب عمران نے کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچنے کے لئے اندر سے دروازہ لاک کر دیا تھا۔ پھر اس نے ماسٹر کو اٹھا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈالا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ماسٹر اندر آیا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کمرے کو ٹارچنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ٹارچنگ کا جدید سامان بھی موجود تھا اور ساتھ ہی راڈز والی کرسیاں بھی۔ عمران نے ایک نظر کمرے پر ڈالی اور پھر واپس مڑ کر وہ آفس میں آیا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ماسٹر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ٹارچنگ روم میں آ گیا۔ اس نے ایک کرسی پر ماسٹر کو بٹھایا اور پھر عقبی دیوار کے پاس سوئچ بورڈ پر موجود چار سرخ بٹنوں میں سے ایک بٹن کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز نے ماسٹر کے جسم کو جکڑ لیا۔ عمران نے ایک طرف موجود الماری کھولی تو اس کے ایک خانے میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ عمران رسی اٹھا کر واپس مڑا اور اس نے ماسٹر کے دونوں پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ اس رسی کی مدد سے باندھ دیئے۔ یہ سب کارروائی اس نے اس لئے کی تھی کیونکہ ماسٹر نے اسے بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا کا تربیت یافتہ ہے عمران ماسٹر کو باندھ کر واپس مڑا اور اس نے عقبی دروازہ کھولا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفٹ موجود تھی۔ عمران دروازہ بند کر کے دوبارہ ٹارچنگ روم کی طرف آیا تو

ایک طرف تپائی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا۔

"وکی بول رہا ہوں باس۔ کاؤنٹر سے۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ راڈش آیا تھا لیکن آپ کی مصروفیت کی وجہ سے میں نے اسے واپس بھیج دیا ہے"...... دوسری طرف سے کاؤنٹر مین وکی کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں واقعی مصروف ہوں اور جب تک میں نہ کہوں مجھے کال مت کرنا"...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ماسٹر کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ماسٹر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیے اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ ماسٹر کی کرسی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میں یہاں۔ تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم ہرگز انسان نہیں ہو"...... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسخ شدہ نظر آ رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں"۔ عمران

نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مشین پسٹل کی گولیوں سے بچ نکلے اور وہ بھی مجھ سے جو اڑتی ہوئی مکھی کو بھی مار سکتا ہے"...... ماسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کہیں دوبارہ بے ہوش نہ ہو جانا کیونکہ اسے سنگ آرٹ کہا جاتا ہے اور یہ میرے ایک پرانے دور کے انکل سنگ ہی کی ایجاد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ تم نے جس انداز میں اپنے آپ کو بچایا ہے ایسا کوئی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ پھر تم نے مجھے مار گرایا۔ مجھے ماسٹر کو جس کے سامنے ایک ساتھ چار چار بلیک بیلٹ بھی چند لمحے کھڑے نہیں رہ سکتے"...... ماسٹر نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"بلیک اور بلیو بیلٹس کو چھوڑو۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ اب جیمز کہاں ملے گا اور اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"قبرص کے دارالحکومت کاشیا میں ایک کلب ہے جس کا نام ماریا کلب ہے۔ یہ قبرص کے اعلیٰ طبقے کا پسندیدہ کلب ہے۔ جیمز اس کلب کا جنرل مینجر ہے"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"کیا جیمز اس کلب کا مالک بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے۔ ایک بار میں نے پوچھا بھی تھا لیکن اس نے بتایا کہ اس کلب کی مالک ماریا نام کی کوئی عورت ہے جو کسی کے سامنے نہیں آتی"...... ماسٹر نے جواب دیا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر عمران سے بے حد مرعوب ہو چکا تھا اس لئے اب وہ سب کچھ خود ہی بتاتا چلا جا رہا تھا۔

"تفصیل سے بتاؤ کہ کیا ہوا تھا"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے واقعی تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران یہ سن کر حیران رہ گیا کہ اس جیمز نے یہاں ایک کوٹھی میں باقاعدہ مشینیں نصب کر رکھی تھیں جن کی مدد سے سرداور کے ذہن کو کنٹرول کیا گیا اور فارمولا منگوا کر ان کے ذہن کو واش کر کے انہیں واپس پہنچا دیا گیا۔

"جیمز یہاں سے کب گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اسی روز رات کو چلا گیا تھا جب اس نے فارمولا حاصل کیا تھا۔ البتہ اس کے ساتھی مشینری سمیت دوسرے روز کافرستان چلے گئے تھے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"سرداور کی بہن کے ملازم کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انہیں اور سرداور کی بہن کو ہلاک کر دیا گیا اور ملازموں کی لاشیں وہاں سے اٹھوا کر دارالحکومت سے باہر پھینکوا دی گئی تھیں"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ کام تم نے کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرے آدمیوں نے کیا ہے۔ میں خود کچھ نہیں کرتا"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"یہاں تو مشینری جام کرنے والی ریز کا سرکل موجود نہیں ہے اس لئے یہاں میرا مشین پسٹل کام کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو"...... ماسٹر نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم نے ایک بے گناہ عورت اور بے گناہ معصوم ملازموں کو ہلاک کیا ہے اور پھر تمہاری وجہ سے پاکیشیا کا اہم ترین فارمولا اڑایا گیا اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ ماسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ سیدھی دل میں اتر جانے والی گولیوں نے ماسٹر کو چیخنے کا موقع بھی نہ دیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے پہنچ کر ایک راہداری سے ہوتا ہوا کلب کی عقبی گلی میں کھلنے والے دروازے سے باہر نکل گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ کار میں سوار دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

جیمز لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا اور اس وقت وہ اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ اس کے ملازم نے اسے فون پیس لا کر دیا۔

"میڈم کی کال ہے جناب"...... ملازم نے فون پیس جیمز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم جاؤ"...... جیمز نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا تو ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد جیمز نے فون پیس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"پاکیشیا میں پہلے مشن کا دوسرا حصہ مکمل کرنا ہے۔ مزید تفصیل فون پر نہیں بتائی جا سکتی اس لئے جلدی آؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے فون آف کیا

اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سن لائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کاشیا سے جیمز بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"...... جیمز نے کہا۔

"باس ماسٹر کو ان کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔

"کس نے ہلاک کیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"آپ کو تو بتایا جا سکتا ہے کیونکہ آپ باس ماسٹر کے دوست ہیں۔ ماسٹر کے پاس ایک مقامی غنڈہ ٹائیگر آیا تھا۔ اس نے ماسٹر کی تذلیل کی تو ماسٹر نے اسے ہلاک کروا کر اس کی لاش کلب سے باہر پھینکوا دی۔ اس مقامی غنڈے کا تعلق یہاں کے ایک خطرناک ایجنٹ علی عمران سے تھا اس لئے ماسٹر کو اندیشہ تھا کہ یہ علی عمران ضرور اس ٹائیگر کا انتقام لینے آئے گا۔ چنانچہ ماسٹر نے سپیشل آفس میں خصوصی انتظامات کئے اور جب علی عمران آیا تو اسے سپیشل آفس میں بھیج دیا گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ علی عمران غائب ہو گیا ہے اور ماسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون ہے یہ علی عمران"...... جیمز نے چونک کر کہا۔

"کسی سرکاری ایجنسی سے ان کا تعلق ہے اسی لئے تو ماسٹر کی

موت کے باوجود مجبوراً اس سے انتقام لینے کی کوشش نہیں کی گئی ورنہ کلب بھی میزائلوں سے تباہ ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم کون ہو۔ تم نے اپنے بارے میں نہیں بتایا"...... جیمز نے کہا۔

"میرا نام جیکب ہے اور میں ماسٹر کا نمبر ٹو ہوں۔ ماسٹر کی موت کے بعد میں نے ماسٹر کی جگہ لے لی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... جیمز نے کہا اور فون آف کر کے اس نے تپائی پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اس نے کار کو مخصوص جگہ پر کھڑا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ماریا کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آفس کا دروازہ بند تھا۔ جیمز نے دروازے پر دستک دی۔

"کم ان"...... اندر سے ماریا کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو جیمز نے دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ماریا اپنی مخصوص چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک فائل پڑی ہوئی تھی۔

"آؤ بیٹھو جیمز"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیمز سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ماریا نے کہا۔

"چیف کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جیمز نے پاکیشیا میں فارمولا جس آدمی ماسٹر کے ذریعے حاصل کیا تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جیمز کو بتا دینا کہ اب وہاں رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ انتہائی اشد ضرورت کے لئے وہاں ایک کلب وائٹ روز ہے اور اس کی مالکہ میڈم روزی ہے۔ بظاہر وہ عام سی اور سیدھی سادی عورت دکھائی دیتی ہے لیکن درحقیقت وہ انتہائی عیار اور تیز عورت ہے۔ وہ اپنے آپ کو خفیہ رکھ کر وہاں ہر قسم کا کام کرتی ہے اور میں نے اسے ہائر کر لیا ہے۔ ونڈر برڈ کے نام سے اسے بھاری رقم بھی پہنچا دی گئی ہے اس لئے اشد ضرورت کے تحت ونڈر برڈ کے نام سے اس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کیا وہ پاکیشیائی ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں سیٹل ہے"...... چیف نے جواب دیا۔

"کیا وہ اعتماد پر پوری اترے گی" ...... ماریا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں سب یہی کہتے ہیں کہ وہ انتہائی بااعتماد ہے۔ جس کے ساتھ ایک بار اٹیچ ہو جائے پھر اس کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اترتی ہے" ...... چیف نے کہا۔

"اوکے چیف" ...... ماریا نے کہا تو دوسری طرف سے بھی اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا ہے تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا چہرہ بتا ہے کہ تم کچھ کہنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہو" ...... ماریا نے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف کہہ رہا تھا کہ پاکیشیا میں ماسٹر ہلاک ہو گیا ہے حالانکہ اسے پاکیشیا کے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے ہلاک کیا ہے"۔ جیمز نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا اس بارے میں"۔ ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب آپ نے مجھے فون کر کے کہا کہ پاکیشیا میں دوبارہ مشن مکمل کرنا ہے تو میں نے پاکیشیا ماسٹر کو کال کیا۔ وہاں اس کے نمبر ٹو جیکب نے کال رسیو کی اور اس نے بتایا کہ ماسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسی نے بتایا کہ ماسٹر کو ہلاک کرنے والا پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران ہے کیونکہ ماسٹر نے علی عمران کے ساتھی کو شدید

زخمی کر دیا تھا جس کا انتقام لینے علی عمران وہاں پہنچا تھا۔ گو بقول جیکب کے ماسٹر کو پہلے سے اندیشہ تھا کہ علی عمران وہاں انتقام لینے آئے گا اور اس نے اس کے لئے وہاں خصوصی انتظامات کر رکھے تھے لیکن اس کے باوجود علی عمران کی بجائے وہ خود ہلاک کر دیا گیا"۔ جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ علی عمران ماسٹر تک پہنچ گیا تھا۔ پھر یقیناً اسے تمہارے بارے میں اور تمہارے یہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا" ...... ماریا نے کہا۔

"میرے بارے میں۔ مگر وہ کیسے۔ ماسٹر تو انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ وہ کسی صورت نہیں بتا سکتا" ...... جیمز نے کہا۔

"مجھے چیک کرنا پڑے گا" ...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راکسی کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راکسی سے بات کراؤ۔ ماریا بول رہی ہوں" ...... ماریا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے میڈم۔ ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو۔ راکسی بول رہی ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہوں راکسی ۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ تم پاکیشیا آتی جاتی رہتی ہو اور وہاں تمہارا کوئی بڑا سیٹ اپ بھی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں ۔ منشیات کے سلسلے میں ایک سیٹ اپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو"...... راکسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں ایک آدمی ہے علی عمران ۔ کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں"۔ ماریا نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں۔ البتہ وہاں پاکیشیا میں ایک آدمی ہے جس سے میں کام لیا کرتی ہوں وہ انتہائی شاطر، ذہین اور تیز آدمی ہے اور وہی تمہارا کام کر سکتا ہے لیکن اسے معاوضہ دینا پڑے گا"...... راکسی نے کہا۔

"کیا کام کرتا ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"اس کا نام وکی ہے اور وہ رین بو کلب میں سپروائزر ہے"۔ راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ اور اسے میرے بارے میں بریف کر دینا ۔ لیکن صرف اتنا کہ میں اس سے کوئی کام لینا چاہتی ہوں جس کا اسے بھاری معاوضہ ادا کیا جائے گا"...... ماریا نے کہا۔

"اوکے ۔ تم فون نمبر نوٹ کرو"...... راکسی نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا کا کوڈ اور فون نمبر بتا دیا۔

"کتنی دیر بعد اسے فون کروں"...... ماریا نے پوچھا۔

"دس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور بے فکر ہو کر کام کرانا۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے"...... راکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا معلوم کرنا چاہتی ہیں میڈم"...... جیمز نے کہا۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اس عمران نے ماسٹر کے خلاف کارروائی صرف انتقاماً کی ہے یا اس کے پیچھے اس فارمولے کا سلسلہ بھی موجود ہے"...... ماریا نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے میڈم ۔ اگر یہ عمران ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اس کا بھی خاتمہ کر دیں گے"...... جیمز نے کہا لیکن ماریا نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ رین بو کلب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ماریا بول رہا ہوں قبرص سے ۔ سپروائزر وکی سے بات کرائیں"...... ماریا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ وکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی منمنا کر بول رہا ہو۔

"راکسی نے تمہیں میرے بارے میں بریف کیا ہو گا۔ میرا نام

ماریا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"اوہ میڈم۔ ایک اور نمبر نوٹ کریں اور پھر دس منٹ بعد آپ اس نمبر پر بات کر سکتی ہیں"...... وکی نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے"...... ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وکی بول رہا ہوں"...... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست وکی نے ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ یہ فون ہر لحاظ سے محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا میں کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ایک آدمی علی عمران ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"وہ کون ہے اور کس ایجنسی سے اس کا تعلق ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"میڈم۔ وہ فری لانسر ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر

جنرل کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن علیحدہ فلیٹ میں رہتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس سر فیاض کا گہرا دوست ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اسے انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں وہ بے حد معصوم ہے لیکن باتیں مسخروں جیسی کرتا ہے اور اس کی حرکتیں بھی مسخروں جیسی ہیں"...... وکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سن لائٹ کلب کے ماسٹر کی ہلاکت کا تمہیں علم ہے"...... ماریا نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ اور سنا یہی گیا ہے کہ ماسٹر کو ہلاک بھی اس علی عمران نے کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس علی عمران کی نگرانی کر سکتے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"نگرانی۔ مگر کب تک"...... وکی نے چونک کر پوچھا۔

"صرف دو ہفتوں تک"...... ماریا نے جواب دیا۔

"نہیں میڈم۔ اتنے طویل وقت تک نگرانی نہیں کی جا سکتی۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لامحالہ اتنی طویل نگرانی وہ چیک کر لے گا اور پھر میں بھی مارا جاؤں گا اور نگرانی کرنے والے بھی۔ البتہ چند گھنٹوں کی بات اور ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں پاکیشیا آ رہی ہوں پھر میں تمہیں وہاں کال کروں گی۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ ملے گا"...... ماریا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میڈم ۔ آپ ان گھٹیا لوگوں کو درمیان میں مت ڈالیں ۔ اس طرح ہم خود الجھ جائیں گے ۔ ہم اپنے طور پر کام کریں گے اور اس طرح زیادہ محفوظ رہیں گے "...... جیمز نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس بار ہمارا مشن کیا ہے "...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ آپ نے کہا تھا کہ پہلے مشن کا دوسرا حصہ ہے۔ مزید تفصیل تو مجھے بتائی ہی نہیں گئی "...... جیمز نے کہا۔

"یہ فائل پڑھ لو "...... ماریا نے اپنے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھا کر جیمز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جیمز نے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پوری فائل پڑھنے کے بعد اس نے فائل بند کر کے واپس میز پر رکھ دی۔

"اب بتاؤ ہمارا یہ مشن کیسے مکمل ہو گا "...... ماریا نے پوچھا۔

"اس جزیرے ٹارکم کے بارے میں معلومات آپ نے حاصل کی ہیں ۔ جہاں یہ مرکز بنایا گیا ہے "...... جیمز نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ جزیرہ مکمل طور پر پاکیشیائی نیوی اور ایئر فورس کے قبضے میں ہے اور وہاں ایئر فورس کا ایک بڑا میزائل اڈا ہے جبکہ وہ جگہ جہاں سرا سمکس ریز کا مرکز بنایا گیا ہے اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ آرمی کی تحویل میں ہے اور یہ عمارت چاروں طرف سے ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے۔ البتہ اس کا نشریاتی ٹاور کسی اور جگہ ہے جس کا علم کسی کو نہیں ۔ ریز یہاں سے اس ٹاور

تک پہنچتی ہیں اور پھر وہاں سے فضا میں پھیل جاتی ہیں "...... ماریا نے کہا۔

"میڈم ۔ پھر تو یہ مشن انتہائی آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے ۔ تمام تر حفاظت اس مرکز کی ہو رہی ہو گی جبکہ ہم آسانی سے اس ٹاور کو میزائل سے اڑا سکتے ہیں اور ٹاور بنانے اور اس پر ریز ایڈجسٹ کرنے کے اقدامات کرنے میں جتنی بھی یہ لوگ جلدی کریں گے ایک دو ہفتے تو لگ ہی جائیں گے اور اس دوران اسرائیل اور کافرستان پاکیشیا پر آسانی سے ایٹمی حملہ کر کے اسے تباہ کر سکتے ہیں "...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ٹاور کو تلاش کیسے کیا جائے "...... ماریا نے کہا تو جیمز نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ ظاہر ہے یہ انتہائی اہم سوال تھا۔

"اوہ واقعی میڈم ۔ یہ سوال انتہائی اہم ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم وہاں پر کام کرنے والے کسی اہم آدمی کا سراغ لگائیں اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کریں ۔ آخر یہ لوگ وہاں سے باہر تو آتے جاتے ہوں گے "...... جیمز نے کہا تو ماریا کا چہرہ یکلخت مسرت سے چمک اٹھا۔

"ویری گڈ ۔ جیمز تم نے واقعی بے حد ذہانت سے بھرپور جواب دیا ہے ۔ ویری گڈ ۔ اب یہ کام پہلے کی طرح تم نے کرانا ہے "۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم ۔ میں سیکشن سمیت علیحدہ رہوں گا اور

آپ علیحدہ"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ مگر تمہارا مجھ سے اس وقت تک کوئی رابطہ نہیں ہو گا جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے کیونکہ میں اس عمران کی نگرانی کروں گی"...... ماریا نے کہا۔

"اوکے میڈم"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور عمران اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب ۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت بڑا ظلم ہوا ہے پاکیشیا کے ساتھ اور ہم بے خبر رہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سرداور کے لہجے میں عجیب سی طمانیت اور تشکر سا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ کون سا فارمولا غائب ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے ورنہ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا"...... سرداور نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران بیٹے۔ سرا سمکس ریز کا اصل فارمولا غائب نہیں ہوا۔ وہاں سپیشل سیف میں اس کے دو فارمولے تھے۔ ایک تو وہ جس میں ابتدائی تھیوری تھی جبکہ دوسرا وہ جو فائنل تھا۔ البتہ ابتدائی فارمولا غائب ہے اور اس ابتدائی فارمولے سے سرا سمکس ریز تیار کرنے کے لئے انہیں کم از کم چار پانچ سال لگ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے تیار ہی نہ کر سکیں۔ البتہ اگر فائنل فارمولا ان کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ اسے چند ہفتوں میں ہی تیار کر سکتے تھے۔ ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ اس ابتدائی فارمولے میں اس جزیرے کا ذکر موجود ہے جہاں سے یہ سرا سمکس ریز پاکیشیا کے گرد پھیلائی گئی ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ اس مرکز کے خلاف بھی کام کر سکتے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جو فارمولا ان کے ہاتھ لگا ہے اسے تیار کرنے میں انہیں کئی سال لگ سکتے ہیں اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس مرکز کو تباہ کر کے اس حصار کو بریک کرنے کی کوشش کریں تاکہ وہ پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں"...... سرداور نے

کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ نے انتہائی اہم بات سوچی ہے۔ کیا اس ابتدائی فارمولے میں اس مرکز کی جو تفصیل ہے موجودہ مرکز وہیں پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے وہاں مرکز بنایا گیا تھا لیکن جب وہاں ابتدائی تجربات کئے گئے تو وہاں سے پاکیشیا کے گرد حصار مکمل نہ ہو سکا اس لئے اس جگہ کو تبدیل کر دیا گیا اور اب یہ مرکز وہاں ٹارکم جزیرے پر نہیں ہے۔ البتہ وہ عمارت جو اس مرکز کے لئے بنائی گئی تھی وہ وہاں موجود ہے اور اسے آرمی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں آرمی کا ورلڈ نشریاتی رابطہ سنٹر ہے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اصل مرکز کہاں ہے اور اس کی حفاظت کا انتظام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اصل مرکز شمال مغرب میں واقع جزیرے کاشو میں ہے لیکن ان ریز کا نشریاتی ٹاور کاشو میں نہیں ہے بلکہ کاشو کے قریب ایک چھوٹا سا ویران ٹاپو ہے جہاں کوئی نہیں رہتا اس ٹاپو پر وہ نشریاتی ٹاور ہے۔ لیکن اس ٹاور کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ کوئی اسے چیک نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ ایک اونچے مصنوعی درخت کی شکل میں ہے جو ہر لحاظ سے اصل دکھائی دیتا ہے۔ اس مصنوعی درخت کی شاخوں اور تنے میں ان ریز کو نشر کرنے کے تمام انتظامات مکمل کئے گئے ہیں"...... سرداور نے کہا تو عمران کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"واقعی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بہرحال اب آپ اصل فارمولا چیف کو بھجوا دیں تاکہ اسے محفوظ رکھا جا سکے ورنہ جو لوگ پہلے ابتدائی فارمولا لے اڑے ہیں وہ دوبارہ بھی کوشش کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس بار اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی تہہ خاصی کم ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا سلسلہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ لیکن اب وہ ابتدائی فارمولا بھی تو واپس حاصل کرنا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی تک جو معلومات سامنے آئی ہیں ان سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ فارمولا قبرص کی سرکاری ایجنسی نے حاصل کیا ہے۔ جبکہ پہلے میرا خیال تھا کہ یہ کام کافرستانی ایجنسی کا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مگر عمران صاحب۔ قبرص اس فارمولے کا کیا کرے گا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام یقیناً اسرائیل کا ہو گا لیکن اس نے استعمال قبرص کو کیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو وہ ابتدائی فارمولا فوراً واپس حاصل کرنا چاہیے۔ اسرائیلی سائنس دان تو اس پر دن رات کام کر کے اسے جلد از جلد تیار کرنے کی کوشش کریں گے اور اسرائیل کے پاس انتہائی ماہر سائنس دان موجود ہیں جن کے لیے اس فارمولا کو تیار کرنا مشکل کام نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہو کہ فارمولا اب کہاں پہنچ چکا ہے۔ تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر کافی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے انکوائری سے پاکیشیا سے قبرص اور اس کے ساتھ ہی قبرص کے دارالحکومت کاشیا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مارشل سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔ مارشل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے میں نے آپ کو پہچان لیا ہے ورنہ آپ کا نام تو میرے ذہن سے ہی اتر گیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اس لئے کہ اس سے پہلے کبھی قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی سے کوئی تعلق ہی پیدا نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ تو اب کوئی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ مگر وہ کیسے ۔ قبرص کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... مارشل نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تعلق تو تم نے معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ تفصیلات کیا ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"قبرص میں ایک آدمی جس کا نام جیمز ہے اور اس کا تعلق قبرص کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ قبرص میں ماریا کلب کا مینجر ہے اور اس آدمی نے پاکیشیا سے ایک انتہائی اہم فارمولا چوری کیا ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کام کس سرکاری ایجنسی کا ہے اور فارمولا اس وقت کہاں ہے۔ اس کام کا معاوضہ

تمہیں منہ مانگا ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اتنا تو مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ جیمز کا تعلق سرکاری ایجنسی سوزانو سے ہے اور سوزانو کا ایک سیکشن ہے جس کی انچارج ماریا ہے اور جیمز اس ماریا سیکشن کا نمبر ٹو ہے۔ اس سیکشن کا سارا کام جیمز ہی کرتا ہے جبکہ ماریا صرف پلاننگ کرتی ہے ۔ ویسے ماریا اور جیمز دونوں بے حد ذہین اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ۔ سوزانو کا یہ سیکشن آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ۔ لیکن ان کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا تک رہا ہے ۔ پہلی بار آپ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے پاکیشیا میں کام کیا ہے"...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے ۔ لیکن مجھے اس فارمولے کو فوری حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ ایک لاکھ ڈالر بھجوا دیں ۔ میرا بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیلات نوٹ کر لیں ۔ دو گھنٹے بعد آپ تفصیل معلوم کر سکتے ہیں"...... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک کا نام اور بینک اکاؤنٹ کے بارے میں بتا دیا۔

"اوکے ۔ معاوضہ پہنچ جائے گا لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں" ۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب ۔ میں سمجھتا ہوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس کا نیٹ ورک اسرائیل میں بھی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسرائیل میں اس کا خاصا بڑا نیٹ ورک ہے اور یہ خصوصی طور پر وہاں لیبارٹریز کے سلسلہ میں ہی کام کرتا ہے۔ تم اسے فوراً رقم بھجوا دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دو گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مارشل سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارشل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ رقم پہنچ گئی ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔ بے حد شکریہ"...... مارشل نے کہا۔

"ہمارا کام کس حد تک مکمل ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ماریا سیکشن نے واقعی پاکیشیا میں کام کیا ہے۔

ماریا اور اس کا پورا سیکشن ایک ہفتہ پاکیشیا میں رہا اور فارمولا انہوں نے سوزانو کے چیف وکٹر ہارٹر کو دیا۔ وکٹر ہارٹر نے یہ فارمولا قبرص کے چیف سیکرٹری کو پہنچایا اور چیف سیکرٹری کے آفس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ فارمولا اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں اسرائیل کے پریذیڈنٹ کو پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق فارمولا سپیشل ڈیفنس سیکورٹی ہاروڈ کے ذریعے اسرائیل کی ایک سپیشل لیبارٹری جو تھیونا میں واقع ہے وہاں پہنچایا گیا ہے"...... مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو مارشل۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ اب اس لیبارٹری کے متعلق تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے۔ اس بات کا علم بھی اس لئے ہوا کہ سپیشل ڈیفنس سیکرٹری پریذیڈنٹ ہاؤس سے سرکاری ہیلی کاپٹر پر براہ راست تھیونا گئے اور وہاں ملٹری ایئرپورٹ پر ہیلی کاپٹر اتر گیا جہاں سے وہ ایک عام سی کار میں بیٹھ کر چلے گئے اور پھر ان کی واپسی آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ انہوں نے اسرائیلی پریذیڈنٹ کو جو رپورٹ دی اس میں صرف اتنا کہا گیا کہ فارمولا ڈاکٹر کراؤن کو پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ سارا کام چونکہ سپیشل ڈیفنس سیکرٹری نے اپنے طور پر کیا ہے اس لئے مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ البتہ ایک اور بات کا علم ہوا ہے"...... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک

پڑا۔

"وہ کیا"...... عمران نے کہا۔

"ماریا سیکشن دوبارہ پاکیشیا میں کام کرنے جا رہا ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں"...... مارشل نے کہا۔

"کیسا کام"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں بھی معلومات مل سکتی ہیں مگر"...... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ بے فکر رہو اس کام کا معاوضہ بھی تمہیں پہلے جتنا ہی ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ عمران صاحب۔ دراصل مجھے یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے بھاری رقم ادا کرنا پڑی ہے"...... مارشل نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ مگر تم تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پاکیشیا سے جو فارمولا حاصل کیا گیا ہے اس پر کام کرنے میں انہیں طویل عرصہ لگ جائے گا اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ پاکیشیا میں کسی ریز کا حصار ہے اس لئے اس کے مرکز کو ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے تاکہ اسرائیل اس سے فائدہ اٹھا سکے اور یہ کام بھی ماریا سیکشن نے مکمل کرنا ہے"...... مارشل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جیمز کا حلیہ، قد و قامت اور اس ماریا کے بارے میں تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ بہرحال میں ان کے متعلق تفصیل بتا دیتا ہوں"...... مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو تم مجھے اطلاع دے سکو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ کیونکہ میرے پاس نگرانی کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ میں صرف معلومات حاصل کرتا ہوں"...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بے فکر رہو مزید رقم تمہیں پہنچ جائے گی"...... عمران نے کہا اور پھر او کے کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مارشل نے انتہائی کم وقت میں اہم معلومات فراہم کی ہیں لہذا اسے مزید رقم بھجوا دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا۔

"ہم نے فارمولا بھی حاصل کرنا ہے اور یہاں اس ماریا سیکشن کے خلاف بھی کام کرنا ہے۔ یہ لوگ یقیناً یہاں سراسمکس ریز کے حصار کو بریک کرنے کے مشن پر آ رہے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں زیادہ اہم کام اس فارمولے کی واپسی ہے"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

"دونوں کام بہت ضروری ہیں کیونکہ اگر فارمولا اسرائیل کے پاس رہا تب بھی پاکیشیا شدید خطرے میں رہے گا اور اگر یہاں سراسمکس ریز کے حصار کو بریک کیا گیا تو اسرائیل اور کافرستان ایک لمحہ توقف کئے بغیر پاکیشیا پر ایٹمی حملہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا کی سربراہی میں ایک ٹیم اسرائیل بھجوا دوں اور خود یہاں رہ کر کام کروں۔ لیکن اسرائیل میں کام کرنا انتہائی مشکل ہے کیونکہ معمولی سی غلطی سے بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اگر مجھے اجازت دیں تو میں اکیلا جا کر وہاں مشن پر کام کر لیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ اکیلے کا کام نہیں کیونکہ اسرائیل کے صدر کو بخوبی علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے حصول کے لئے کسی بھی وقت اسرائیل پہنچ سکتی ہے اس لئے نہ صرف اس لیبارٹری کی انتہائی سخت حفاظت ہو رہی ہو گی بلکہ ہمارے لئے بھی اسرائیل میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ کو خود وہاں جانا چاہئے۔ آپ بے فکر رہیں یہاں ہم اس ماریا سیکشن کو سنبھال لیں

گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسرائیل میں ایک اہم اور فوری مشن درپیش ہے جبکہ قرص کی ایک ایجنسی یہاں پاکیشیا میں بھی ایک اہم مشن کے لئے کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کی سربراہی میں ایک ٹیم اسرائیل بھیجی جائے جس میں صالحہ، صدیقی، نعمانی، خاور اور چوہان شامل ہوں گے جبکہ تم یہاں پاکیشیا میں رہ کر سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان کی سربراہی کرو گی"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے باس"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم ممبران کو اطلاع کر دو۔ عمران کسی بھی وقت ان سے رابطہ کر لے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو اس بار ساری ٹیم ہی تبدیل کر دی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں مشن فارمولے سے زیادہ اہم ہے۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ

پہلے یہاں کا مشن مکمل کر لوں پھر اسرائیل جاؤں لیکن یہ لوگ نجانے کب یہاں پہنچیں اس لئے مجھے ہی اسرائیل جانا پڑ رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ زیادہ بہتر رہے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو یہاں اس لئے تو چھوڑ رہا ہوں کہ یہ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے صفدر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"جولیا نے تمہیں نئے مشن کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ابھی ان کا فون آیا تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میں نے تم چاروں کو یہاں رکھنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ اسرائیل سے زیادہ اہم مشن یہاں کا ہے اور مجھے تم چاروں پر مکمل اعتماد ہے کہ تم لوگ زیادہ آسانی سے معاملات کو سنبھال لو گے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے باس کہ آپ ہم پر ایسا اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن باس مشن کیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مشن کے بارے میں عمران تمہیں بریف کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے بتا دینا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر میں صفدر کو بتا دیتا تو جولیا کے دل میں خواہ مخواہ کھٹک پیدا ہو جاتی کہ اسے صفدر کے مقابلے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی انتہائی باریک باتوں کا بھی خیال رکھتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بحیثیت ایکسٹو مجھے ہر بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے یہ اور بات ہے کہ بحیثیت علی عمران مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ میں دوسروں کے جذبات و احساسات کا سرے سے خیال ہی نہیں رکھتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بحیثیت ایکسٹو تو آپ پر یہ الزام زیادہ سختی سے لگایا جاتا ہے کہ ایکسٹو سرے سے جذبات و احساسات سے ماورا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے دونوں ٹیموں کو مشن کے سلسلے میں آگاہ کر دیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر آگاہ کر دیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم اپنی ٹیم کو فلیٹ پر کال کر لو میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں تاکہ وہ تمہیں اس انتہائی اہم مشن کی تفصیلات سے آگاہ کر دے"۔ عمران نے کہا۔

"اور دوسری ٹیم کا کیا ہو گا باس"...... جولیا نے کہا۔

"اسے عمران خود ڈیل کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں لائبریری سے پہلے یہ تو معلوم کر لوں کہ تھیونا نام کا علاقہ اسرائیل کے کس حصے میں ہے کیونکہ یہ نام پہلی بار سامنے آیا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ماریا اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بیٹھی ایک فائل پر کام کر رہی تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماریا بول رہی ہوں"...... ماریا نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس کوئی خاص بات"...... ماریا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم آپ کے سیکشن کے بارے میں پاکیشیا سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے سیکشن کے بارے میں معلومات۔ کیا مطلب"۔ ماریا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جیمز کے بارے میں پوچھا گیا اور پھر آپ کے بارے میں اطلاعات مہیا کی گئی ہیں "...... ہنری نے کہا۔

" کیا تفصیلات ہیں "...... ماریا نے کہا۔

" میڈم آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا یہ بزنس ہے "...... ہنری نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا "...... ماریا نے کہا۔

" تھینک یو میڈم "...... ہنری نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سے علی عمران نام کے آدمی کی کال آنے اور اسے مہیا کی جانے والی معلومات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" یہ معلومات کس نے مہیا کی ہیں "...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سوری میڈم یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے۔ البتہ آپ جانتی ہیں کہ ہم حتمی بات کرتے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو اس گفتگو کا ٹیپ بھی آپ کو مہیا کیا جا سکتا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ٹیپ بھجوا دو۔ معاوضہ بھی تمہارا آدمی لے جائے گا "...... ماریا نے کہا۔

" اوکے میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمام معاملات اوپن ہو گئے ہیں۔ ویری بیڈ اب تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے مقابلے کے لئے تیار ہو گی "...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

" جیمز بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

" میرے آفس میں آؤ جیمز فوراً "...... ماریا نے کہا۔

" یس میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس میڈم "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہنری کا آدمی ایک ٹیپ لے کر آ رہا ہے اس سے ٹیپ لے لینا اور اس کا مقرر کردہ معاوضہ اسے ادا کر دینا۔ پھر یہ ٹیپ اور ٹیپ ریکارڈر میرے آفس میں بھجوا دینا "...... ماریا نے کہا۔

" یس میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جیمز اندر داخل ہوا۔

" بیٹھو جیمز "...... ماریا نے کہا اور جیمز خاموشی سے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

" پاکیشیا کے لئے تیاری مکمل کر لی گئی ہے یا نہیں "...... ماریا نے پوچھا۔

"لیں میڈم کاغذات کے تین سیٹ تیار کر لئے گئے ہیں اور وہاں ایک رئیل اسٹیٹ کے ذریعے دو مختلف کالونیوں میں دو کوٹھیاں بھی لے لی گئی ہیں۔ جہاں کاروں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا تمام سامان موجود ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اس جزیرے کے بارے میں کیا کیا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم میرا خیال ہے کہ چیف نے جس مادام روزی کے بارے میں ٹپ دی تھی اس کے ذریعے اپنے مطلب کے آدمی سے رابطہ کیا جائے"...... جیمز نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ماریا کوئی جواب دیتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ اس نے ٹیپ ریکارڈر ماریا کے سامنے میز پر رکھا اور پھر جیب سے ایک ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دیا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"یہ کیا ہے میڈم"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ماریا نے اسے ہنری سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"میرے بارے میں پوچھ گچھ ہوئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو وہاں رابرٹ کے نام سے رہا ہوں"...... جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات ماسٹر کی وجہ سے سامنے آئی ہے۔ ماسٹر تمہیں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ اس نے تمہارے اصل نام اور کلب کے بارے میں اس پاکیشیائی عمران کو بتا دیا اور اس پاکیشیائی نے یہاں کاشیا میں کسی

سے معلومات حاصل کیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہنری کا کاروبار یہی ہے کہ وہ غیر ملکی فون اور ٹرانسمیٹر کالیں ٹیپ کراتا رہتا ہے اور اہم گفتگو وہ متعلقہ آدمی کو بھاری قیمت پر فروخت کرتا ہے اس لئے اس نے اس کال کو بھی ٹیپ کیا اور چونکہ اس میں میرے سیکشن کا ذکر موجود تھا اس لئے اس نے معاوضہ وصول کر کے یہ ٹیپ مجھے بھجوا دیا ہے تم اس ٹیپ کو ریکارڈر میں لگا کر اسے آن کرو تا کہ ہم خود فون پر ہونے والی تمام گفتگو سن سکیں اور اگر تم معلومات دینے والے کی آواز پہچان سکو تو اور بھی اچھا ہے"...... ماریا نے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر ریکارڈر میں ٹیپ لگایا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ بیٹری سے چلنے والے ریکارڈر سے پہلے سرر سرر کی آواز سنائی دی پھر اچانک ایک مردانہ آواز ابھری۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بولنے والا کا لہجہ بے حد شگفتہ سا تھا اور پھر دوسری آواز سنائی دی اس کے بعد طویل گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا۔ ماریا اور جیمز دونوں خاموش بیٹھے رہے جب گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا تو جیمز نے ہاتھ بڑھا کر ریکارڈر آف کر دیا۔

"یہ معلومات مہیا کرنے والا آدمی کون ہے کیا تم اسے پہچان سکے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم ہنری بے حد کائیاں اور شاطر آدمی ہے اس نے اس ٹیپ کو باقاعدہ ایڈٹ کیا ہے اور نام وغیرہ نکال دیئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس نے مخصوص آلات کی مدد سے معلومات دینے والے کی

آواز اور لہجے میں بھی تبدیلی پیدا کر دی ہے تاکہ ہم پہچان کر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں ۔ کیونکہ اس طرح ان کا بزنس ختم ہو سکتا ہے "...... جیمز نے جواب دیا۔

"چلو اسے چھوڑو ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس ٹیپ کو سننے کے بعد تمہیں اپنا منصوبہ تبدیل کرنا پڑے گا"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم اسرائیل میں جو ہوتا رہے گا ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور اس گفتگو سے یہ بات بہرحال طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اب اس فارمولے کے حصول کے لئے اسرائیل کا رخ کریں گے ۔ اس لئے اسرائیلی جانیں اور ان کا کام ۔ باقی رہا ہمارا مشن تو ہم نے اس انداز میں مشن مکمل نہیں کرنا جس انداز میں دوسرے ایجنٹ کرتے ہیں ہم نے تو اطمینان سے ایک آدمی کا سراغ لگانا ہے جو اس مرکز میں کام کرتا ہے پھر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ ان زیز کا نشریاتی ٹاور کہاں ہے اس کے بعد ہم نے اس ٹاور کو میزائل سے اڑا دینا ہے اور بس ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی اور کیا کرے گا"...... جیمز نے کہا۔

"گڈ پلاننگ جیمز ۔ تمہاری بات نے واقعی میرے تمام خدشات ختم کر دیئے ہیں تم بے فکر ہو کر کام کرو میں تمہارے کام میں مداخلت نہیں کروں گی"...... ماریا نے کہا۔

"شکریہ میڈم ۔ لیکن اگر آپ ساتھ جانا ضروری سمجھتی ہیں تو پھر

آپ کا اور میرا رابطہ تو رہنا چاہئے"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں تم خود یہ مشن مکمل کرنا۔ جب کہ میں عمران کے خاتمے کا مشن مکمل کروں گی میں اس سے دوستی کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ لازماً مجھ پر شک کرے گا اور میرے بارے میں انکوائری بھی کرائے گا۔ اگر تمہارا اور میرا رابطہ اس کے سامنے آگیا تو پھر معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم اس ٹیپ کو سننے کے بعد میرے خیال کے مطابق عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اسرائیل چلا جائے گا اور یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ وہاں ہمارے ساتھ ٹکرانے کے لئے موجود ہو گا اس لئے اگر عمران وہاں موجود ہی نہ ہوا تو پھر آپ کیا کریں گی"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر تو ہمیں وہاں پہنچنے سے پہلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم وہاں جا کر معلومات مل جائیں گی یہاں سے معلومات حاصل کی گئیں تو جس طرح گفتگو کا ٹیپ ہم تک پہنچا ہے اس طرح پاکیشیا میں عمران کے پاس بھی پہنچ سکتا ہے آپ ہم سے علیحدہ جائیں اور علیحدہ رہیں میرے پاس آپ کی فریکونسی موجود ہے میں ضرورت پڑنے پر آپ سے خود ہی رابطہ کر لوں گا اور اگر آپ کو کوئی ایرجنسی ہوئی تو آپ بھی میری ذاتی فریکونسی پر مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں"۔

جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ طے ہو گیا کہ بہرحال یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"یس میڈم۔ اب مجھے اجازت گڈ بائی"...... جیمز نے کہا اور اٹھ کر وہ واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار رہائشی پلازہ کی کار پارکنگ میں لے جا کر روکی تو اس کے چہرے پر یکلخت یہ دیکھ کر مسکراہٹ ابھر آئی کہ پارکنگ میں جولیا کی کار کے ساتھ ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کی کاریں بھی موجود تھیں اس کا مطلب تھا کہ جولیا نے ان تینوں کو اپنے فلیٹ پر کال کر لیا ہے گو عمران نے اپنی آمد کے بارے میں جولیا کو فون نہیں کیا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ چونکہ اس نے بطور ایکسٹو اس بار جولیا صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر کو اسرائیل اپنے ساتھ لے جانے کی بجائے صالحہ اور فور سٹارز کو لے جانے کی بات کی ہے اس لئے لامحالہ جولیا اور اس کے ساتھ بیرون ملک جانے والوں کو یقیناً اس تبدیلی سے تشویش ہوئی ہو گی اور وہ اس لئے جولیا کے فلیٹ پر اکٹھے ہوئے ہوں گے۔

عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" کوچہ عشق میں سر کے بل چل کر آنے والے علی عمرن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کے سوا بھلا اور کون ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صفدر موجود تھا۔

" آیئے عمران صاحب ہم آپ کے ہی منتظر تھے "...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع وخضوع سے کہا۔

" وعلیکم اسلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ بند کر دیا۔

" تم میرا یہاں کیوں انتظار کر رہے ہو۔ یہاں تو میں اس وقت آتا ہوں جب دل بیمار کو کسی کروٹ قرار نہیں آتا۔ جب رات کو کروٹیں بدل بدل کر میں اپنے آپ کو سلگتے ہوئے کوئلوں پر پکتا ہوا سیخ کباب محسوس کرنا شروع کر دیتا ہوں جب میرے اندر کی دنیا تلپٹ ہونے لگتی ہے تو میں سکون کی تلاش میں یہاں آجاتا ہوں اور

واقعی یہاں آکر مجھے ایسا سکون ملتا ہے جیسے تپتی ہوئی دھوپ میں آدمی کو کسی گھنے درخت کا سایہ میسر آجائے "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی لیکن ساتھ ساتھ وہ چل بھی رہا تھا۔

" یہ کیا کہہ رہے ہو تم "...... بڑے کمرے میں اس کے پہنچتے ہی سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں صفدر کو عشق کی کوچہ گردی کے رازہائے پوشیدہ سے آگاہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ یہ تو ابھی تازہ وارد کوئے عشق ہے جب کہ بابدولت کی تو عمر گزری ہے اس دشت کی سیاحی میں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بس یہی بکواس کرنا آتی ہے تمہیں "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چلو شکر کرو کہ کچھ نہ کچھ کرنا آتا ہی ہے۔ تنویر کو دیکھو جسے سرے سے کچھ بھی نہیں آتا بس منہ میں گھنگھیاں ڈالے خاموش بیٹھا رہتا ہے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں تمہاری طرح بکواس نہیں کرتا "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میری طرح نہیں کرتے تو اپنی طرح کرتے ہو گے "۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو" ...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس" ...... جولیا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"عمران یہاں موجود ہے تو رسیور اسے دو" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کوچۂ عشق کا راہی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"رانا ہاؤس جوزف سے بات کر لو۔ وہاں تمہارے لئے قبرص سے کوئی خصوصی پیغام موجود ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریس تھا۔

"رانا ہاؤس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ تم نے چیف کو فون کیا ہے۔ کیا ہوا ہے" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ قبرص سے ایک آدمی مارشل کی کال آئی ہے اس نے کہا ہے کہ اس نے آپ کو ایک مشن کے سلسلے میں انتہائی اہم باتیں بتانی ہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ رانا ہاؤس کا نمبر اسے آپ

نے خود دیا تھا اس لئے میں نے پہلے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن آپ وہاں سے جا چکے تھے اس لئے مجبوراً میں نے چیف کو فون کر کے ان سے درخواست کی" ...... جوزف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں۔ لیکن آئندہ سلیمان کو ہی کہہ دیا کرو وہ مجھے تلاش کر لیا کرے۔ چیف کو مت کہا کرو۔ وہ کسی روز ناراض ہو گیا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ میں" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ آئندہ ایسا نہ ہو گا" ...... جوزف نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارشل گیم کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں مارشل سے بات کراؤ" ...... عمران نے کہا جبکہ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد مارشل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ کو ایک انتہائی اہم اطلاع دینی تھی۔ لیکن آپ کا کوئی فون نمبر میرے پاس نہ تھا میں نے پرانی ڈائریاں

تلاش کیں تو ایک ڈائری میں رانا ہاؤس کا نمبر تھا تو مجبوراً میں نے اس نمبر پر فون کیا"...... مارشل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا شکریہ مارشل کہ تم نے میرے لئے اتنی مشقت کی۔ مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ کی اور میری گفتگو کا ٹیپ ماریا سیکشن کو موصول ہو چکا ہے اور ہمارے درمیان ہونے والی تمام گفتگو انہوں نے سن لی ہے"...... مارشل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیسے ممکن ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہاں ایک فون ٹریسنگ ایجنسی ہے جس کا چیف ایک آدمی ہنری ہے وہ تمام فون گفتگو اور ٹرانسمیٹر گفتگو کیچ کر کے سنتے ہیں اور پھر ضروری باتیں ٹیپ کر کے ہنری متعلقہ افراد کو فروخت کرتا ہے اس ایجنسی سے بچنے کے لئے سب نے یہاں ایسے فون سیٹ رکھے ہوئے ہیں جن پر ہونے والی گفتگو سمجھ نہیں آ سکتی۔ میرا فون بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس فونک ایجنسی نے ایسے فون کے لئے ایک خصوصی آلہ ایکریمیا سے منگوا کر نصب کیا ہے جس کا علم مجھے نہیں تھا اس طرح ہماری گفتگو ٹیپ ہو گئی چونکہ اس میں ماریا سیکشن اور جیمز کے نام موجود تھے اس لئے ہنری نے یہ ٹیپ ماریا کو بھاری قیمت پر فروخت کر دیا۔ ماریا سیکشن میں بھی میرا ایک آدمی موجود ہے اس نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تو میں بے حد پریشان ہوا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ کو یہ بات بتا دوں اور

آپ سے معذرت بھی کر لوں اگر آپ کہیں تو جو معاوضہ میں نے وصول کیا ہے وہ بھی میں واپس بھجوانے کے لئے تیار ہوں کیونکہ یہ غلطی میری تھی"...... مارشل نے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ارے نہیں۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ تم نے تو مجھے اطلاع دینے کے لئے جس قدر تگ و دو کی ہے اس کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں لیکن کیا یہ فونک ایجنسی بند نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اس کا یہ بزنس ہے جس طرح میرا بزنس ہے۔ ویسے اس آدمی میں یہ خوبی ہے کہ وہ مقامی آدمی کا نام بھی فونک گفتگو میں سے نکال دیتا ہے اور ایسی تبدیلی کر دیتا ہے کہ بولنے والے کا لہجہ اور آواز کی شناخت بدل جاتی ہے اس لئے ماریا سیکشن کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس گفتگو میں ایک آواز میری تھی۔ چونکہ میرے آدمی نے پہلے ہی اس سلسلے میں کام کیا ہوا ہے اس لئے جب یہ ٹیپ اس کے ہاتھ لگا تو وہ ساری بات سمجھ گیا اور اس نے مجھے فون کر کے تفصیل بتا دی"...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس سلسلے میں مزید کام کر سکتے ہو تو اتنا معلوم کرو کہ ماریا سیکشن کب پاکیشیا آ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ماریا سیکشن نے کل صبح آٹھ بجے کی فلائٹ سے پاکیشیا کے لئے سیٹس بک کروائی ہیں"...... مارشل نے کہا تو

عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اگر تمہیں اس بارے میں معلوم ہے تو پھر آنے والوں کے بارے میں بھی علم ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں مگر"۔ مارشل نے کہا اور پھر وہ بات کرتے کرتے رک گیا۔

"تم بے فکر رہو۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا"۔ عمران نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"تو آپ مجھے دو گھنٹے بعد فون کریں میں ایئر پورٹ سے تفصیل حاصل کر کے آپ کو بتا دوں گا"..... مارشل نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون سا کیس ہے"..... جولیا نے کہا۔

"پاکیشیا کی سلامتی اور اس ملک کے کروڑوں افراد کی زندگیاں داؤ پر لگائی جا رہی ہیں"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔

"عمران صاحب پلیز تفصیل بتا دیں"..... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں تفصیل بتانے تو آیا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم سب یہاں پہلے سے موجود ہو ورنہ مجھے فون کر کے تم سب کو بھی بتانا پڑتا۔ بہرحال مختصر بات یہ ہے کہ ایک خصوصی ریز جسے سپر ایمکسن ریز کہا جاتا ہے کا انتہائی خفیہ حصار پاکیشیا کے گرد قائم کیا گیا ہے جسے کوئی بھی ایٹمی میزائل کسی صورت بھی کراس نہیں کر سکتا۔ یہ ریز خالصتاً

پاکیشیائی سائنس دانوں کی ایجاد ہے اور کسی کو ان ریز کے بارے میں علم نہیں تھا اور نہ کسی کے پاس اس کا کوئی توڑ تھا لیکن پھر نجانے کس طرح اسرائیل کو اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ اس نے خود سامنے آنے کی بجائے قبرص کی ایک سرکاری ایجنسی سوزانو کو آگے کر دیا اور حقیقت یہ ہے کہ سوزانو کے ماریا سیکشن نے واقعی انتہائی خوبصورت اور فنکارانہ انداز میں یہ مشن مکمل کیا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس ماریا سیکشن کے جیمز کے ہاتھ چوم لوں"..... عمران نے کہا۔

"کیا مشن مکمل کیا ہے انہوں نے"..... صفدر نے کہا۔

"انہیں سپر ایمکسن ریز کا فارمولا چاہئے تھا لیکن انہیں تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ فارمولا کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے۔ چنانچہ اس جیمز نے ایک حیرت انگیز کھیل کھیلا۔ سر سلطان کا ایک دور کا رشتہ دار ہے جس کا نام عبدالرشید زخمی ہے۔ اس عبدالرشید زخمی کو انہوں نے پکڑ لیا اور پھر اس زخمی کو ایسا ڈکٹا فون دے دیا جو شفاف ہے۔ اسے جس چیز پر لگا دیا جائے وہ اسی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اس عبدالرشید زخمی کو انہوں نے بتایا کہ پاکیشیا کے خلاف انتہائی گہری سازش ہو رہی ہے۔ اس سازش سے پاکیشیا کو بچانا چاہئے اور چونکہ وہ سر سلطان کا رشتہ دار ہے اور سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی سربراہ ہیں اس لئے انہوں نے عبدالرشید زخمی کو اس حد تک ذہنی طور پر خوفزدہ کر دیا کہ وہ انتہائی حب الوطنی کی بنا پر

سر سلطان کو کال کرنے پر مجبور ہو گیا۔ سر سلطان نے جب گہری سازش کی بات سنی اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ عبدالرشید زخمی کو اگر انہوں نے ملاقات کا وقت دے دیا تو پھر اس سے جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی اس لئے اپنی مصروفیات کی وجہ سے سر سلطان نے عبدالرشید زخمی کو میرا فون نمبر۔ میرا نام اور فلیٹ کا پتہ بتا کر مجھ سے ملنے کے لئے کہا۔ عبدالرشید زخمی میرے فلیٹ پر آ گیا۔ جیمز نے اسے وہ ڈکٹا فون دے دیا تھا وہ اس نے صوفے پر لگا دیا وہ چونکہ نظر ہی نہ آسکتا تھا اور پھر عبدالرشید زخمی اس قدر سادہ لوح دکھائی دیتا تھا کہ اس سے یہ توقع ہی نہ کی جا سکتی تھی۔ اس عبدالرشید زخمی نے سراسمکس ریز کے حصار اور اس کے خلاف ہونے والی گہری سازش کے بارے میں بھی بتا دیا۔ ظاہر ہے میں نے اسے اس کی خام خیالی سمجھا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے اپنے طور پر سر سلطان کو فون کیا تو سر سلطان نے بتایا کہ عبدالرشید زخمی ان کا دور کا رشتہ دار ہے اور چونکہ ان کے پاس ضروری میٹنگ کی وجہ سے وقت نہیں تھا اس لئے انہوں نے اسے میرے پاس بھجوا دیا تھا۔ میں نے مذاق کی نیت سے سرداور کو فون کیا اور سراسمکس ریز کی بات کی تو پہلی بار میں چونک کر اچھل ہی پڑا کہ واقعی سراسمکس ریز کا حصار پاکیشیا کے گرد موجود ہے اور سرداور نے بتایا کہ اس کا فارمولا ان کی تحویل میں ہے اور اسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ اس وقت مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ گفتگو سپر ڈکٹا فون سے جو عبدالرشید زخمی یہاں

میرے فلیٹ پر چھوڑ گیا تھا جیمز بھی سن رہا ہے۔ اس گیم سے جیمز کو یہ معلوم ہو گیا کہ فارمولا سرداور کی تحویل میں ہے۔ اب انہوں نے اس ڈرامے کا دوسرا سین کھیلا۔ سرداور کی معذور بہن نواحی قصبے میں اپنے ملازموں کے ساتھ رہتی ہے۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں نے سرداور کی بہن کا گلا دبا کر اسے ہلاک کر دیا اور اس کے ایک ملازم سے سرداور کو فون کر کے ان کی بہن کی وفات کی اطلاع دی۔ سرداور اچانک اطلاع ملنے پر فوراً اپنی بہن کی رہائش گاہ پہنچے۔ جہاں جیمز اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سرداور کو کار سمیت اغوا کر لیا گیا اور پھر اپنے کسی پوائنٹ پر لے جا کر ان کے ذہن کو مشینوں سے کنٹرول کیا اور اس کنٹرول کے تحت سرداور واپس لیبارٹری گئے اور فارمولا لے کر واپس آگئے اور یہ فارمولا جیمز کو مل گیا۔ جیمز نے یہ فارمولا حاصل کرنے کے بعد سرداور کو ہلاک نہیں کیا بلکہ ان کے ذہن کو واش کر دیا اور انہیں ان کی بہن کی کوٹھی میں چھوڑ دیا گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت اور دلچسپی کے ایسے تاثرات تھے جیسے وہ چھوٹے بچے ہوں اور اپنے کسی بڑے سے بیٹھے انتہائی دلچسپ کہانی سن رہے ہوں۔

"عمران صاحب یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہوئی آپ کو"۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے عبدالرشید زخمی کو ٹریس کیا گیا۔ اس نے جو کچھ بتایا اس

سے ایک آدمی لاکھو سامنے آیا۔ لاکھو کو پکڑا گیا تو اس نے ماسٹر کی نشاندہی کی۔ چنانچہ ماسٹر سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ٹائیگر کو بھیجا گیا اور میں سرداور کے پاس گیا ان کی بہن کی تعزیت کرنے تو وہاں سرداور نے مجھے یہ بتایا کہ ان کی بہن کو گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے اور انہیں ان کی کار میں جب وہ یہاں آئے تو انہیں بے ہوش کر دیا گیا تھا پھر جب انہیں ہوش آیا تو وہ اپنی بہن کے گھر کے اندر اپنی کار میں تھے اور عبدالرشید زخمی ہے اور ڈکٹافون کا علم ہو چکا تھا اور اسے چیک کر لیا گیا تھا اس لئے میں نے سرداور کو کہا کہ وہ جا کر اس فارمولے کو چیک کریں۔ ٹائیگر کی طرف سے کوئی جواب نہ مل رہا تھا اس لئے میں اس کے پیچھے ماسٹر سن لائٹ کلب گیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ ٹائیگر کو گولیاں مار کر اپنی طرف سے ہلاک کر کے پھینک دیا گیا ہے اور پولیس اسے سٹی ہسپتال لے گئی ہے تو میں وہاں گیا۔ ٹائیگر زندہ تو تھا لیکن اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ چنانچہ میں نے چیف سے بات کی اور چیف کی ہدایت پر میں نے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے ٹائیگر کا علاج کرنے کا حکم دیا اور پھر ٹائیگر کو وہاں سے سپیشل ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں جب اس کی حالت سنبھل گئی تو میں نے سرداور سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ سرا سمکس ریز کا فارمولا غائب ہے۔ میں دوبارہ سن لائٹ کلب گیا اور پھر ماسٹر سے معلوم ہوا کہ یہ ساری کارروائی جیمز کی ہے اور جیمز قبرص کی ایک سرکاری ایجنسی میں کام کرتا ہے جس پر میں نے ماسٹر

کو ہلاک کر دیا اور پھر قبرص میں مارشل سے معلومات حاصل کیں تو مارشل نے بتایا کہ یہ کام سوزانو نامی سرکاری ایجنسی کے مارنیا سیکشن کا ہے۔ پھر اس نے ہی بتایا کہ وہ دوبارہ پاکیشیا میں کام کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں کیونکہ یہاں ایک جزیرے مارکم میں سرا سمکس ریز کا مرکز ہے اور وہ اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں جس سے فائدہ اٹھا کر اسرائیل یا کافرستان پاکیشیا پر آسانی سے ایٹمی حملہ کر سکتے ہیں۔ اب چونکہ دو مشن سامنے آ گئے ہیں۔ ایک تو اس فارمولے کو واپس لے کر آنا ہے جو اب اسرائیل پہنچ چکا ہے اور دوسرا یہاں سوزانو کے مارنیا سیکشن سے بھی نمٹنا ہے اس لئے چیف نے سیکرٹ سروس کے انتہائی ذمہ دار، ذہین اور فعال گروپ کو یہاں مارنیا سیکشن کے خلاف کام کرنے کا حکم دے دیا ہے اور مجھ جیسے کاہل اور کام چور گروپ کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرائیل جا کر وہ فارمولا واپس لے آئیں ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم سیکرٹ سروس کے ممبران کی توہین کرو۔ تم ہمارے درمیان رفت پیدا کرنا چاہتے ہو" ...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔ چیف نے آخر کچھ سوچ کر ہی تمہیں یہاں کے لئے منتخب کیا ہوگا حالانکہ میں نے چیف کی بڑی منت کی کہ مجھے یہاں رہنے دیا جائے مگر اس نے میری ایک نہ سنی" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم یہاں کیوں رکنا چاہتے تھے "...... یکلخت جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

"کمال ہے ۔ بتایا تو ہے کہ ماریا سیکشن یہاں آرہا ہے اور سنا ہے کہ ماریا بے حد حسین اور خوبصورت لڑکی ہے "...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم ۔ تم "...... جولیا نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر اس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا اور ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"عمران صاحب ۔ اب مارشل نے آپ سے فون پر جو بات کی ہے اس کے بعد تو یہاں ان کا خاتمہ انتہائی آسانی سے کیا جا سکتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

"بشرطیکہ مارشل کی میرے ساتھ ہونے والی گفتگو کا ٹیپ ایک بار پھر ماریا سیکشن کے پاس نہ پہنچ گیا تو "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب ۔ آپ کے آنے سے پہلے ہم اس بات پر بے حد پریشان تھے کہ چیف نے اسرائیل جیسے اہم مشن پر ہمارا انتخاب نہ کر کے کہیں ہمارے ساتھ کسی ناراضگی کا اظہار تو نہیں کیا ۔ لیکن اب جو تفصیل آپ نے بتائی ہے اس کے مطابق چیف کا انتخاب درست ہے ۔ یہاں کے معاملات انتہائی سنجیدہ حیثیت کے حامل ہیں ۔ لیکن آپ یہ بتائیں کہ جب فارمولا اسرائیل کو مل چکا ہے تو

اسے فوری طور پر اس مرکز کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے "۔ صفدر نے کہا۔

"اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا پر خصوصی نظرِ کرم ہے۔ سرامکس ریز کے دو فارمولے موجود تھے ۔ ایک ابتدائی فارمولا تھا اور دوسرا فائنل اور آخری اور سرداور بے خیالی میں ابتدائی فارمولا اٹھا کر لے گئے ۔ اس فارمولے سے سرامکس تیار کی جا سکتی ہیں اور ان کا توڑ بھی نکالا جا سکتا ہے لیکن اس میں چار پانچ سال لگ جائیں گے اس لئے اسرائیل نے سوچا ہو گا کہ پاکیشیا کی تباہی کے لئے اتنا انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے "...... عمران نے جواب دیا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"کیا اس مارشل کو معاوضہ تم خود دو گے "...... تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

"میں معاوضہ دوں گا ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ مجھ سے آغا سلیمان پاشا کی تنخواہ نہیں دی جا سکتی اور لاکھوں ڈالر معاوضہ میں دوں گا۔ یہ سارا کام تمہارا چیف کرتا ہے ۔ وہی معاوضہ دیتا ہے "...... عمران نے کہا۔

"لیکن مارشل کی بات تو تمہارے ساتھ ہوئی ہے اور تم نے چیف سے پوچھے بغیر حامی بھر لی ہے "...... تنویر نے کہا۔

"اب اتنا اعتماد تو چیف مجھ پر کر لیتا ہے کہ میں مارشل سے کمیشن وصول نہیں کروں گا "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار

ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہاں ماریا سیکشن کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ چیف سے کہہ کر اتنا کر دیں کہ وہ مجھے بھی آپ کے ساتھ اسرائیل بھجوا دے"..... صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اسرائیلی لڑکیاں صالحہ سے زیادہ خوبصورت ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم"..... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اسرائیل میں کام کرنے کا صحیح معنوں میں لطف آتا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"لیکن چیف نے یقیناً صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو اطلاع دے دی ہو گی۔ اب اگر انہیں روک دیا گیا تو پھر جولیا کو کہنا پڑے گا کہ یہ سیکرٹ سروس میں رفٹ پیدا کر رہا ہے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا عمران صاحب کہ انہیں روک دیا جائے۔ کیا پوری ٹیم مشن پر نہیں جا سکتی"..... صفدر نے کہا۔

"لیکن بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا"..... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"..... صفدر نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ چیف سے بات کون کرے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کریں گے اور کون کرے گا"..... صفدر نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ مارشل کے بارے میں رپورٹ دینی ہے آپ کو"..... عمران نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے مارشل سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضہ اسے پہنچ جائے گا۔ جو تفصیلات اس سے ملیں ان کی مدد سے ماریا گروپ کا خاتمہ کرا دو"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا خاتمہ کرنے سے سوزانو کی ایجنسی تو ختم نہیں ہو جائے گی جناب۔ ان کی جگہ دوسرا گروپ آ جائے گا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم انہیں ڈھیل دینا چاہتے ہو۔ کیوں"..... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"کم از کم ایک چیک تو مل جائے گا۔ کچھ تو آغا سلیمان پاشا کی

اشک شوئی ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے مارشل سے بات کرو پھر بات ہو گی"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر کافی وقت اسی طرح باتوں میں گزر گیا تو عمران نے ایک بار پھر مارشل کو کال کیا۔

"یس "...... مارشل بول رہا ہوں۔ دوسری جانب سے براہ راست مارشل کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے مارشل"...... عمران نے کہا۔

"مزید معاوضہ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو گیا ہے۔ مجھے ابھی اس کی اطلاع ملی ہے لیکن آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ اپنا بینک اکاؤنٹ بتا دیں تاکہ میں یہ رقم واپس بھجوا سکوں کیونکہ شاید ماریا سیکشن کو بھی یہ اطلاعات مل چکی ہیں اس لئے انہوں نے کل کی فلائٹ سے اپنی بک کرائی ہوئی سیٹیں کینسل کرا دی ہیں اور وہ فوری طور پر ایک چارٹرڈ طیارے سے تارکی چلے گئے ہیں"۔ مارشل نے کہا۔

"تو کیا ہوا مارشل۔ تم یہ بتا دو کہ وہ کتنے افراد ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک عورت ماریا اور پانچ مرد ہیں جن میں ایک جیمز اور چار اس کے ساتھی ہیں"...... مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماریا کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ معاوضہ واپس بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب۔ میری ابھی قبرص میں مارشل سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ سوزانو کے ماریا سیکشن نے اپنی فلائٹ ریزرویشن کینسل کرا دی ہے اور وہ چارٹرڈ طیارے سے تارکی چلے گئے ہیں اور اب ظاہر ہے وہ تارکی سے پاکیشیا آئیں گے۔ آپ تارکی میں اپنے فارن ایجنٹ کو"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں لاسٹ وارننگ ہے کہ مجھے مشورہ دینے کی کوشش نہ کیا کرو۔ صرف رپورٹ دیا کرو"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بھلے کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔ مشورہ مفت دے رہا ہوں۔ پھر بھی نہیں لیتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کو مشورہ دینے کا تمہیں کس نے کہا تھا۔ تم ہر ایک پر اپنی برتری جتانے کی کوشش کرتے رہتے ہو"...... تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"جس دن میں نے چیف کو مشورے دینے بند کر دیئے تو چیف صاحب کسی بند گلی میں پھنس جائیں گے اور پھر کیا ہو گا یہ سب جانتے ہیں"...... عمران نے بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب مشن کے سلسلے میں کیا فیصلہ ہوا"۔ صفدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ وہ میرا مشورہ سننا ہی پسند نہیں کرتا۔ اب بتاؤ میں اس کے لئے کیوں کام کروں۔ ٹھیک ہے۔ اب وہ جانے اور اس کا مشن۔ میں کام ہی نہیں کرتا"...... عمران نے واقعی روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ تو چھوٹے بچوں کی طرح روٹھ رہے ہیں۔ کیا ہوا ہے آپ کو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ صرف اداکاری کر رہا ہے"...... تنویر نے فوراً ہی بولتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ تمہیں دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ جب آدمی کو اس طرح اچانک جھاڑ دیا جائے تو اسے جھلاہٹ تو ہوتی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران کی بجھی ہوئی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

"دیکھا۔ اسے کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ میرے

احساسات کو صرف جولیا ہی سمجھتی ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"لیکن جب یہ خود دوسروں کے احساسات و جذبات کو مجروح کرتا ہے تو پھر دوسروں کو جھلاہٹ نہیں ہوتی"...... تنویر بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا نے جلدی سے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ماریا سیکشن کو تارکی میں ٹریس کیا جا رہا ہے۔ عمران سے کہہ دو کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اسرائیل روانہ ہو جائے۔ ماریا سیکشن کو تم اپنے ساتھیوں سے مل کر سنبھالو گی"...... دوسری طرف سے چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب فائنل ہو گیا ہے کہ ہم چاروں پاکیشیا میں رہیں گے اور یہاں ماریا سیکشن کے خلاف کام کریں گے"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور عمران تم نے اپنے بارے میں حکم سن لیا ہے"۔ جولیا

نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ اب بہرحال چیف کا حکم تو نہیں ٹالا جا سکتا"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے شدید بے بسی کا اظہار کر رہا ہو اور اس کے اس انداز پر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا جبکہ جولیا سمیت باقی ساتھی مسکرا دیئے کیونکہ عمران کی جانب سے بے بسی کا اظہار واقعی چیف کی برتری کا واضح ثبوت تھا۔

اسرائیل کے صدر بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اپنے خصوصی آفس میں ٹہل رہے تھے۔

"آخر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا راستہ کیسے روکا جائے۔ کیسے سامنے لایا جائے"...... انہوں نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ اچانک وہ چلتے چلتے یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے آفس کیبن کی طرف بڑھے اور میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ کر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریکارڈ روم انچارج سے کہہ کر کرنل گاسٹا کی فائل نکال کر میرے آفس بھجوا دو"...... صدر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دستک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کم ان "...... صدر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔ دوسرے لمحے ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ کور والی فائل موجود تھی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور فائل صدر کے سامنے رکھ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ صدر نے سر کے اشارے سے اسے جانے کے لئے کہا تو لڑکی نے دوبارہ سلام کیا اور واپس مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئی۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تو صدر نے فائل کھولی تو پہلے صفحے کے اوپر والے کونے میں ایک تصویر تھی۔ صدر کافی دیر تک بڑے غور سے اس تصویر کو اس انداز میں دیکھتے رہے جیسے وہ اس تصویر کے پس منظر کو دیکھ رہے ہوں۔ پھر انہوں نے فائل کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں چار صفحات تھے۔ چاروں صفحات پڑھ کر انہوں نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور کافی دیر تک آنکھیں بند رکھنے کے بعد یکلخت انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ اس بار ان کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ وہ آخر کار عمران کا صحیح مقابل تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

" کمانڈوز سپیشل سیکشن کے کرنل گاسٹا کو میرے آفس میں بھیجو"...... صدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر انہوں نے فائل کو کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... صدر نے کہا۔

" کمانڈوز سیکشن کے کرنل گاسٹا ملاقات کے لئے حاضر ہیں سر"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" بھیج دو"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کم ان"...... صدر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا جس میں بلا کی تیزی اور پھرتی تھی۔ اس کا چہرہ درمیانہ لیکن پیشانی کافی چوڑی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے جسم پر کمانڈوز کی مخصوص یونیفارم تھی اور اس نے اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

" کرنل گاسٹا حاضر ہے جناب "...... سلیوٹ کرنے کے بعد نوجوان نے کہا۔

" بیٹھو کرنل گاسٹا"...... صدر نے نرم لہجے میں کہا تو کرنل گاسٹا مؤدبانہ انداز میں سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ تمہاری فائل ہے اور ہم نے اسے پڑھ لیا ہے۔ اس فائل میں نہ صرف تمہارے بارے میں بلکہ تمہارے آباؤاجداد کے بارے میں بھی تمام تفصیلات درج ہیں۔ اس کے علاوہ تمہاری خدمات کے بارے میں بھی خصوصی اشارے موجود ہیں۔ فائل کے مطابق تم بے حد ٹھنڈے دماغ سے منصوبہ بندی کرتے ہو اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے اس پر عمل کرتے ہو۔ مارشل آرٹ اور نشانے بازی میں تمہیں سرٹاپ مہارت حاصل ہے اور تم اپنے مشنز میں سائنسی مشینری کا بے دریغ استعمال بھی کرتے ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہاری ایک خصوصیت ایسی ہے جس نے مجھے خاص طور پر تمہاری طرف متوجہ کیا ہے اور اس خصوصیت کی وجہ سے میں نے تمہاری یہ فائل ریکارڈ روم سے نکلوائی ہے۔ اس خصوصیت کے مطابق تم نے ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی سے سائنس میں نہ صرف ماسٹر کیا ہے بلکہ تم اب تک کئی جدید سائنسی کارنامے بھی انجام دے چکے ہو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ درست فرما رہے ہیں۔ سائنس میری ہابی اور شوق ہے"...... کرنل گاسٹا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے بارے میں اس فائل میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ تم لومڑی سے زیادہ عیار اور سانپ سے زیادہ زہریلے اور چیتے سے زیادہ پھرتیلے اور شیر سے زیادہ بہادر ہو لیکن یہ ایسی باتیں ہیں جو تم جیسے ایجنٹوں کے بارے میں کسی نہ کسی حد تک کہی جاتی ہیں۔ البتہ

تمہاری اس سائنسی ڈگری اور سائنسی ایجادات نے مجھے متاثر کیا ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ علم ہے"...... صدر نے کہا۔

"صرف اتنا علم ہے کہ پاکیشیا براعظم ایشیا کا ملک ہے۔ اس پورے ملک پر مسلمانوں کی حکومت ہے اور یہ مسلمان چونکہ یہودیوں کے دشمن نمبر ایک ہیں اس لئے پاکیشیا بھی اسرائیل کا دشمن نمبر ایک ہے۔ جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ یہ خاصی تیز اور فعال سروس ہے اور بس"...... کرنل گاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک آدمی عمران کام کرتا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا معلومات ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جناب۔ عمران کے بارے میں مجھے صرف اس قدر معلوم ہے کہ وہ دوسروں کی غلطیوں سے فوری فائدہ اٹھانا جانتا ہے۔ اگر اس کا مقابل غلطی نہ کرے تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو صدر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کوئی مثال دے کر وضاحت کرو"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے جہاں تک سنا ہوا ہے اسے ہزاروں، لاکھوں نہیں تو سینکڑوں بار بے ہوش کر کے گرفتار کیا گیا لیکن اسے فوری گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے ہوش میں لانے کی غلطی ہر بار کی

گئی اور اس نے اس غلطی کا ہمیشہ فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر یہ غلطی نہ کی جاتی تو یہودیوں کے دشمن نمبر ایک سے دنیا کب کی خالی ہو چکی ہوتی"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو صدر کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات بیک وقت پھیلتے چلے گئے۔

"ویری گڈ کرنل گاسٹا۔ تم نے دراصل عمران کی سب سے اہم بات نوٹ کر لی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس کا خاتمہ بھی تمہارے ہاتھوں سے ہو گا"...... صدر نے خاصے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل گاسٹا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آؤ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صدر نے بٹن دبا کر دروازہ کھولا تو ایک نوجوان لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ بک تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو صدر نے اشارے سے اسے کرسی پر بیٹھنے کا کہا اور پھر انہوں نے اسے ڈکٹیشن دینی شروع کر دی۔ جیسے جیسے صدر بولتے جا رہے تھے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل گاسٹا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے جا رہے تھے کیونکہ صدر ایک نئی سیکرٹ ایجنسی کے قائم کرنے کے احکامات دے رہے تھے اور اس ایجنسی کا نام

انہوں نے بلیک آرمی تجویز کیا تھا۔ جب انہوں نے اس کے چیف کا نام کرنل گاسٹا لکھوایا تو کرنل گاسٹا یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہو گا اور اس نے صدر کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔ صدر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ڈکٹیشن جاری رکھی۔ ڈکٹیشن مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اسے ٹائپ کر کے لانے کا حکم دیا تو پرسنل سیکرٹری سلام کر کے واپس چلی گئی۔

"آپ نے سن لیا کرنل گاسٹا۔ آج سے آپ اس نئی ایجنسی بلیک آرمی کے چیف ہوں گے۔ اس کے لئے پہلے ہیڈ کوارٹر، مشینری اور عملے کا انتخاب باقی ہے۔ آپ جی پی فائیو، ملٹری انٹیلی جنس اور اپنے کمانڈوز سیکشن میں سے جسے چاہیں اپنی ایجنسی میں شامل کر لیں اور ان کی فہرست آپ فوری طور پر مجھے مہیا کر دیں۔ میں اس پر آرڈر جاری کر دوں گا۔ میں اس ایجنسی کی تکمیل کے لئے آپ کو صرف تین روز دیتا ہوں اور تین روز کے اندر اندر اسے ہر صورت میں مکمل طور پر وجود میں آ جانا چاہئے۔ جی پی فائیو سے ہٹ کر پہلے بھی میں نے کئی ایجنسیاں قائم کی ہیں لیکن ان کی کارکردگی قابل ذکر نہیں تھی اس لئے انہیں ختم کر دیا گیا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ایجنسی انتہائی کامیاب رہے اور اس ایجنسی کو قائم کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ شاید چند روز میں پاکیشیائی ایجنٹ اس علی عمران کی سرکردگی میں یہاں آئیں۔ پہلے بھی کئی بار وہ یہاں آ چکے ہیں اور باوجود انتہائی کوشش کے اسرائیلی ایجنٹ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے جبکہ

وہ ہمیشہ اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بار انہیں کامیابی نہ ہو"۔۔۔۔ صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ان کا مشن کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"پاکیشیا کے گرد ایک خصوصی سرا سمکس ریز کا حصار قائم کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پاکیشیا پر کسی صورت ایٹمی حملہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے قبرص کی سرکاری ایجنسی سوزانو کو سامنے لا کر اس کا فارمولا حاصل کروایا۔ یہ فارمولا تھیونا میں واقع ایک لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا ہے جہاں اس پر کام ہو رہا ہے۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو روکنے کے لئے سوزانو کو ایک اور مشن سونپ دیا ہے کہ سوزانو کے ایجنٹ اس حصار کو ختم کرنے کے لئے اس کے مرکز کو تباہ کر دیں۔ اس سے ہمیں دو مقاصد حاصل ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ اس طرح اس مرکز کو تباہ کرنے کے بعد پاکیشیا پر آسانی سے ایٹمی حملہ کروایا جا سکتا ہے جبکہ دوسرا یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں الجھا دیا جائے تاکہ وہ تھیونا نہ پہنچ سکیں اور یہاں اطمینان اور سکون سے سرا سمکس ریز کے اس فارمولے پر کام کر کے ان سے بڑا حصار اسرائیل کے گرد بھی قائم کیا جا سکے"۔۔۔۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں اسرائیل پہنچ رہی ہے"۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بہت طویل تجربہ ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس چند افراد پر مشتمل نہیں ہو سکتی اس لئے اس بار ہو سکتا ہے ایک ٹیم یہاں پہنچ جائے اور دوسری ٹیم وہاں سوزانو کے ایجنٹوں کے خلاف کام کرتی رہے اس لئے ہم ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط رہنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر کیا انہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولا تھیونا لیبارٹری میں ہے"۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"اس بارے میں سوائے میری ذات کے دوسرے تم واقف ہو۔ لیکن ہمیں بے حد طویل تجربہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پھر بھی کسی نہ کسی طرح اس کا علم ہو جاتا ہے اس لئے میں نے تم سے اسے خفیہ نہیں رکھا۔ تم تین روز کے اندر بلیک آرمی کا مکمل ڈھانچہ تیار کر کے اپنی ٹیم سمیت تھیونا پہنچ جاؤ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک ہوئی تو صدر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازہ کھولا تو پرسنل سیکرٹری ہاتھ میں ایک فائل پکڑے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل صدر صاحب کے سامنے میز پر رکھی تو صدر نے فائل کھولی اور قلمدان سے قلم نکال کر انہوں نے اس پر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے انہوں نے واپس سیکرٹری کو دے دی۔

"اب آرڈر تیار کر کے لے آؤ تاکہ کرنل گاسٹا کو دیئے جا سکیں"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"...... پرسنل سیکرٹری نے کہا اور فائل لے کر واپس چلی گئی۔

"کیا آپ پہلے کبھی تھیونا گئے ہیں"...... صدر نے پرسنل سیکرٹری کے باہر جاتے ہی پوچھا۔

"یس سر۔ تھیونا کے جنگل میں تو ہمارا کمانڈوز ٹریننگ سنٹر ہے۔ ویسے بھی میں نے طویل عرصہ تھیونا چھاؤنی میں گزارا ہے"...... کرنل گاسٹا نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اب آپ بتائیں کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے کیا پلاننگ کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ تین روز کے اندر ہم پورے اسرائیل اور خصوصاً سرحدوں پر اپنا مخبری کا نیٹ ورک قائم کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم یہی نیٹ ورک زیادہ قوت کے ساتھ تھیونا میں قائم کریں گے۔ اسرائیل میں جتنے بھی روڈز جس سرحد سے بھی جا کر ملتے ہیں قانونی یا غیر قانونی طریقے سے ان سب کی انتہائی جدید مشینری کے ذریعے خفیہ چیکنگ ہو گی۔ جو لوگ مشکوک محسوس ہوں گے ان کی خفیہ چیکنگ ہوتی رہے گی اور پھر ان مشکوک افراد میں سے جو گروپ یا آدمی تھیونا میں داخل ہو گا اسے سپیشل نگرانی کے نیٹ ورک سے چیک کیا جائے گا اور جیسے ہی شک یقین میں تبدیل ہو گا اس کو فوری طور پر گرفتار کر

کے اس کا کورٹ مارشل ہو گا اور جو سزا کورٹ مارشل میں انہیں سنائی جائے گی اس پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا"...... کرنل گاسٹا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو صدر صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا آپ بھی وہی غلطی کرنا چاہتے ہیں جو پہلے ایجنٹ کرتے رہے ہیں۔ اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کر کے ان کا کورٹ مارشل کرنے کے بعد آپ انہیں ہلاک کریں گے تو پھر نئی ایجنسی بنانے کا کوئی فائدہ نہیں"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ قانونی تقاضے بھی تو پورے کرنے پڑتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان قانونی تقاضوں کے ڈھونگ کے سلسلے میں ہم پہلے ہی بہت بڑا نقصان اٹھا چکے ہیں۔ گزشتہ ایک مشن میں عمران اپنے صرف ایک ساتھی کے ساتھ اسرائیل آیا تو اسے گھیر کر انتہائی زخمی کر دیا گیا لیکن فوج نے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اسے ہسپتال میں داخل کروا دیا اور پھر اسے ایک چھاؤنی میں بھجوایا گیا جہاں اس کا کورٹ مارشل ہوا اور اسے موت کی سزا دی گئی لیکن اس کا اکیلا ساتھی اس بڑی فوجی چھاؤنی میں گھس گیا اور بے دریغ قتل عام کر کے وہ زخمی عمران کو انتہائی دیدہ دلیری سے لے گیا اور پورا اسرائیل ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں عمران کے خلاف قانونی تقاضے پہلے ہی پورے ہو چکے ہیں۔ اسے کورٹ مارشل میں موت کی سزا ہو چکی ہے اس لئے اب صرف سزا پر عمل درآمد کرنا

ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ تو بہت بہتر ہو گیا۔ اب تو بے حد آسانی ہو جائے گی اور کوئی مشکوک آدمی جیسے ہی تھیونا میں داخل ہو گا اسے فوری طور پر گولی مار دی جائے گی"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ آپ نے تمام کام تین روز کے اندر مکمل کرنا ہے"...... صدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ تمام کام تین روز میں مکمل ہو جائے گا"...... کرنل گاسٹا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ صدیقی اور اس کے ساتھی موجود تھے جبکہ صالحہ کو کال کیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچی تھی۔

"عمران صاحب۔ اس بار چیف نے کایا ہی پلٹ دی ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کی کایا پلٹ دی ہے۔ تمہاری یا صالحہ کی۔ میرا مطلب ہے کہ تم عورت بن چکے ہو یا صالحہ مرد بن چکی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو صدیقی کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"پھر تو صدیقی مس صدیقہ بن چکی ہوتی اور مس صالحہ مسٹر صالح میں تبدیل ہو چکے ہوتے"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو نعمانی اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ سب ہی سمجھ

گئے تھے کہ صالحہ آئی ہو گی اور پھر واقعی چند لمحوں بعد صالحہ اور نعمانی دونوں اندر داخل ہوئے۔

" ایسا کیا ہوا عمران صاحب ۔ ٹیم کیوں تبدیل کر دی گئی"۔ صالحہ نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہی وہی بات کی جو اس سے پہلے صدیقی کر چکا تھا۔

" تم فکر مت کرو ۔ اس ٹیم میں بھی صدیقی موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکی"...... صالحہ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صفدر بھی حرف ایس سے شروع ہوتا اور صدیقی بھی"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" عمران صاحب ۔ صالحہ تو میری چھوٹی بہن ہے ۔ آپ اس طرح کی باتیں مت کیا کریں"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ فکر نہ کرے ۔ اس ٹیم میں بھی اس کے بھائی ہی ہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار صدیقی کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ مجھے جولیا نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو ٹیم یہاں پاکیشیا میں آ رہی ہے وہ بے حد طاقتور اور سخت ہے اور چیف نے ان سے مقابلے کے لئے صفدر،

جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل بھجوانے کی بجائے یہاں روک لیا ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب احساس ہونے لگا تھا کہ صرف جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو فارن مشنز پر مسلسل لے جانے سے صالحہ، صدیقی اور دیگر ساتھیوں میں فطری طور پر ایسا احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کم تجربہ کار ہیں اور یہی بات صالحہ نے کی تھی۔

" میرا خیال ہے کہ چیف کی نظروں میں تم لوگ زیادہ اہمیت رکھتے ہو اس لئے اسرائیل میں مشن کے لئے اس نے تمہارا انتخاب کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ پوری ٹیم اسرائیل جا سکے"...... صدیقی نے کہا۔

" اور یہاں سوزانو کے جو ایجنٹ آ رہے ہیں ان سے کون نمٹے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر، جوزف اور جوانا تو یہیں موجود ہیں"...... صدیقی نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اور اسے تو تم بھول ہی گئے جو ان سب کا لیڈر ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ کون ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آغا سلیمان پاشا"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی

گھنٹی بج اٹھی تو صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ہے"...... صدیقی نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا کر اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران چیف کے فون کا انتظار کرو۔ چیف تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے تمہیں کہوں کہ تم چیف کے فون کا انتظار کرو"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آج مجھے یقین آ گیا کہ چیف بے حد عقلمند اور سمجھ دار ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اسے معلوم تھا کہ عمران صرف جولیا کے دل میں ہی ہو سکتا ہے اس لئے اس نے تمہیں فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے جولیا کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ واقعی خواتین کی نفسیات کے ماہر

ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف نوجوان خواتین کی ورنہ بزرگ خواتین سے عمران صاحب صرف وہ باتیں کرتے ہیں جو اپنی اماں بی سے کر سکتے ہیں"۔ صدیقی نے جواب دیا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا جس میں عمران کا بے ساختہ قہقہہ بھی شامل تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صدیقی بول رہا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"ایکسٹو۔ عمران یہاں ہو گا اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا کر اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"قبرص سے اطلاع ملی ہے کہ اسرائیلی علاقے تھیونا میں جہاں سرا سمکس ریز کا فارمولا پہنچایا گیا ہے اس کی حفاظت کے لئے اسرائیلی سرکاری ایجنسیوں سے ہٹ کر ایک نئی تنظیم بنائی گئی ہے جس کا نام بلیک آرمی رکھا گیا ہے اور بلیک آرمی کا چیف اسرائیلی فوج کے کمانڈوز سیکشن کے کرنل گاسٹا کو بنایا گیا ہے اور کرنل گاسٹا نے اسرائیل کی تمام سرحدوں اور دارالحکومت تل ابیب اور خصوصاً تھیونا میں اپنا نیٹ ورک قائم کر لیا ہے۔ اسرائیل کے صدر نے

کرنل گاسٹا کو خصوصی اختیارات بھی دیئے ہیں اور اسے ٹاسک دیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اسرائیل میں خاتمہ کر دے"۔ چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ویسے بھی اسرائیلیوں کو ایسی نئی تنظیم بنانی چاہئے تھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مقصد نہیں تھا بلکہ یہ سب پس منظر بتایا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ایجنٹوں نے تھیونا کی اس لیبارٹری کے ایک سائنسدان جس کا نام ڈاکٹر راکال ہے کو قبرص میں گھیر لیا اور ڈاکٹر راکال سے معلوم ہوا کہ جو فارمولا پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے وہ وہاں کے سائنس دانوں کو پوری طرح سمجھ نہیں آرہا اس لئے اس پر طویل ریسرچ کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس ریسرچ میں انہیں کم از کم ایک سال لگ جائے گا اس لئے فوری طور پر اس فارمولے کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے سوزانو کی ٹیم کو یہاں گھیرا جائے تاکہ یہاں قائم مرکز ان کے ہاتھوں سے محفوظ ہو سکے اور پھر بعد میں اسرائیل کا مشن مکمل کیا جائے اس لئے فوری طور پر اسرائیل جانے کا فیصلہ واپس لیا جا رہا ہے۔ اب تم نے یہاں ٹیم کو لیڈ کر کے سوزانو کا خاتمہ کرنا ہے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک چانس ملا تھا

اسرائیل میں کام کرنے کا وہ بھی ختم ہو گیا"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب ایسا ممکن نہیں رہا"...... عمران نے کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

"تم نے چیف کا حکم شاید دھیان سے نہیں سنا۔ اس نے ہمیں اس لئے روکا ہے کہ پوری ٹیم پہلے یہاں کام کرے اور پھر اسرائیل جائے ورنہ تو یہاں ٹیم موجود تھی جو آنے والوں سے آسانی سے نمٹ لیتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب پوری ٹیم دونوں مشنوں پر کام کرے گی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ میرا نہیں تمہارے چیف کا فیصلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس طرح کم از کم ہمیں اس مشن میں شامل تو کر لیا جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ ٹارکم پہنچ جاؤ۔ سوزانو کے ایجنٹ جہاں بھی ہوں گے بہرحال ان کا ٹارگٹ جزیرہ ٹارکم ہی ہو گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بارے میں تفصیلات کیا ہیں"...... صدیقی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو

گئے۔

"ابھی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔ بہرحال مشکوک افراد کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں"...... صالحہ نے پوچھا۔

"جولیا کے پاس"...... صدیقی نے بے ساختہ کہا تو سب ہی ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ارے۔ کیا بات ہے۔ تمہیں بھی مردوں کی نفسیات کا علم ہو گیا ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ جوان مردوں کی نفسیات کا یا بوڑھوں کی نفسیات کا"...... عمران نے صدیقی کی کہی ہوئی بات کو اسی پر الٹتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا جولیا کا گروپ بھی ہمارے ساتھ کام کرے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"جولیا کا گروپ نہیں بلکہ پوری ٹیم جولیا کی سرکردگی میں کام کرے گی۔ میں تو صرف گیسٹ اداکار ہوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کا رخ دانش منزل کی طرف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے جو کچھ بتایا ہے وہ صرف سرسری سی بات ہو گی اور اصل بات بہرحال سامنے نہ آئی ہو گی۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب

روایت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ بلیک آرمی کے بارے میں کس سے معلومات ملی ہیں اور کیا تفصیل ہے"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے کہنے پر میں نے قبرص میں فلسطین گروپ خالدیہ سے رابطہ کیا تھا اور ان سے کہا کہ وہ تھیونا کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں تو انہوں نے فون کر کے نہ صرف یہ معلومات بتائی ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری تھیونا کے کسی بڑے جنگل میں ہے۔ انہوں نے ایک سائنس دان کو اغوا کیا تھا جو اس لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ بلیک آرمی کے بارے میں اس سائنس دان سے یہ ساری معلومات ملی ہیں اور پھر خالدیہ گروپ نے باقی تفصیلات اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس سے حاصل کی ہیں"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان معلومات کے ملنے پر تم نے اسرائیلی مشن کیوں کینسل کر دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس فارمولے کے پیچھے بھاگنے کی بجائے جس گروپ کا فوری خطرہ ہے اس سے پہلے نمٹنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن یہاں جولیا اور اس کا گروپ تو موجود تھا"...... عمران نے کہا۔

"میرا ذاتی خیال ہے کہ آپ کی موجودگی یہاں زیادہ ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بہرحال۔ تم نے جو کہا ہے درست کہا ہے۔ اصل میں دو ٹیموں کی وجہ سے معاملات خاصے بگڑ گئے تھے۔ اب ان دونوں مشنز پر پوری ٹیم کو کام کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے تارکی کا نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والی کا تعلق تارکی سے ہے۔

"ریڈ ہارس کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ ہارس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فرینک سے بات

کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ فرینک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ نے طویل عرصے بعد کال کیا ہے۔ حکم فرمائیں۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تمہاری جو کھوج لگانے کی مخصوص صلاحیت تھی کیا وہ اب بھی باقی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ فکر ہو کر بتائیں۔ یہ صلاحیت اب اور بھی وسعت اختیار کر چکی ہے اور منظم بھی"...... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تمہیں قبرص کی سرکاری ایجنسی سوزانو کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا میں سمجھ گیا۔ آپ ناریا سیکشن کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"تمہیں یہ اندازہ کیسے ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح دو جمع دو چار ہوتے ہیں اسی طرح یہ اندازہ میں نے لگایا ہے کیونکہ گزشتہ دنوں سوزانو کے ماریا سیکشن کو تارکی میں دیکھا گیا ہے۔ یہ سیکشن ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تارکی پہنچا تھا اور پھر یہاں چند گھنٹوں کے قیام کے بعد سیکشن ایک اور چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ ہو گیا۔ آپ نے سوزانو کے بارے میں پوچھا تو مجھے ماریا سیکشن کی یہاں آمد یاد آ گئی"...... فرینک نے کہا۔

"کیا تم کنفرم ہو کہ یہ لوگ کافرستان گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ یہ بات کنفرم ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایسی اطلاعات تارکی میں مجھ سے چھپی نہیں رہ سکتیں"۔ فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں میں نے کال کیا تھا کیونکہ مشہور ہے کہ تم تارکی کی ناک ہو۔ معمولی سی بو بھی تم سونگھ لیتے ہو۔ بہرحال اس فلائٹ کی تفصیل کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو معلوم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے صرف ایک گھنٹہ صرف ہو گا"...... فرینک نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے اکاؤنٹ اور بینک کے متعلق بتا دو۔ ہاں اور رقم بھی"...... عمران نے کہا۔

"صرف ایک ہزار ڈالر بھجوا دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اکاؤنٹ اور بینک کے متعلق بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ رقم پہنچ جائے گی۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ اب کافرستان کے راستے یہاں آئیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ان کے خیال کے مطابق چونکہ وہ کافرستان سے یہاں آئیں گے اس لئے یہاں انہیں ٹریس نہ کیا جا سکے گا حالانکہ میرا خیال ہے کہ اس طرح انہیں زیادہ آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ قبرص سے چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے تارکی اور پھر تارکی سے کافرستان گئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے ہی پاکیشیا آئے ہوں گے یا آئیں گے اس لئے ان کا تمام ریکارڈ نہ صرف کافرستان ایئرپورٹ بلکہ تارکی ایئرپورٹ سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اور چونکہ ان کے خیال کے مطابق وہ جن کاغذات اور حلیوں میں یہاں آئے ہیں اس روپ میں کوئی انہیں نہیں پہچان سکے گا اس لئے وہ اسی میک اپ میں ہوں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے

دوبارہ فرینک سے رابطہ کیا تو فرینک نے اسے فلائٹ کی تفصیلات بتا دیں۔

"اسے رقم بھجوا دینا"...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ٹون آنے پر عمران نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"تارکی سے ایک گروپ جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل ہیں چارٹرڈ فلائٹ سے کافرستان پہنچے ہیں۔ اس فلائٹ کی تفصیلات نوٹ کرو اور ایئرپورٹ سے چیکنگ کر کے مجھے ان کے ناموں اور حلیوں کی تفصیلات مہیا کرو اور ایئرپورٹ سے یہ بھی معلوم کراؤ کہ یہ لوگ کس چارٹرڈ طیارے سے یا عام فلائٹ سے پاکیشیا تو نہیں گئے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چارٹرڈ طیارے کے متعلق تفصیلات بتا دیں۔

"یس سر"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ گروپ قبرص کی سرکاری ایجنسی بوزانو سے تعلق رکھتا ہے اس لئے انتہائی احتیاط سے کام کرنا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ

دیا۔

"عمران صاحب۔ ایک گروپ کے خاتمے کے بعد دوسرا گروپ آ جائے گا اور پھر ہم انہیں کب تک روکتے رہیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک گروپ کے خاتمے کے بعد سوزانو میں یہ ہمت نہیں رہے گی کہ وہ فوری طور پر دوسرا گروپ بھجوائے اور اسرائیلی ایجنٹس ویسے ہی یہاں کام نہیں کر سکتے اور اس گروپ کے خاتمے کے بعد ہم اسرائیل میں جب تھیونا آپریشن کریں گے تو معاملات بالکل ہی درست ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر دو گھنٹے کے طویل وقفے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق دو روز قبل ایک گروپ تارکی سے چارٹرڈ فلائٹ سے کافرستان پہنچا ہے اس کے بعد یہ گروپ ایک رات ہوٹل میں ٹھہرا اور پھر کل صبح ایک اور چارٹرڈ فلائٹ سے پاکیشیا روانہ ہو گیا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس گروپ کے کاغذات کے مطابق ان میں ایک عورت ہے جس کا نام باربرا ہے اور وہ اس گروپ کی لیڈر ہے"...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقی افراد کے نام اور حلیئے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"اس فلائٹ کی کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا۔

"قبرص کی سرکاری ایجنسی سوزانو کا ناریا سیکشن جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے پاکیشیا کے دفاعی نظام کو ختم کرنے کے مشن پر قبرص سے روانہ ہوا۔ وہ پہلے تارکی اور پھر تارکی سے کافرستان اور اب کافرستان سے پاکیشیا پہنچ چکے ہیں۔ ان کے حلیئے، قدوقامت اور فلائٹ کی تفصیلات نوٹ کرو اور پھر صفدر سے کہو کہ وہ ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کر کے وہاں سے ان کا ریکارڈ حاصل کرے۔ وہ لامحالہ ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں میں گئے ہوں گے اس لئے ٹیکسیوں کو بھی چیک کرو اور تمام بڑے ہوٹلوں کو بھی

چیک کرو۔ تم نے خود بھی فیلڈ میں کام کرنا ہے۔ میں اس گروپ کا فوری اور حتمی طور پر خاتمہ چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے خصوصی طور پر جولیا کو فیلڈ میں کام کرنے کے لئے کہا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ اس طرح کام جلد ختم ہو جائے گا کیونکہ جولیا میں اس قدر صلاحیتیں موجود ہیں کہ شاید ساری سیکرٹ سروس کو ملا کر بھی نہ ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک رہائشی کالونی کی چھوٹی سی کوٹھی کے کمرے میں ماریا شراب کا جام ہاتھ میں پکڑے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سیکشن کے ساتھ آج صبح کافرستان سے ایک چارٹرڈ فلائٹ سے پاکیشیا پہنچی تھی۔ ماریا اپنی مخصوص فطرت کے مطابق علیحدہ رہتی تھی اس لئے جیمز نے اس رہائشی کالونی میں اس کے لئے ایک علیحدہ کوٹھی کا انتظام کروایا تھا۔ اس بار چونکہ ان کا مشن خاصا طویل تھا اس لئے انہوں نے ہوٹلوں میں رہائش رکھنے کی بجائے باقاعدہ رہائش گاہیں حاصل کی تھیں اور یہ رہائش گاہیں باقاعدہ سیاحوں کے لئے کام کرنے والے ایک بین الاقوامی ادارے کے ذریعے بک کرائی گئی تھیں اس لئے گھریلو کام کرنے کے لئے اس کوٹھی میں ادارے کی طرف سے ایک ملازم بھی موجود تھا جس کا نام فرید تھا جبکہ جیمز اپنے ساتھیوں سمیت کسی اور کالونی میں رہائش پذیر تھا اور ماریا پاکیشیا ایئرپورٹ سے ہی ان سے

علیحدہ ہو گئی تھی۔ ماریا نے جیمز کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ اس سے سوائے اشد ضرورت کے رابطہ نہ کرے اور ٹارکم جزیرے پر مرکز کے خلاف ازخود کارروائی کرتا رہے جبکہ ماریا اس عمران کو اپنے مخصوص انداز میں گھیرنا چاہتی تھی۔ اس نے کوٹھی پہنچ کر اپنا پہلے والا میک اپ ختم کر دیا اور دوسرا جدید میک اپ کیا تھا جسے سپر میک اپ واشر سے بھی واش نہ کیا جا سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ میک اپ میں اس قدر مہارت حاصل کر چکی تھی کہ اس معاملے میں اس کی شہرت پورے قبرص میں پھیل چکی تھی۔ ماریا اس وقت شراب پینے کے ساتھ ساتھ سوچ رہی تھی کہ وہ عمران کو کس انداز میں زیر کرے کہ ملازم فرید کمرے میں داخل ہوا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔ چونکہ ماریا نے میک اپ تبدیل کرنے کے بعد فون کر کے ادارے کے ذریعے ملازم کو کوٹھی پر بلوایا تھا اس لئے فرید نے اسے شروع سے ہی اس میک اپ میں دیکھا تھا۔

"میڈم۔ آپ ڈنر میں کیا پسند کریں گی"...... فرید نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں ڈنر کسی بڑے ہوٹل میں کروں گی۔ ہاں۔ یہ بتاؤ کہ یہاں کوئی ایسا کلب یا ہوٹل ہے جہاں اعلیٰ طبقے کے افراد انجوائے کرتے ہوں۔ خاص طور پر سیاحوں کا پسندیدہ ہوٹل یا کلب"۔ ماریا نے فرید سے پوچھا۔

"یس میڈم۔ یہاں ایک مشہور روڈ ہے جسے کمپنی روڈ کہا جاتا ہے

اور اس کمپنی روڈ پر ایک انتہائی جدید اور اعلیٰ طبقے کا ہوٹل ہے جسے سلیکٹی ہوٹل کہا جاتا ہے"...... فرید نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ماریا نے کہا تو فرید کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد ماریا اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر ایک کار میں سوار کمپنی روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ عمران لازماً وہاں موجود ہو گا اس لئے اس نے ہوٹل کا رخ کیا تھا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ براہ راست عمران کے رہائشی فلیٹ پر پہنچ جائے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح عمران اس کی طرف سے مشکوک ہو سکتا تھا۔ وہ عمران کی تصویر کو کافی غور سے دیکھ چکی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اسے دیکھتے ہیں پہچان لے گی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سلیکٹی کی شاندار اور عظیم الشان چھ منزلہ عمارت کے سامنے تھی۔ وسیع و عریض پارکنگ میں رنگ برنگی کاروں کا جیسے میلہ لگا ہوا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر جب وہ ہال میں داخل ہوئی تو ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن ہال کی سجاوٹ اس قدر خوبصورت تھی کہ ماریا دیکھتی رہ گئی۔ اس نے اس قدر خوبصورت انداز کی سجاوٹ قبرص تو کیا ایکریمیا میں بھی نہ دیکھی تھی۔ مشرقی کلچر کی سجاوٹ نے اسے واقعی بے حد خوبصورت بنا دیا تھا۔ وہ ایک کونے میں موجود ٹیبل کی طرف بڑھی اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گئی اور ویٹر کو شراب کا آرڈر

دے دیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"...... اچانک اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز پڑی تو اس نے چونک کر دیکھا تو ایک قدآور وجیہہ نوجوان کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"بیٹھو۔ میں نے یہ میز ریزرو تو نہیں کرائی"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ آپ جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی کے قریب بیٹھنا باعث افتخار ہے"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا بھی مسکرا دی۔

"خوبصورت باتیں کرتے ہو۔ میرا نام باربرا ہے اور میرا تعلق تارکی سے ہے اور میں یہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چوہان ہے اور میں پاکیشیائی نژاد ہوں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ویٹر قریب سے گزرا تو ماریا نے چوہان کے لئے بھی شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"تھینک یو مس باربرا۔ مجھے ڈاکٹر نے شراب نوشی سے منع کیا ہوا ہے۔ میرے لئے ایپل جوس لے آؤ"...... چوہان نے پہلے مس باربرا سے اور پھر ویٹر سے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"خدوخال کے لحاظ سے تو آپ قبرص نژاد لگتی ہیں۔ کیا آپ کے والدین قبرص سے تارکی شفٹ ہو گئے تھے"...... چوہان نے کہا تو

ماریا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے الجھن کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن پھر اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن ایسا میری پیدائش سے پہلے ہوا تھا۔ آپ بتائیں کہ آپ کیا کرتے ہیں"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتا ہوں۔ لیکن انسانوں کی امپورٹ ایکسپورٹ"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب"...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آسان لفظوں میں آپ مجھے انسانی اسمگلر کہہ سکتی ہیں"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر نے ایپل جوس اور شراب سرو کر دی۔

"بہت دلچسپ کاروبار ہے آپ کا۔ لیکن اس کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیا لوگ قانونی طور پر دوسرے ممالک میں نہیں آ جا سکتے"...... ماریا نے کہا۔

"ہماری خدمات وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو یہاں حکومت اور اس کی ایجنسیوں کو مطلوب ہوں یا پھر ایسے لوگ جو یہاں بڑے جرائم کر کے یہاں سے فرار ہونا چاہتے ہوں"...... چوہان نے کہا تو ماریا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے پہلی بار احساس ہونے لگا

تھا کہ یہ آدمی کسی خاص ایجنسی سے متعلق ہے لیکن وہ اس لئے مطمئن تھی کہ اس نے میک اپ تبدیل کر لیا تھا اور اس کے پاس اصل کاغذات تھے اس لئے اسے کسی صورت کوئی پہچان نہ سکتا تھا اور نہ ہی اس نے یہاں کوئی ایسا کام کیا تھا جو جرم کے زمرے میں آتا ہو۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی۔

"آپ نے واقعی انتہائی دلچسپ پیشہ اختیار کیا ہے۔ کیا آپ کو یہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس سے کوئی خطرہ نہیں"...... ماریا نے کہا۔

"پولیس اور انٹیلی جنس تو ہماری مٹھی میں رہتی ہے۔ یہ لوگ بھاری رقمیں لے کر خاموش رہتے ہیں لیکن یہاں اصل خطرہ ایک سرکاری ایجنسی سے ہے جسے سیکرٹ سروس کہا جاتا ہے"...... چوہان نے کہا تو ماریا ایک بار پھر چونک پڑی۔ کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ چوہان نے دانستہ سیکرٹ سروس کا نام لیا ہے۔

"یہ کیسی سروس ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں"...... ماریا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"چھوڑیں اس ذکر کو۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو یہاں کی سیاحت کراؤں"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ کا شکریہ۔ ویسے بھی آپ کے پیشے کے بارے میں سن کر مجھے آپ سے خوف آنے لگا ہے"...... ماریا نے کہا تو چوہان کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ۔ آپ کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ویسے آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"میں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر ٹھہری ہوں"...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ پھر ملاقات ہو گی ۔ اب اجازت دیں"...... چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ماریا کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں ۔ چوہان نے کاؤنٹر پر پیمنٹ کی اور پھر ہوٹل سے باہر چلا گیا۔

"یہ شخص مشکوک ہے"...... ماریا نے اس کے ہوٹل سے باہر جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ اگر چوہان مشکوک ہے تو وہ اس کے پاس کیوں آیا تھا ۔ کیا اسے پہچان لیا گیا ہے ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو کیسے اور کیوں ۔ یہ تمام سوالات اس کے ذہن میں ابھر رہے تھے ۔ وہ ہال سے اٹھ کر پارکنگ میں آئی اور چند لمحوں بعد اس کی کار ہوٹل سے نکل کر تیزی سے رہائش گاہ کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر اس نے ملازم فرید کو بلایا اور اسے کافی لانے کا کہہ کر وہ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ وہ ابھی ڈرائینگ روم میں پہنچی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... ماریا نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز

سنائی دی تو ماریا چونک پڑی۔

"تم ۔ تم نے کیوں فون کیا ہے جبکہ میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا"...... ماریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ آپ فوری طور پر اور خفیہ طور پر اپنی رہائش گاہ چھوڑ دیں ۔ کسی بھی لمحے آپ کی رہائش گاہ پر سیکرٹ سروس کا ریڈ ہو سکتا ہے ۔ آپ غزالی کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں پہنچ جائیں ۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی"...... دوسری طرف سے جیمز نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے ۔ وہ تیزی سے دوسرے کمرے کی طرف بڑھی اور ضروری اسلحہ اور کرنسی لے کر وہ خاموشی سے کوٹھی کے عقب میں آ گئی ۔ اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور باہر گلی میں آ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور وہ ڈرائیور کو غزالی کالونی کا کہہ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی ۔ ماریا نے کالونی کے پہلے چوک پر ٹیکسی رکوائی اور کرایہ دے کر آگے بڑھ گئی ۔ رات کافی گہری ہو چکی تھی اس کے باوجود کالونی کی سڑک پر کاریں آ جا رہی تھیں ۔ کوٹھیوں کی طرز تعمیر سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ اعلیٰ طبقے کا علاقہ ہے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر ایک سو ایک کے بند پھاٹک کے سامنے موجود تھی ۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو پھاٹک کا چھوٹا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا ۔ گو اس نوجوان نے میک کر رکھا تھا لیکن ماریا اسے پہچان گئی تھی۔

"یس" ...... اس نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے ماریا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ماریا ہوں رونالڈ" ...... ماریا نے کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ میڈم آپ ۔ آیئے ۔ چیف آپ کے لئے انتہائی بے چین ہیں" ...... رونالڈ نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا تو ماریا اندر داخل ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں جیمز کے ساتھ موجود تھی۔

"یہ تم نے کیا حکم جاری کر دیا ہے کہ مجھے اس طرح چھپ کر یہاں آنا پڑا ہے" ...... ماریا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ آپ کی حفاظت میرے لئے ضروری تھی اس لئے میں نے ڈسار گو کو آپ کی نگرانی پر مامور کر دیا تھا۔ ڈسار گو ایف ایس کی مدد سے آپ کی نگرانی کرتا رہا اور پھر آپ جب ہوٹل سلیکٹ گئیں تو ایک مقامی آدمی نے آپ سے ملاقات کی۔ اس کی حرکات پراسرار تھیں جس پر ڈسار گو نے اسے چیک کیا۔ اس نے ہوٹل سے باہر نکل کر ایک پبلک فون بوتھ سے جولیا نامی لڑکی کو کال کر کے اسے کہا کہ ہوٹل سلیکٹ میں اس نے ایک عورت کو چیک کیا ہے جو قدوقامت کے لحاظ سے ماریا سیکشن کی عورت سے ملتی ہے اور پھر جب آپ ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ پہنچیں تو یہ آدمی بھی وہاں پہنچ گیا۔ ڈسار گو اسے چیک کرتا رہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر جولیا کو کال کیا اور اسے بتایا کہ آپ فلاں کوٹھی میں پہنچ گئی ہیں اور

یہاں صرف ایک آدمی موجود ہے جس پر اس جولیا نے کہا کہ وہ گروپ کو بھیج رہی ہے تاکہ آپ کو بے ہوش کر کے اغوا کیا جا سکے اور پھر آپ پر تشدد کر کے آپ سے پوچھ گچھ کی جائے ۔ چنانچہ ڈسار گو نے مجھے اطلاع دی تو میں نے آپ کو فوری طور پر وہاں سے نکلنے کے لئے کہا اور اپنے دو آدمی وہاں بھیج دیئے تاکہ جیسے ہی یہ لوگ کوٹھی کے اندر داخل ہوں تو وہ انہیں بے ہوش کر کے یہاں لے آئیں ۔ اس طرح ہم ان سے تفصیل سے پوچھ گچھ کر سکیں گے کہ ان کا تعلق کس گروپ سے ہے اور انہوں نے یہ سب کیوں کیا ہے" ...... جیمز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے حماقت کی ہے جیمز ۔ جب میرا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا تو پھر تم نے خواہ مخواہ ڈسار گو کو میرے پیچھے کیوں لگا دیا ۔ تم نے مجھے مشکوک بنا دیا ہے حالانکہ وہ جو چاہے کرتے میں ان کے شک کو دور کر دیتی اور پھر ان سے میرا انتہائی قریبی رابطہ ہو جاتا" ۔ ماریا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ یہ سب کچھ میں نے آپ کی حفاظت کے لئے کیا ہے ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائیں آسانی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے" ...... جیمز نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔ تم فوراً معلوم کرو کہ وہاں ان لوگوں نے آپریشن شروع کیا ہے یا نہیں" ...... ماریا نے کہا۔

"ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہاں صرف ایک آدمی نگرانی پر موجود ہے اور مزید لوگ نہیں آئے ۔ شاید وہ رات کے آخری پہر کا انتظار کر رہے ہیں"..... جیمز نے کہا۔

"میں وہاں دوبارہ جا رہی ہوں ۔ تم ڈسار گو، کو واپس کال کر لو اور اب تم اپنے مشن پر توجہ دو اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو" ۔ ماریا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یس میڈم ۔ آیئے میں آپ کو خود وہاں ڈراپ کر آتا ہوں اور ڈسار گو کو واپسی پر لیتا آؤں گا"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیمز نے ماریا کو اس کی رہائش گاہ سے کچھ فاصلے پر چھوڑا اور خود آگے بڑھ گیا۔ ماریا وہاں سے پیدل چلتی ہوئی اپنی رہائش گاہ کی عقبی گلی میں پہنچی اور عقبی دروازہ جو پہلے سے کھلا ہوا تھا اس سے اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا لیکن یہ سانس لینا ہی اس کے لئے قیامت ہو گیا۔ اس کا دماغ یکلخت کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن چمکی اور آہستہ آہستہ اس کا ذہن بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ اپنی رہائش گاہ کی بجائے ایک بڑے کمرے میں کرسی پر

بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے جسم کو رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ جکڑا ہوا ہے ۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور اس میں آٹھ سے زائد کرسیاں موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ماریا چند لمحوں تک تو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی اور پھر اچانک فون کی گھنٹی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک پڑی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ابھی ہوش میں نہیں آئی ۔ البتہ اس کے ملازم سے پوچھ گچھ مکمل ہو چکی ہے ۔ اسے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر ماریا چونک پڑی کیونکہ یہ آواز چوہان کی تھی جو اسے سلیکٹی ہوٹل میں ملا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو ماریا نے رسی کھولنے کی کوشش کی لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ تو ان کا شک ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتی تھی اور اسی لئے تو وہ جیمز سے مل کر واپس آئی تھی ۔ اب وہ چوہان کا انتظار کر رہی تھی۔

جولیا نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کچھ دیر بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور چوہان باہر آگیا۔

" پھاٹک کھولو چوہان "...... جولیا نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھلا تو جولیا کار اندر لے گئی۔ اندر پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ جولیا نے اپنی کار بھی پورچ میں کھڑی کی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ یہ کوٹھی فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی اور جولیا یہاں پہلی بار آئی تھی۔

" چوہان۔ اس مشکوک عورت کی کیا پوزیشن ہے"...... جولیا نے کہا۔

" بندھی ہوئی ہے اور بے ہوش ہے"...... چوہان نے جواب دیا۔

" پہلے تم مجھے تفصیل سے وہ پوائنٹس بتاؤ جن کی وجہ سے تم نے اسے مشکوک سمجھا"...... جولیا نے کہا۔ اس دوران وہ اندرونی عمارت کے ایک کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

" میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا ہے کہ میں ہوٹل سلیکٹ سے باہر آیا تو میں نے اس عورت کو ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔ چہرے مہرے سے وہ تارکی نژاد دکھائی دیتی تھی جس پر میں چونکا اور پھر میں نے اس کے قدوقامت کو غور سے دیکھا تو اس کا قدوقامت بالکل وہی تھا جو آپ نے بتایا تھا۔ میں ڈائننگ ہال میں اس کے پاس چلا گیا اور پھر اس سے باتیں شروع کر دیں۔ میں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کیں جس سے اس کی اصلیت سامنے آجائے اور پھر ان باتوں پر وہ چونکی ضرور لیکن اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس پر میرا شک پختہ ہو گیا اور میں اس کی نگرانی کرتا رہا۔ رات گئے جب وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تو وہاں ایک ملازم موجود تھا اور پھر میں نے آپ کو کال کر کے صورت حال بتا دی تو آپ نے مجھے انتظار کرنے کے لئے کہا تاکہ آپ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو بھیج سکیں لیکن پھر آپ نے خود کال کر کے مجھے کہا کہ میں اسے بے ہوش کر کے کسی اور جگہ پہنچا دوں تاکہ اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ چنانچہ میں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کرنے والی

گیس فائر کی اور اسے اٹھا کر یہاں لے آیا"...... چوہان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وہ باتیں ہیں جو پہلے ہی میں سن چکی ہوں۔ میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر شک کی کیا وجہ تھی کیونکہ تم نے بتایا ہے کہ تم نے میک اپ بھی چیک کر لیا ہے۔ یہ میک اپ میں بھی نہیں ہے اور اس کے کاغذات بھی درست ہیں"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جو میرے ذہن میں باتیں آئیں وہ میں نے بتا دی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے واقعی غلط فہمی ہوئی ہو۔ بہرحال آپ چیک کر لیں پھر جیسے آپ حکم دیں"...... چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آؤ"...... جولیا نے کہا تو چوہان اسے لے کر اس کمرے میں آگیا جہاں اس نے لڑکی کو کرسی سے باندھ رکھا تھا۔ وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو دونوں ہی یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ لڑکی ہوش میں آ چکی تھی اور اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم تو چوہان ہو۔ وہی جو پہلے مجھے ہوٹل سلیکٹ میں ملے تھے۔ یہ سب کیا ہے"...... اس لڑکی نے انہیں دیکھتے ہی انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا کو محسوس ہوا کہ یہ لڑکی دراصل خوفزدہ نہیں ہے بلکہ اداکاری کر رہی ہے۔ وہ کرسی گھسیٹ کر اس

کے سامنے بیٹھ گئی۔

"یہ تربیت یافتہ ہے لہذا اس کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ"...... جولیا نے چوہان سے کہا تو چوہان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ اس لڑکی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے"۔ لڑکی نے کہا۔

"پہلے میری بات اطمینان سے سن لو۔ مداخلت مت کرنا۔ پھر تم سے تفصیل سے بات ہو گی۔ تمہارا اصل نام ماریا ہے اور تم قبرص کی سرکاری ایجنسی سوزانو کے ایک سیکشن کی انچارج ہو اور تمہارے سیکشن نے پہلے بھی یہاں کارروائی کر کے ایک فارمولا اڑایا اور اسے اسرائیل بھجوا دیا اور اب تمہارا سیکشن اسرائیل کے کہنے پر یہاں سرا سمکس ریز کے مرکز کو تباہ کرنے کے لئے آیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اور تمہارا سیکشن قبرص سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے تارکی پہنچا اور پھر تارکی سے کافرستان اور کافرستان سے یہاں پاکیشیا پہنچا ہے"...... جولیا نے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لئے حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام تو باربرا ہے اور میں تارکی نژاد ہوں اور میں تارکی سے اکیلی سیاحت کے لئے آئی ہوں"۔ لڑکی نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"تم چاہتی ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے"...... جولیا نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

"تم پہلے میری سفارت خانے سے بات کراؤ۔ میں سیاح ہوں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں اور تمہیں بھی اب بھگتنا پڑے گا"۔ لڑکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا یہ ردعمل بتا رہا ہے کہ تم واقعی عام سی لڑکی ہو۔ ماریا نہیں ہو۔ ٹھیک ہے ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں لیکن اب تم مسلسل ہماری نگرانی میں رہو گی۔ چوہان اسے واپس پہنچا دو"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر آ گئی تو چوہان بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"مس جولیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... چوہان نے باہر آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چوہان۔ یہ لڑکی بے حد تربیت یافتہ ہے لہذا موجودہ حالات میں ہم اس پر جس قدر بھی تشدد کریں گے یہ ہمیں کوئی بات نہیں بتائے گی۔ البتہ اسے چھوڑ کر ہم اس کی نگرانی کریں تو لامحالہ اس کے ساتھی اس سے ملیں گے یا فون پر رابطہ کریں گے تو اس طرح اسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے چوہان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی گردن کے عقبی حصے میں زیرو ایکس نہ لگا دیا جائے اسے کسی صورت بھی اس کا علم نہیں ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی نگرانی باقاعدہ کرنا ہو گی"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار

واپس اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں اس کی رہائش تھی۔ لیکن جب وہ کار کو رہائشی بلڈنگ کی مخصوص پارکنگ میں روک کر نیچے اتری تو اس کی نظریں پارکنگ میں موجود ایک کار پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ کار عمران کی تھی۔

"عمران اور اس وقت یہاں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے جولیا کو عمران کی کار دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ عمران اس کے فلیٹ کے بند دروازے سے پشت لگائے انتہائی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سو رہا ہو لیکن اس کے چہرے پر انتہائی گہری معصومیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران۔ عمران۔ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو"...... جولیا نے تڑپ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کو بازو سے پکڑ کر تقریباً جھنجھوڑ ڈالا۔

"ارے۔ ارے۔ میں اس قدر خوبصورت خواب دیکھ رہا تھا اور تم نے مجھے جگا دیا"...... عمران نے آنکھیں کھول کر منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسا خواب تھا"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے چابی نکالی اور

دروازہ کھولا۔

"ایک پری میرے سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ تمہارے سر میں اس قدر خشکی ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے تمہارا سر دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہو جہاں دور دور تک پانی کا نام ونشان ہی نہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم اس وقت رات گئے یہاں آئے کیوں تھے"...... جولیا نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"میں ادھر سے گزر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ جیب میں پیسے بھی نہیں ہیں اور رات کا کھانا بھی میں نے نہیں کھایا کیونکہ سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ مس جولیا کو فرمائش کی جائے کہ وہ کھانا کھلا دے کیونکہ بھوکے کو کھانا کھلانا کار ثواب ہے اور خواتین کو سب سے زیادہ ثواب کی ضرورت ہوتی ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیوں۔ خواتین کو کیوں ضرورت ہوتی ہے ثواب کی۔ کیا مطلب"۔ جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ خواتین کی زبان میں تلخی اور چہرے پر کرختگی بڑھتی جا رہی ہے اور یہ دونوں صفاتِ انسان کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری پوری زندگی اسی طرح فضول باتیں کرتے ہوئے گزر جائے گی۔ بیٹھو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ

ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ریفریجریٹر سے جوس کے دو ڈبے نکالے اور ایک ڈبہ عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

"عمران۔ چوہان نے ایک لڑکی کو مشکوک سمجھ کر گھیر لیا تھا۔ میں وہیں سے آ رہی ہوں۔ یہ لڑکی بے حد تربیت یافتہ لگتی ہے۔ ابھی میں نے چوہان سے کہا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر اس کی نگرانی کرے لیکن اب میں سوچ رہی ہوں کہ اس پر تشدد کر کے اگر اس سے معلومات حاصل کر لی جاتیں تو زیادہ بہتر تھا"...... جولیا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ لڑکی جس سے چوہان ہوٹل سلیکٹی میں ملا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت ہوٹل سلیکٹی میں موجود تھا جب چوہان لڑکی سے جا کر ملا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں کیا کرنے گئے تھے"...... جولیا نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ڈنر کرنے کیونکہ سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے اس لئے راوی عیش ہی عیش لکھتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ سلیکٹی میں ڈنر کرنے کے باوجود تم بھوکے ہو۔

کیوں"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ان تکلف زدہ ہوٹلوں میں بھلا کھانا کہاں کھایا جا سکتا ہے۔ مہذب بن کر نشانی کے طور پر کھانا صرف سونگھا ہی جاتا ہے اور پھر بل پورے کھانے کا دینا پڑتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر مان جائے تو بری نہیں ہے"...... عمران نے بڑے عاشقانہ لہجے میں جواب دیا تو جولیا ہونٹ بھینچے کچھ دیر تک اس طرح عمران کو دیکھتی رہی جیسے اسے کچا چبا جانا چاہتی ہو۔

"ارے۔ ارے۔ میرا مطلب تھا کہ اگر مان جائے اور تمہیں معلوم ہے کہ خواتین ہاں کرنا جانتی ہی نہیں"...... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سب مردوں کی ایک ہی نفسیات ہے۔ جہاں لڑکی کو دیکھا فوراً اس پر ریجھ گئے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ریجھنے والی بات تو غلط ہے مس جولیانا۔ البتہ یہ کہہ سکتی ہو کہ جہاں کوئی لڑکی ریجھنے کی کوشش شروع کرتی ہے تو ہر بار یہ کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔ کہیں ظالم سماج درمیان میں دیوار بن جاتا ہے اور کہیں صفدر کی یادداشت"...... عمران نے کہا تو جولیا کا

سا ہوا چہرہ یکلخت اس طرح کھل اٹھا جیسے عمران کی بات نے اس کے دل کی تاروں کو چھیڑ دیا ہو۔

"میں جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ۔ اس لڑکی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا اسے دوبارہ اغوا کرایا جائے یا اس کی نگرانی کی جائے"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے درست فیصلہ کیا ہے جولیا۔ یہ لڑکی اگر تربیت یافتہ ہے تو اس سے کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ اگر یہ واقعی تربیت یافتہ ہے تو پھر یہ صبح ہی پاکیشیا سے چلی جائے گی اور پھر کسی اور میک اپ میں واپس آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو میں نے واقعی غلط کیا ہے۔ میں چوہان سے بات کرتی ہوں کہ اس نے کہاں سے اس لڑکی کو اغوا کیا تھا"۔ جولیا نے کہا اور فون کی طرف بڑھ گئی۔

"ٹرانسمیٹر پر بات کرو۔ چوہان ابھی اپنے فلیٹ پر نہیں پہنچا ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر وہ اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس پر چوہان کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"مجھے دو۔ میں بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں خود بات کروں گی۔ اس وقت لیڈر میں ہوں"...... جولیا

نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور جولیا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ جولیا کالنگ "...... جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ مس جولیا میں چوہان بول رہا ہوں ۔ اوور"...... کچھ دیر بعد چوہان کی آواز سنائی دی۔

"چوہان ۔ تم نے اس لڑکی کو واپس پہنچا دیا ہے یا نہیں ۔ اوور"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں مس جولیا ۔ میں اسے پہنچا کر ابھی فلیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ آپ کی کال آ گئی ۔ اوور"...... چوہان نے کہا۔

"کیا ایڈریس ہے اس کوٹھی کا ۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا تو چوہان نے ایڈریس بتا دیا۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں ۔ کیا کوئی خاص بات ہے ۔ اوور"۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں ۔ عمران یہاں میرے فلیٹ پر موجود ہے اور عمران نے کہا کہ کہ اگر یہ لڑکی تربیت یافتہ ہے تو پھر ضروری نہیں کہ وہ یہاں رہے ۔ وہ کل صبح یہاں سے نکل جائے گی اور پھر کسی اور میک اپ میں واپس آ جائے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں نگرانی کرنے کی بجائے اس سے تمام معلومات فوراً حاصل کر لینی چاہئیں ۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے اس کی گردن کی عقبی سائیڈ پر کٹ لگا کر زیرو ایکس نصب کر دیا ہے اس لئے یہ جو مرضی کرتی رہے ہم سے چھپ نہیں سکتی ۔ اوور"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تمہاری بات بھی درست ہے ۔ پھر بہتر یہ ہے کہ انتظار کیا جائے ۔ شاید کوئی کام کی بات سامنے آ جائے ۔ اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم نے ارادہ کیوں بدل دیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیرو ایکس نصب ہونے کے بعد اب یہ لڑکی کچھ بھی کرے چھپ نہ سکے گی اس لئے ابھی تشدد بے کار ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ پھر مجھے اجازت ۔ میں بھی جا کر سو جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم یہاں آئے کیوں تھے اور سنو ۔ میں صرف سچ سننا چاہتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے تمہیں صرف فارن ٹیم کے گروپ کا لیڈر بنایا ہے جبکہ فورسٹارز کا لیڈر میں ہوں اور چوہان فورسٹارز کا ممبر ہے ۔ تمہارے گروپ کا نہیں اس لئے چوہان نے پہلے مجھے فون کر کے رپورٹ دی تو میں نے اسے کہا کہ وہ تمہیں کال کرے کیونکہ یہ سب کچھ یہاں پاکیشیا میں ہو رہا ہے اور یہاں کی

انچارج تم ہو اور پھر چوہان نے تمہیں کال کیا اور میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ تم سے حالات معلوم کر سکوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے کہ تم سیکرٹ سروس میں تفرقہ مت ڈالو لیکن تم باز نہیں آتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو بہت کوشش کی کہ کسی طرح صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے لیکن اب کیا کروں۔ بہرحال فورسٹارز ایک حقیقت ہے اور ایک علیحدہ تنظیم ہے اس لئے کسی تفرقے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارے گروپ نے کیا کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان پانچ افراد کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ چوہان نے اس لڑکی کو ٹریس کر لیا اور یہ لڑکی اس سیکشن کی لیڈر ہے۔ میرا خیال ہے کہ فارن ٹیم اپنے نام کی طرح فارن میں جا کر ہی کام کرتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ چلو اٹھو چلے جاؤ یہاں سے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر تم نہیں چاہتی کہ کامیابی حاصل کرو تو تمہاری مرضی۔ اللہ حافظ"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"رکو۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہے تمہارا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مطلب معلوم کرنا ہے تو آؤ میرے ساتھ۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد ان کا خاتمہ کر کے اسرائیل کا رخ کروں اور تم معاملات کو الجھا رہی ہو"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا چند لمحے خاموش کھڑی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو اور پھر اس نے بے اختیار کاندھے اچکائے اور قدم بڑھاتی ہوئی عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

جیمز اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... جیمز نے چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کامیابی باس"...... آنے والے نے کہا تو جیمز کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"بیٹھو اور تفصیل بتاؤ"...... جیمز نے کہا۔

"باس۔ کارسن کا اس عمارت میں کام کرنے والے ایک آدمی سے رابطہ ہو گیا ہے۔ یہ آدمی وہاں سیکورٹی میں ملازم ہے اور خاصا لالچی ثابت ہوا ہے۔ میں نے میڈم روزی کے ذریعے اسے بلایا ہے۔ وہ اس وقت میڈم روزی کی رہائش گاہ پر پہنچنے والا ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں اور اس سے تفصیلی بات چیت کر لیں"...... آنے والے نے کہا۔

"ہمارے خلاف کوئی ٹریپ تو نہیں ہے"...... جیمز نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس۔ میں نے ہر طرف کا خیال رکھا ہے"...... آنے والے نے کہا تو جیمز نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وائٹ روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میڈم روزی سے بات کراؤ۔ میں ان کا دوست مائیکل بول رہا ہوں"...... جیمز نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میڈم اپنی رہائش گاہ پر ہیں۔ آج ان کا کلب آنے کا پروگرام نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دیں"...... جیمز نے کہا۔

"سوری۔ ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے روکھے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ شاید چیک کرنا چاہتا تھا اور جب اسے بتایا گیا کہ میڈم روزی رہائش گاہ پر ہے اور اس کا کلب آنے کا پروگرام نہیں ہے تو وہ سمجھ گیا کہ اس آدمی کی وجہ سے اس نے کلب آنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار ہو کر رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ آدمی تھا جس نے جیمز کو اطلاع دی تھی جبکہ جیمز سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"باس ـ میڈم کا کیا ہوا۔ ڈسار گو کو تو آپ ساتھ لے آئے تھے"...... ڈرائیور نے پوچھا تو جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

"میڈم کا ٹکراؤ بڑے بھرپور انداز میں سیکرٹ سروس سے ہو چکا ہے اور میڈم نے انہیں واقعی اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے باس ـ کیا ہوا ہے"...... ڈرائیور نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم نے مجھے ابھی کال کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں اغوا کر کے کسی اور جگہ لے جایا گیا جہاں اس مقامی آدمی چوہان کے ساتھ ایک سوئس نژاد لڑکی آئی اور پھر اس نے میڈم کو ہمارے بارے میں پوری تفصیل بتا دی تاکہ میڈم کے رد عمل کو چیک کر سکے اور پھر لڑکی نے اس آدمی کو مجبور کر دیا کہ میڈم کو دوبارہ بے ہوش کر کے واپس ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ آئے لیکن میڈم جانتی تھی کہ اسے اس لئے چھوڑا گیا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میڈم نے ہوش میں آ کر سب سے پہلے اراکس مشین کے ذریعے اپنی چیکنگ کی تو میڈم کو معلوم ہو گیا کہ ان کی گردن کے عقبی طرف کٹ لگا کر اندر جدید ترین ٹیلی ویو بٹن زیرو ایکس نصب کیا گیا ہے ـ میڈم نے اراکس مشین کے ذریعے اسے نکال لیا اور پھر اپنی کوٹھی سے نکل کر وہ ساتھ والی کوٹھی میں پہنچ گئی ـ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کوٹھی بھی ہم نے میڈم کے لئے حاصل کی تھی اور پھر کچھ دیر

بعد میڈم نے بتایا کہ وہ سوئس نژاد لڑکی رات گئے عمران کے ساتھ اس کوٹھی میں داخل ہوئی لیکن چونکہ کوٹھی خالی تھی اس لئے وہ چیکنگ کر کے واپس چلے گئے"...... جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں زیرو ایکس کے بارے میں بھی تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اسے آف کر دیا گیا ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ظاہر ہے ـ اس لئے میڈم نے اب فیصلہ کیا ہے کہ وہ آج خود اس عمران کے فلیٹ پر جا کر اس سے ملے گی اور اس سے مدد طلب کرے گی"...... جیمز نے کہا۔

"مدد طلب کرے گی ـ کیا مطلب"...... ڈرائیور نے چونک کر کہا۔

"تمہیں میڈم کی ذہانت کا تو علم ہے ـ میڈم اس عمران سے مل کر اسے بتائے گی کہ کس طرح اسے اغوا کیا گیا اور کس طرح اس کی گردن کے عقب میں ٹیلی ویو بٹن زیرو ایکس نصب کیا گیا اور پھر میڈم اس عمران کو بتائے گی کہ اس کا تعلق واقعی قبرص سے ہے اور وہ اس فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کرنے آئی تھی لیکن اس کی گردن میں زیرو ایکس نصب ہونے کی اطلاع چونکہ چیف کو مل گئی ہے اس لئے سوزانو سے اسے آؤٹ کر کے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے اس لئے اس کی جان بچائی جائے اور اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو وہ الجھا لیں گی جبکہ اس دوران ہم بالکل علیحدہ رہ

کر اپنا کام کرتے رہیں گے "...... جیمز نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی اگر میڈم پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہیں تو پھر "...... ڈرائیور نے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ میڈم نے کارسوما کی باقاعدہ ٹریننگ لے رکھی ہے اس لئے اس پر ہر قسم کا تشدد بے کار ہے "...... جیمز نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ڈرائیور نے کار ایک شاندار کوٹھی کے بند گیٹ پر روک دی اور نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کا چھوٹا حصہ کھلا اور ایک مسلح مقامی آدمی باہر آگیا۔

" میڈم سے کہو کہ جیگر اور اس کا باس آئے ہیں "...... ڈرائیور نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں۔ میڈم آپ کا شدت سے انتظار کر رہی ہیں "...... مسلح آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ڈرائیور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے بڑا پھاٹک کھلا تو وہ کار کو اندر لے گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بنے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں روک دی جہاں پہلے سے دو کاریں موجود تھیں۔ مسلح آدمی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا جبکہ جیمز اور ڈرائیور دونوں کار سے باہر نکل آئے تھے۔

" آئیے جناب "...... مسلح آدمی نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کی

رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

" تشریف رکھیں۔ میں میڈم کو اطلاع کرتا ہوں "...... مسلح آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کے سامنے موجود پردہ ہٹا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ عورت نے اس انداز میں میک اپ کیا ہوا تھا جیسے وہ ابھی جوان ہو۔ اس کے جسم پر قیمتی لباس تھا۔ اس کے چہرے کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی لالچی اور حریص طبیعت کی مالک ہے۔ جیمز کی ملاقات میڈم روزی سے پہلی بار ہو رہی تھی جبکہ جیگر پہلے بھی اس سے مل چکا تھا۔

" میرا نام جیمز ہے "...... جیمز نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ تو آپ ہیں جیمز۔ میرا نام روزی ہے اور ان کا نام ہاشم ہے "...... میڈم نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور پھر گرمجوشانہ انداز میں اس نے جیمز سے مصافحہ کیا۔ جیمز نے ہاشم سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

" مسٹر جیمز۔ ہاشم صاحب اس عمارت میں اسسٹنٹ سکیورٹی آفیسر ہیں۔ میری ان سے تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ اگر آپ انہیں ایک لاکھ ڈالر دیں تو یہ آپ کو ہر قسم کی تفصیلی معلومات مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں "...... میڈم روزی نے کہا۔

"کیا آپ گارنٹی دیتی ہیں کہ مسٹر ہاشم کی معلومات درست اور حتمی ہوں گی"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ گارنٹی میں دیتی ہوں"...... میڈم روزی نے کہا۔

"جیگر ۔ ایک لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک میڈم روزی کو دے دو"...... جیمز نے جیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"پچاس ہزار ڈالر میرے بھی ہوں گے"...... میڈم روزی نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ دونوں چیک میڈم روزی کو دے دو"...... جیمز نے کہا تو میڈم روزی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ ہاشم کا چہرہ ایک لاکھ ڈالر کے چیک کا سنتے ہی پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔ جیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور پھر اس نے دو چیکوں پر اندراجات کر کے انہیں چیک بک سے علیحدہ کیا اور پھر دونوں چیک اس نے میڈم روزی کی طرف بڑھا دیئے ۔ میڈم روزی نے ایک نظر دونوں چیکوں پر ڈالی اور پھر ایک چیک اس نے ہاشم کی طرف بڑھا دیا اور دوسرا تہہ کر کے اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ ہاشم نے بھی ایک نظر چیک پر ڈالی اور پھر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اب آپ جو معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں"...... ہاشم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹارکم جزیرے کی جس عمارت میں آپ اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر

ہیں وہاں سے ایسی ریز پھیلائی جاتی ہیں جو پورے پاکیشیا کا محاصرہ کرتی ہیں اور ان ریز کی وجہ سے پاکیشیا پر ایٹمی حملہ نہیں ہو سکتا۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... جیمز نے ہاشم کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو ہاشم بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں"...... ہاشم نے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"غلط فہمی ۔ کیا مطلب"...... جیمز نے چونک کر کہا۔

"مسٹر جیمز ۔ آپ کی اطلاع اس حد تک درست ہے کہ پہلے اس عمارت کو اس مقصد کے لئے تعمیر کیا گیا تھا لیکن جب اس کو مرکز بنا کر تجربات کئے گئے تو ان کا خیال غلط ثابت ہوا۔ اس عمارت سے پورے پاکیشیا کے گرد ریز کا حصار نہ ہو سکتا تھا اس لئے اس عمارت کو چھوڑ دیا گیا اور اب وہاں آرمی نشریاتی سنٹر ہے"...... ہاشم نے کہا۔

"کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"...... جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے غلط بیانی کی کیا ضرورت ہے ۔ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے ۔ آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو ساتھ لے جا کر یہ پوری عمارت گھما سکتا ہوں"...... ہاشم نے کہا تو جیمز نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اب یہ مرکز کہاں قائم کیا گیا ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"آپ نے مجھے بھاری رقم دی ہے اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس بات کا علم مجھے اس لئے ہے کہ میں پہلے اس عمارت میں تعینات تھا لیکن جب یہاں سے مرکز ختم کیا گیا تو نئے مرکز میں بھی مجھے ہی رکھا گیا تھا لیکن وہاں اس قدر سخت انتظامات تھے کہ میں جلد ہی گھبرا گیا اور پھر کچھ عرصے بعد میں نے چکر چلا کر وہاں سے اپنا تبادلہ واپس ٹارکم جزیرے پر کرا لیا اس لئے مجھے اس بارے میں وہ کچھ معلوم ہے جو شاید پاکیشیا میں اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو"۔ ہاشم نے کہا۔

"اس کی تفصیل بتائیں"...... جیمز نے کہا۔

"سوری جناب۔ اگر آپ ایک لاکھ ڈالر مزید دے دیں تو آپ کو یہ تفصیل بتائی جا سکتی ہے ورنہ آپ نے جس عمارت کے لئے پہلے چیک دیا تھا اس کے بارے میں آپ مزید پوچھنا چاہیں تو میں بتانے کے لئے تیار ہوں"...... ہاشم نے کہا تو جیمز کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے کھچاؤ کے تاثرات پیدا ہوئے لیکن پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"جیگر۔ مسٹر ہاشم کو ایک لاکھ ڈالر کا مزید چیک دے دو"۔ جیمز نے کہا۔

"سنو۔ مجھے بھی مزید چیک دو ورنہ ہاشم تمہیں کچھ نہیں بتائے گا۔ کیوں ہاشم"...... میڈم روزی نے جلدی سے کہا۔

"یس میڈم۔ میں تو آپ کا خادم ہوں"...... ہاشم نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"میڈم کو بھی پچاس ہزار ڈالر کا دوسرا چیک دے دو"...... جیمز نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جیب سے چیک بک نکال کر ایک بار پھر دو چیکوں پر اندراجات کر کے اس نے دونوں چیک میڈم روزی کی طرف بڑھا دیئے۔ میڈم روزی نے ایک چیک ساتھ بیٹھے ہوئے ہاشم کی طرف بڑھایا اور دوسرا تہہ کر کے اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"شکریہ۔ اب پوچھیں کیا پوچھنا ہے"...... ہاشم نے دوسرا چیک تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تفصیل سے بتاؤ کہ سرا سمکس ریز کا مرکز کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... جیمز نے کہا۔

"تو پھر غور سے سنو مسٹر جیمز۔ سرا سمکس ریز کا مرکز ٹارکم جزیرے سے شمال مغرب میں واقع ایک اور جزیرے کاشو میں ہے لیکن ان ریز کو فضا میں پھیلانے والا ٹرانسمیٹر کاشو جزیرے پر نہیں ہیں بلکہ کاشو کے قریب ایک چھوٹا سا ویران ٹاپو ہے جسے عام طور پر صرف ٹاپو ہی کہا جاتا ہے پر ہے"...... ہاشم نے کہا۔

"اس ٹرانسمیٹر کی حفاظت کا اس ٹاپو پر کیا انتظام کیا گیا ہے"...... جیمز نے کہا تو ہاشم بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم ہنسے کیوں ہو"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا تو میڈم روزی بھی حیرت بھری نظروں سے ہاشم کو دیکھنے لگی تھی۔

" میں اس لئے ہنسا ہوں مسٹر جیمز کہ وہاں سرے سے کوئی ٹرانسمیٹر ہے ہی نہیں اس لئے اس کی حفاظت کا انتظام کیسا"۔ ہاشم نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ ابھی تم کہہ رہے تھے کہ ٹرانسمیٹر ٹاپو پر ہے اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ وہاں ٹرانسمیٹر نہیں ہے"...... جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹرانسمیٹر کسے کہتے ہیں"...... ہاشم نے کہا۔

" لوہے کا بہت بلند ٹاور جس پر نشریاتی آلات نصب ہوتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" ایسا کوئی ٹاور وہاں نہیں ہے"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر"...... جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مسٹر جیمز ۔ ٹاپو پر درختوں کے جھنڈ ہیں اس لئے ٹرانسمیٹر بھی ایک درخت کو بنایا گیا ہے ۔ یہ درخت مصنوعی ہے لیکن دیکھنے میں اصل لگتا ہے اس لئے اسے پہچانا نہیں جا سکتا۔ اس درخت کے اندر ہی ریز کو پھیلانے والی مشینری خفیہ طور پر نصب کی گئی ہے ۔ اس لئے اگر وہاں کوئی پہنچ بھی جائے تو اسے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہاں کوئی ٹرانسمیٹر موجود ہے اس لئے وہاں کسی قسم کے حفاظتی انتظامات بھی نہیں کئے گئے ۔ وہ عام سا ٹاپو ہے اور ہر کوئی وہاں آجا

سکتا ہے"...... ہاشم نے کہا۔

" میڈم روزی ۔ کیا آپ کے پاس پاکیشیا سے ملحقہ سمندر کا نقشہ موجود ہے"...... جیمز نے میڈم روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں ۔ میں لے آتی ہوں"...... میڈم روزی نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

" آپ کا میڈم روزی سے کیا تعلق ہے"...... جیمز نے ہاشم سے پوچھا۔

" میں اس کے کلب میں بطور شارپر بڑی بڑی پارٹیوں کو لوٹتا ہوں اور اس میں سے مجھے باقاعدہ حصہ ملتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سیکورٹی میں بھی ملازم ہوں اور میڈم روزی مجھ پر ویسے بھی مہربان ہے"...... ہاشم نے اوباشانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد میڈم روزی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور اسے درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

" مسٹر ہاشم ۔ اب آپ کاشو جزیرے اور اس ٹاپو کی نشاندہی کریں"...... جیمز نے کہا تو ہاشم اس نقشے پر جھک گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیب سے قلم نکال کر نقشے پر دو جگہوں پر دائرے ڈال دیئے۔

" یہ ہے کاشو جزیرہ اور یہ ہے ٹاپو"...... ہاشم نے کہا تو جیمز چند لمحوں تک غور سے نقشہ کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل

سانس لیا۔

"کیا تم نے یہ مصنوعی درخت دیکھا ہوا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار"...... ہاشم نے جواب دیا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی بتاؤ"...... جیمز نے کہا تو ہاشم نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"یہ تو عام سی باتیں ہیں مسٹر ہاشم۔ کوئی خاص نشانی بتاؤ"۔ جیمز نے کہا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی نہیں ہے۔ اسے بنایا ہی اس انداز میں گیا ہے کہ یہ بالکل دوسرے درختوں جیسا ہو"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان میں سے جو ریز نکلتی ہیں انہیں کسی مشینری سے چیک نہیں کیا جا سکتا"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ سپراسمکس ریز کسی مشینری سے چیک نہیں ہو سکتیں۔ یہ ریز کسی قسم کی رکاوٹ بھی پیدا نہیں کرتیں۔ صرف ایٹمی مواد ان ریز سے نہیں گزر سکتا اس لئے صرف ایٹمی مواد کی مدد سے اسے چیک کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو ٹاپو پر ساتھ لے جانا پڑے گا"۔ جیمز نے ہاشم کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ آئی ایم سوری۔ میں صرف یہاں بیٹھ کر آپ کو

سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ میں عملی طور پر اس معاملے میں شامل نہیں ہو سکتا"...... ہاشم نے جواب دیا۔

"اگر اس کام کا آپ کو منہ مانگا معاوضہ دے دیا جائے تو پھر"۔ جیمز نے کہا۔

"ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے کہ میڈم روزی بھی ساتھ جائیں"۔ ہاشم نے میڈم روزی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میڈم روزی کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو میڈم روزی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور جیمز سمجھ گیا کہ یہ دونوں صرف اس سے مزید بھاری رقم حاصل کرنے کے لئے اسے چکر دے رہے ہیں۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بتائیں کتنی رقم مزید دینا ہو گی"...... جیمز نے کہا تو ہاشم اور میڈم روزی دونوں کے چہرے جیمز کی بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

"پچاس لاکھ ڈالر آپ کو مزید دینا ہوں گے"...... ہاشم نے کہا۔

"اور دس لاکھ مجھے"...... میڈم روزی نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ چیک آپ کو وہاں ٹاپو پر پہنچ کر ہی ملیں گے"...... جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ رقم ہمیں یہیں چاہئے"...... ہاشم نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو رقم یہاں دے دیں تو کیا پھر آپ وہاں نہیں جائیں

گے"...... جیمز نے کہا۔

" پھر میں آپ کو ایسی خاص نشانی بتا دوں گا کہ آپ کو ہمیں ساتھ لے جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ جان بوجھ کر مزید رقم حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں"...... جیمز نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مسٹر جیمز۔ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے ملک کا انتہائی قیمتی راز آپ کو فروخت کر رہے ہیں اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اس کا جس قدر چاہیں معاوضہ طلب کریں"...... ہاشم نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیگر انہیں چیک دے دو۔ یہ واقعی ان کا حق ہے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر نے ایک بار پھر دو چیک بنا کر میڈم روزی کو دے دیئے اور میڈم روزی نے ایک چیک ہاشم کو اور دوسرا تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

" شکریہ مسٹر جیمز۔ آپ واقعی بڑے دل کے مالک ہیں"۔ ہاشم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خصوصی نشانیاں بتانا شروع کر دیں۔ جیمز اس سے سوالات کرتا رہا اور جب اسے مکمل تسلی ہو گئی کہ اب وہ آسانی سے اس درخت کو تلاش کر لے گا تو اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" میڈم روزی۔ یہاں آپ کے ہاں کتنے ملازم ہیں"...... جیمز نے

اچانک کہا تو میڈم روزی اور ہاشم دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... میڈم روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ آپ پریشان کیوں ہو گئی ہیں۔ میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا تاکہ اندازہ لگا سکوں کہ آپ کی یہاں مالی حیثیت کیا ہے"۔ جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں زیادہ ملازم رکھنے کی قائل نہیں ہوں کیونکہ ان سے خواہ مخواہ کے مسائل اور الجھنیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا صرف آٹھ ملازم ہیں چوکیدار سمیت"...... میڈم روزی نے کہا۔

" میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے ان سب کو ایک ایک ہزار ڈالر انعام دیں۔ کیا آپ انہیں یہاں بلوا سکتی ہیں"...... جیمز نے کہا۔

" آپ رقم مجھے دے دیں میں انہیں دے دوں گی"...... میڈم روزی نے کہا۔

" اوکے۔ آپ کی مرضی"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سائیلنسر لگا جدید ساخت کا مشین پسٹل تھا۔

" یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... میڈم روزی اور ہاشم دونوں نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا ہی تھا کہ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ

ہی میڈم روزی اور ہاشم دونوں چیخ کر نیچے گرے اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے جبکہ جیگر اس دوران اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ جیمز نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔

"تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے تاکہ تم ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دے کر وہاں سے بھی معاوضہ حاصل کر لو"...... جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جیگر بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"باس۔ آٹھ ہی ملازم تھے۔ میں نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ جیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ان کی جیبوں سے اپنے چیک واپس نکال لو اور یہاں سے نکل چلو"...... جیمز نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے ان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا جبکہ سلیمان ناشتے کے بعد اپنی عادت کے مطابق شاپنگ کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ عمران کو فورسٹارز کی طرف سے فون کال کا انتظار تھا۔ وہ رات کو جولیا کے ساتھ اس کوٹھی میں گیا تھا جہاں ماریا کو چوہان واپس چھوڑ آیا تھا لیکن انہیں کوٹھی خالی ملی تھی اور پھر چوہان کی طرف سے یہ اطلاع بھی مل گئی کہ زیرو ایکس جو ماریا کی گردن کے عقبی طرف نصب کیا گیا تھا اسے بھی آف کر دیا گیا ہے تو عمران سمجھ گیا کہ جولیا نے جو گیم کھیلی تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی اور اب یہ ماریا لامحالہ فوری طور پر پاکیشیا سے نکلنے کی کوشش کرے گی تاکہ کافرستان جا کر نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ واپس آسکے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اس کے پاس کاغذات کا دوسرا سیٹ موجود ہو اور وہ اس نئے سیٹ کے مطابق اپنا میک اپ کر لے اس لئے اس نے نہ صرف

صفدر اور کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگا دی تھی بلکہ تنویر کی ڈیوٹی بندرگاہ پر اور باقی ساتھیوں کی ڈیوٹی ماریا کو شہر میں تلاش کرنے پر لگادی تھی اور اب وہ بیٹھا انہی کے فون کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... رسیور اٹھاتے ہی عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"مم ۔ مم ۔ مگر میں نے تو ایک صاحب عمران سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی جبکہ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"صاحب عمران تو میں نہیں ہوں البتہ عمران میرا ہی نام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر آپ نے تو بہت سے نام لئے ہیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔ اسے وہ لطیفہ یاد آگیا تھا کہ ایک صاحب سرائے میں پہنچے اور اپنا نام لکھواتے ہوئے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ کئی القاب بھی لگا دیئے جس پر سرائے کے مالک نے کہا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی کمرہ ہے ۔ اتنے زیادہ افراد کے لئے اس کے پاس کمرے نہیں ہیں ۔ یہاں بھی یہی ہوا تھا ۔ اس لڑکی نے عمران کے القابات اور ڈگریوں کو سن کر یہ سمجھا تھا کہ بہت سے آدمیوں کا ایک ساتھ

ہی تعارف کرایا جا رہا ہے۔

"محترمہ ۔ یہ مجھ اکیلے کے القابات اور ڈگریاں ہیں جن کو میں بے چارہ ہر وقت سر پر اٹھائے اٹھائے پھرتا ہوں ۔ آپ فرمائیں کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ سوری ۔ میں سمجھی تھی کہ دس بارہ آدمیوں کا تعارف کرایا جا رہا ہے ۔ میرا نام باربرا ہے اور میں ایکریمین ہوں اور یہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں لیکن یہاں رات کو میرے ساتھ بہت برا سلوک ہوا ہے ۔ مجھے اغوا کیا گیا اور پھر ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک مقامی نوجوان نے مجھ سے پوچھ گچھ کی ۔ وہ مجھے کسی ایجنسی کا ایجنٹ سمجھ رہے تھے ۔ میں نے انہیں تفصیل بتائی تو وہ یقین نہیں کر رہے تھے اور پھر انہوں نے مجھے دوبارہ بے ہوش کر دیا ۔ اب مجھے ہوش آیا تو میں ایک خالی کوٹھی میں موجود تھی ۔ میں نے پہلے تو سوچا کہ سفارت خانے فون کروں لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ مجھے قبرص سے پاکیشیا آتے ہوئے آپ کی ٹپ دی گئی تھی اور آپ کا فون نمبر بھی بتایا گیا کہ آپ ہر قسم کے حالات میں میری مدد کر سکتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے ۔ پلیز آپ میری مدد کریں"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا تو عمران کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئیں۔

"آپ کس قسم کی مدد چاہتی ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف یہ کہ آپ ان لوگوں کو یہ یقین دلا دیں کہ میں وہ نہیں ہوں جو وہ لوگ سمجھ رہے ہیں"...... باربرا نے کہا۔

"آپ واپس چلی جائیں ۔ اس طرح آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی یہ سوچا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ سرکاری ایجنسیاں آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑا کرتیں اور میرے اس طرح اچانک غائب ہونے پر ان کا شک یقین میں بدل جائے گا اور مجھے ہلاک کر دیا جائے گا ۔ چاہے میں دنیا میں کہیں بھی جا کر چھپ جاؤں یہ لوگ مجھے ٹریس کر لیں گے"...... باربرا نے کہا۔

"اس وقت آپ کہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے ۔ جس کوٹھی میں میری رہائش تھی اس کوٹھی میں مجھے بے ہوش کر کے واپس پہنچایا گیا ہے ۔ آپ پلیز میری مدد کریں ۔ میں آپ کی بے حد ممنون ہوں گی"...... باربرا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ میرے فلیٹ پر آ سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے فلیٹ کا نمبر دو سو ہے اور یہ کنگ روڈ پر واقع ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر آ جاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لڑکی آخر چاہتی کیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس کی پیشانی پر شکنیں بڑھتی جا رہی تھی ۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا یہی سوچتا رہا اور پھر اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

"میرا نام باربرا ہے"...... باہر سے ہلکی سی نسوانی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ گیا ۔ دروازے پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی اور وہ ایکریمین نژاد تھی لیکن اس کے خدوخال قبرصی تھے ۔ البتہ عمران نے یہ بات ایک ہی نظر میں چیک کر لی تھی کہ یہ لڑکی میک اپ میں نہیں ہے۔

"آیئے ۔ تشریف لایئے"...... عمران نے بڑے مہذب انداز میں سر کو جھکاتے ہوئے خالصتاً مشرقی انداز میں کہا تو باربرا کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"شکریہ ۔ آپ کے اس انداز نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ واقعی میری مدد کریں گے"...... باربرا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسی خوبصورت لڑکی کی مدد کرنے کے لئے تو سو سالہ بوڑھے بھی تیار ہو جائیں گے ۔ میں تو ابھی لڑکپن کے دور سے گزر رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو باربرا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کرنے کا بے حد شکریہ ۔ کیا آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں" ...... باربرا نے کہا۔

"میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہوں" ...... عمران نے دروازہ بند کر کے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو باربرا بے اختیار مسکرا دی۔

"تشریف رکھیں" ...... عمران نے کہا اور پھر ریفریجریٹر سے جوس کا ایک ڈبہ نکال کر اس نے باربرا کے سامنے رکھ دیا۔

"آپ نہیں پئیں گے" ...... باربرا نے چونک کر کہا۔

"میں نے ابھی ناشتہ کیا ہے ۔ آپ لیں" ...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ...... باربرا نے کہا اور جوس کا ڈبہ اٹھا کر اس نے جوس سپ کرنا شروع کر دیا۔

"آپ پہلے مجھے تفصیل بتائیں کہ ہوا کیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"میں ایکریمیا کی ریاست اوہائیو میں ایک گیراج کی مالک ہوں ۔ مجھے سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے ۔ میرے پاس بین الاقوامی سیاحتی کارڈ بھی موجود ہے ۔ میں سیاحت کے لئے تارکی گئی تو وہاں میری ملاقات چار ایکریمینز سے ہو گئی جو انتہائی امیر لوگ تھے اور وہ سیاحت کے لئے کافرستان اور پاکیشیا جانا چاہتے تھے اور انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی اور ہم لوگ چارٹرڈ فلائٹ سے تارکی

سے کافرستان گئے مگر اس گروپ کے لیڈر جنیک کو کافرستان پسند نہ آیا اور اس نے فوری طور پر پاکیشیا جانے کا ارادہ کر لیا اور ہم ایک اور چارٹرڈ فلائٹ سے پاکیشیا آ گئے ۔ پاکیشیا پہنچ کر میں نے ایئرپورٹ سے ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ وہ مزاجاً شریف آدمی نہیں تھے اور انہیں دھمکی دی کہ اگر انہوں نے زبردستی کی تو میں پولیس کو کال کر لوں گی جس پر وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے اور میں نے ایئرپورٹ سے ایک رئیل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے ایک رہائشی کوٹھی حاصل کی کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کسی ہوٹل میں اگر پھر میری ملاقات ان سے ہو گئی تو وہ لوگ مجھے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں گے ۔ اگلے روز میں ہوٹل سلیکٹ گئی تو وہاں ایک مقامی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی جس کا نام چوہان تھا ۔ وہ کچھ دیر بعد واپس چلا گیا اور رات گئے میں ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تو اچانک میں بے ہوش ہو گئی اور پھر مجھے ہوش آیا تو میں کسی اور جگہ پر کرسی پر جکڑی ہوئی موجود تھی ۔ وہاں ایک سوئس نژاد لڑکی آئی اور اس نے مجھ سے پوچھ گچھ کی ۔ وہ مجھے قرصی کہہ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ میرا تعلق قرص کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے اور اسے میرے تارکی سے کافرستان اور کافرستان سے پاکیشیا چارٹرڈ طیارے پر آنے کے بارے میں معلوم تھا ۔ وہ مجھ سے کسی گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن مجھے کچھ معلوم نہ تھا ۔ پھر انہوں نے مجھے دوبارہ بے ہوش کر دیا اور پھر جب مجھے ہوش

آیا تو میں اپنی کوٹھی میں موجود تھی لیکن اس بار البتہ میں جکڑی ہوئی نہ تھی اور کوٹھی بھی خالی تھی۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر بے حد پریشان ہوئی ۔پہلے تو میں نے سوچا کہ فوراً اس ملک سے چلی جاؤں لیکن پھر مجھے فکر ہوئی کہ ان لوگوں کا مجھ پر شک یقین میں بدل جائے گا اور وہ مجھے جہاں بھی ہیں گی ٹریس کر لیں گے اور پھر مجھے اپنی دوست میری کی بات یاد آ گئی ۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کا تعلق بھی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے اور آپ میری ہر معاملے میں مدد کر سکتے ہیں ۔چنانچہ میں نے آپ کو فون کیا اور یہاں چلی آئی اور اب آپ کے سامنے ہوں"...... باربرا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو اتفاقاً اس گروپ کی وجہ سے پاکیشیا آ گئی ہیں ۔ پھر آپ کو میری نے میری ٹپ کیوں دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"میں گزشتہ سال سے پاکیشیا کی سیاحت کے لئے آنا چاہتی تھی ۔ اس دوران میری سے میری ملاقات ہو گئی اور وہ پاکیشیا کئی بار آ چکی ہے اس لئے اس نے مجھے یہاں کے بارے میں بہت سی باتیں بتائی تھیں اور آپ کا فون نمبر اور ایڈریس بھی بتایا تھا جو میں نے اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیا تھا"...... باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری کیا کام کرتی ہے اور وہ کہاں رہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ نیشنل یونیورسٹی اوہائیو میں لیبارٹری اسسٹنٹ ہے"۔

باربرا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کیا چاہتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ میری ایک فرضی کردار ہے۔

"میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ ان لوگوں کو جنہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی تھی کسی بھی طرح یہ یقین دلا دیں کہ میرا تعلق کسی گروپ سے نہیں ہے اور ہاں ۔ایک بات اور بھی بتا دوں کہ جب مجھے ہوش آیا تو میری گردن کے عقبی حصے میں شدید درد ہو رہا تھا۔ جب میں نے چیک کیا تو مجھے احساس ہوا کہ وہاں کوئی چیز لگی ہوئی ہے ۔میں نے آئینے میں چیک کیا تو ایک چھوٹا سا بٹن وہاں موجود تھا جس کا ایک سرا باہر کو نکلا ہوا تھا جبکہ باقی حصہ گردن کے اندر تھا۔ میں نے اسے باہر نکال دیا جو اب بھی میرے پاس موجود ہے"۔ باربرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر میز پر رکھ دیا ۔یہ زیرو ایکس تھا اور اسے باقاعدہ آف کیا گیا تھا۔

"لیکن مجھے ان لوگوں کو ٹریس کرنے میں تو وقت لگے گا ۔آپ اس دوران کہاں ٹھہریں گی ۔ وہ لوگ تو آپ کو کسی بھی وقت ٹریس کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کو ٹریس کرنے میں آپ کو کتنا وقت لگے گا"۔ باربرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور ایک روز بھی۔ آپ مجھے ان کے حلیئے بتا دیں"...... عمران نے کہا تو باربرا نے جولیا اور چوہان کے حلیئے تفصیل سے بتا دیئے۔

"آپ میرے ایک دوست کی رہائش گاہ پر محفوظ رہیں گی۔ آیئے میرے ساتھ"...... عمران نے کہا تو باربرا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے فلیٹ کا دروازہ لاک کیا اور پھر گیراج سے اپنی کار نکال لی۔

"اوہ۔ آپ کے پاس تو جدید سپورٹس کار ہے"...... باربرا نے کہا۔

"بہرحال آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں"...... عمران نے کہا تو باربرا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ نے مجھے بھی کار سے منسوب کر دیا ہے"...... باربرا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"خوبصورتی اور جدت دونوں اضافی خوبیاں ہیں اور ان دونوں میں بہرحال آپ آگے ہیں"...... عمران نے کہا تو باربرا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر جا کر رکی اور عمران نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔

"بہت بڑی رہائش گاہ ہے"...... باربرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد

چھوٹا پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آگیا۔

"جوزف۔ پھاٹک کھولو"...... عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یہ۔ یہ دیو کون ہے"...... باربرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ دو ہیں اور یہ میرے دوست کے گارڈز ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد جہازی سائز کا پھاٹک کھل گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ باربرا بڑی حیرت بھری نظروں سے عظیم الشان بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی۔ عمران نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔ باربرا بھی نیچے اتر آئی تھی۔ اسی لمحے ایک طرف سے جوانا آتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہ دوسرا دیو ہے اور اس کا نام جوانا ہے اور جوانا یہ باربرا ہے اور یہاں سیاحت کے لئے آئی ہے اور اب کچھ روز یہاں ٹھہرے گی"۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مختصر سا جواب دیا جبکہ اس دوران جوزف بھی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا تھا۔

"جوزف۔ یہ باربرا ہے اور یہاں کچھ روز قیام کریں گی۔ تم نے ان کا خصوصی طور پر خیال رکھنا ہے کیونکہ یہ معزز مہمان ہیں"۔

عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ آئیے مس باربرا میں آپ کو گیسٹ روم دکھا دوں "...... جوزف نے کہا۔

" کیا تم یہاں آتے جاتے رہو گے "...... باربرا نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ بے فکر رہو ۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور نہ ہی یہاں کوئی پہنچ سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو باربرا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جوزف کے ساتھ عمارت کی طرف بڑھ گئی۔

" یہ کون ہے ماسٹر "...... ان کے جاتے ہی جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہی تو معلوم کرنا ہے ۔ میں نے جوزف کو اشارہ کر دیا ہے ۔ وہ اسے بے ہوش کر کے اطلاع دے گا ۔ تم اسے چیکنگ روم میں لے جا کر مشین کے ساتھ لنک کر دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا "۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا ۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ ماریا کے بارے میں کیا اطلاع ہے "...... عمران نے کہا۔

" اسے تلاش کیا جا رہا ہے مگر ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی "۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ میرے فلیٹ پر پہنچ گئی تھی ۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے بے ہوش کر کے اس کی رہائش گاہ میں واپس پہنچا دیا گیا تھا ۔ وہ مجھ سے مدد حاصل کرنے آئی تھی "...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مزید تفصیل بھی بتا دی۔

" اوہ ۔ اب وہ کہاں ہے "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ واقعی نہ صرف انتہائی تربیت یافتہ ہے بلکہ ذہین بھی ہے ۔ وہ اس لئے میرے پاس پہنچی تھی کیونکہ اس کے خیال کے مطابق سب سے بہتر ڈیفنس یہ ہے کہ حملہ کرنے والے کے پاس خود پہنچ جاؤ اور اس وقت وہ رانا ہاؤس میں ہے ۔ اس سے سب کچھ معلوم کر لیا جائے گا ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو اس کی تلاش ختم کرنے کا حکم دینے کے ساتھ اس کے گروپ کی تلاش کا حکم دے دو "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا لیکن ابھی تک کوئی کلیو نہیں ملا نجانے یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں ۔ ٹارکم جزیرے کے گرد بھی چیکنگ کی جا رہی ہے "...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اس سے معلومات ملتے ہی تمہیں کال کر دوں گا ۔ میں اس کھیل کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میری چھٹی

حس کہہ رہی ہے کہ یہ سارا کھیل صرف وقت حاصل کرنے کے لئے کھیلا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں رانا ہاؤس آ جاؤں"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے اس کے لاشعور کی چیکنگ کرنے کا پروگرام بنایا ہے کیونکہ یہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ ہے اور اس پر تشدد بے کار رہے گا اس لئے تمہارے آنے کا کوئی فائدہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو واپس کال کر لیتی ہوں اور اب مجھے تمہاری کال کا انتظار رہے گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔

"باس۔ میں نے اس کا میک اپ چیک کیا ہے۔ وہ میک اپ میں نہیں ہے اور وہ اب مشین میں موجود ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ مشین روم میں ایک سٹریچر نما کرسی پر باربرا بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی اور اس کے سر پر کنٹوپ موجود تھا۔ جوانا قریب ہی کھڑا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین کو آن کیا اور پھر ایک مائیک لے کر وہ مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اس کے عقب میں موجود تھے۔ عمران نے مائیک کے

ساتھ موجود بٹن پریس کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے کہا۔

"باربرا"...... مشین کی سکرین پر دھماکے سے نام ابھرا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سکرین پر نام ماریا آئے گا لیکن سکرین پر نام باربرا موجود تھا۔

"کیا تم میک اپ میں ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں"...... جواب دیا گیا۔

"کیا تم قبرصی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں ایکریمین ہوں"...... باربرا نے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق قبرص کی سرکاری ایجنسی سے ہوزانو سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں تو ایکریمیا کی ریاست اوہائیو میں ایک گیراج کی مالک ہوں"...... باربرا نے کہا اور پھر عمران نے اس کے گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں لیکن باربرا نے وہی جواب دیئے جو اس سے پہلے وہ عمران کو دے چکی تھی۔ عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اس گروپ کے حلیئے معلوم کئے تو باربرا نے وہی حلیئے بتا دیئے جو حلیئے اس نے ایئرپورٹ پر موجود کاغذات سے حاصل کئے تھے تو عمران کچھ دیر تک خاموش بیٹھا بے ہوش پڑی ہوئی باربرا کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔آپ بہت الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"۔ جوانا نے کہا۔

"اس عورت نے واقعی مجھے الجھا دیا ہے کیونکہ میں کنفرم تھا کہ یہ سوزانو کی ایجنٹ باربرا ہے لیکن اس کے لاشعور نے جو جواب دیئے ہیں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لاشعوری طور پر جھوٹ بول رہی ہو"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لاشعوری طور پر جھوٹ۔وہ کیسے۔شعوری طور پر تو جھوٹ بولا جا سکتا ہے لیکن لاشعوری طور پر تو جھوٹ نہیں بولا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ایکریمیا میں میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی تھی جو ایسے معاملات کا ماہر تھا اور اس کا نام ولیم ٹرنر تھا۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ جس طرح شعور کی تربیت کی جاتی ہے اسی طرح لاشعور کی بھی تربیت کی جا سکتی ہے اور تربیت یافتہ لاشعور اسی طرح جھوٹ بول سکتا ہے جس طرح شعور بول سکتا ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ولیم ٹرنر۔وہی جو سر سے گنجا تھا اور اس کی دونوں آنکھیں ایک لائن میں ہونے کی بجائے تھوڑی سے اوپر نیچے تھیں۔کیا اس کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ماسٹر وہی بالکل وہی۔کیا آپ اسے جانتے ہیں"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔وہ ان معاملات میں واقعی انتہائی ماہر تھا۔دو سال پہلے وہ فوت ہو گیا ہے اور میری اس سے کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں لیکن اس موضوع پر اس سے کبھی بات نہیں ہوئی۔ٹھیک ہے تمہاری بات چیک کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے لیبارٹری کے طور پر بنایا گیا تھا۔عمران نے وہاں سے ایک انجکشن تیار کیا اور واپس مشین روم میں آ گیا۔

"جوزف۔یہ انجکشن بے ہوش باربرا کو لگا دو"...... عمران نے تیار شدہ سرنج جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔جوزف نے آگے بڑھ کر باربرا کے بازو میں انجکشن لگایا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے سرنج ایک طرف رکھی ہوئی باسکٹ میں اچھال دی۔عمران کی نظریں کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔پانچ منٹ بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کئے اور پھر جب مشین پر چھوٹا سا بلب جو پہلے سبز رنگ میں جل رہا تھا جھماکے سے بند ہو گیا تو اس نے مائیک کے ساتھ موجود بٹن کو آن کر دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ اس بار سکرین پر

باربرا کی بجائے ماریا لکھا ہوا نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے جیسے عمران سوال کرتا گیا جواب پہلے جواب سے یکسر مختلف سکرین پر ابھرتے رہے۔

"کیا تم میک اپ میں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سکرین پر جواب ابھرا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے میک اپ واش کرنے کا طریقہ بھی معلوم کر لیا اور پھر مائیک آف کر کے اس نے مشین بھی آف کر دی۔

"اسے کھول کر بلیک روم میں لے جا کر راڈز میں جکڑ دو۔ میں اس کا میک اپ واش کرنے کے لئے خصوصی کیمیکلز لیبارٹری سے لاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے ذہن میں واقعی بھونچال آیا ہوا تھا۔ ماریا نے اسے واقعی ذہنی طور پر شکست دے دی تھی۔ اگر جوانا ولیم ٹرنر کی بات نہ کرتا تو عمران واقعی شکست کھا گیا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ لاشعور کی بھی اس انداز میں تربیت کی جا سکتی ہے۔ لیبارٹری سے مطلوبہ کیمیکلز حاصل کرنے کے بعد وہ دوبارہ بلیک روم میں پہنچ گیا تو وہاں ماریا بے ہوشی کے عالم میں کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔ عمران نے جوزف کو کیمیکلز دیتے ہوئے سمجھایا کہ انہیں کس طرح مکس کرنا ہے اور پھر ماریا کے چہرے پر لگا کر پانچ منٹ بعد سرٹ سے اسے دھو کر تولیئے سے اس کا چہرہ رگڑ کر صاف کرے تو جوزف نے اس کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا اور پھر پانچ

منٹ بعد جب ماریا کے چہرے سے میک اپ صاف ہوا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ماسٹر۔ یہ تو انتہائی تربیت یافتہ ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ نہ صرف تربیت یافتہ ہے بلکہ ذہانت میں بھی ہم سے آگے ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس عورت پر شیطان کا سایہ ہے"...... جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ یہ خود شیطان نہیں ہے لیکن اس پر شیطان کا سایہ ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ اپنے ملک کے لئے کام کر رہی ہے جس طرح ہم اپنے ملک کے لئے کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم باس کہ یہ کس ملک کے لئے کام کر رہی ہے لیکن جس ملک کے لئے بھی کام کر رہی ہے اس ملک پر شیطان کا قبضہ ہے اس لئے شیطان نے اس پر اپنا سایہ کیا ہوا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"حیرت ہے۔ واقعی یہ اپنے ملک کے لئے نہیں بلکہ اسرائیل کے لئے کام کر رہی ہے"...... عمران نے جوزف کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے

بعد ماریا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جوزف۔ الماری سے آئینہ نکالو کیونکہ آئینہ دیکھے بغیر اسے یقین نہیں آئے گا کہ اس کا میک اپ واش ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف خاموشی سے ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے جکڑا کیوں ہے۔ کیوں کیا مطلب"...... ہوش میں آتے ہی ماریا نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"تم۔ تم عمران۔ یہ کیا ہے۔ کیا مطلب"...... ماریا نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے تسلیم ہے مس ماریا کہ تم ذہانت اور کارکردگی میں مجھ سے آگے ہو بلکہ تم نے واقعی مجھے شکست دے دی تھی لیکن چونکہ تم اپنے ملک کی بجائے اسرائیل کے لئے کام کر رہی ہو اس لئے بقول جوزف تم پر شیطان کا سایہ ہے اور شیطان کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ ان افراد کی مدد کرتا ہے جو شیطان کا مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اسرائیل کے لئے کام۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... ماریا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوزف۔ اسے آئینہ دکھاؤ تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ اس کا میک اپ واش ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے آئینہ ماریا کے چہرے کے سامنے کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ناممکن ہے۔ ایسا تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا۔ اس میک اپ کو تو کوئی بھی واش نہیں کر سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ماریا نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ میک اپ تمہارے علاوہ اور کوئی واش نہ کر سکتا تھا اور اب بھی تم نے ہی واش کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں ہے"...... ماریا کی حالت واقعی آئینہ دیکھنے کے بعد خاصی خراب ہو رہی تھی۔

"تم میرے پاس اس دعویٰ کے ساتھ آئی تھی کہ میں جو چاہے کروں تمہاری اصلیت چیک نہ کر سکوں گا اور تم مجھے اپنی بے گناہی کا یقین دلانے کے بعد مجھے اپنے مشن میں استعمال کرو گی اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ میں نے تمہارے ساتھ بات چیت کی تو مجھے احساس ہو گیا کہ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ ہو اس لئے تم پر تشدد بے کار ہے لہذا میں نے تمہارے لاشعور کو چیک کرنے کا پروگرام بنایا اور جب تمہارے لاشعور کو چیک کیا گیا تو تم نے وہی جواب دیئے جو شعوری طور پر دیئے تھے۔ ظاہر ہے مجھے تم پر یقین کرنا پڑا لیکن پھر اللہ تعالیٰ

کی مدد اور جوانا کی ذہانت سے ہم نے ایک انجکشن لگا کر تمہارے تربیت یافتہ لاشعور کو آف کر دیا اور اس طرح تمہارا تحت الشعور سامنے آگیا اور پھر جو سچ تھا وہ بھی سامنے آگیا۔

"تم۔ تم نے تحت الشعور کو چیک کر لیا۔ تحت الشعور تو کسی مشین کے ذریعے چیک ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا میں موجود مشینری صرف لاشعور کو چیک کر سکتی ہے۔ تحت الشعور کو چیک کرنے والی مشینری تو ابھی تک ایجاد ہی نہیں ہوئی"...... ماریا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ضروری نہیں کہ تم ہر فیلڈ میں مہارت رکھتی ہو۔ جس طرح میں میک اپ کی فیلڈ اور لاشعور کی تربیت کے سلسلے میں مات کھا گیا اسی طرح تم مشینری کے معاملے میں مات کھا گئی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ یہاں پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک میں اس قدر جدید مشینری بھی ہو سکتا ہے۔ میں تو یہی سمجھی تھی کہ تم زیادہ سے زیادہ مجھ پر جسمانی تشدد کرو گے لیکن میں نے کارسونا کی باقاعدہ ٹریننگ لے رکھی ہے اس لئے کسی جسمانی تشدد کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوتا چاہے تم میرا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دیتے۔ میں مر تو سکتی ہوں لیکن میری مرضی کے بغیر میری زبان سے کچھ نہیں نکل سکتا اور اگر تم مشینری کے ذریعے میرے ذہن کو چیک کرو گے تو میں نے واقعی لاشعور کی باقاعدہ تربیت کی ہوئی ہے اور یہ بھی

سن لو کہ میں ولیم ٹرنر کی بھانجی ہوں۔ ان کی ایک بہن کی شادی میرے والد سے ہوئی تھی۔ ولیم ٹرنر نے اپنی زندگی کا آخری سال ہمارے پاس گزارا تھا اور میں نے ان سے باقاعدہ تربیت حاصل کی تھی"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ولیم ٹرنر نے تو لاشعور کی تربیت پر کوئی مقالہ نہیں لکھا کیونکہ میں نے ان کے تمام مقالے پڑھے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ مقالے میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں نے دانستہ انہیں شائع نہیں کروایا تھا۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"جوانا۔ تم ماریا کے پیچھے جا کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اب یہ ذہنی طور پر نارمل ہو گئی ہے اس لئے اب یہ راڈز کھولنے کی کوشش کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا ماریا کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"مس ماریا۔ اگر تم یہ بتا دو کہ جیمز اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور ان سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں آزاد کر دوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ میں اسرائیل کے لئے نہیں بلکہ قبرص کے لئے کام کر رہی ہوں۔ میں چونکہ قطعاً علیحدہ رہ کر کام کرتی ہوں اور جیمز اپنے گروپ کے ساتھ علیحدہ رہ کر کام کرتا ہے اور اس دوران ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہیں رہتا۔ ہم میں سے جو کامیاب ہو جاتا

ہے وہ ہیڈ کوارٹر کو تفصیل بتا دیتا ہے اور پھر ہیڈ کوارٹر دوسرے گروپ سے رابطہ کر کے اسے واپس بلوا لیتا ہے اور اس مشن میں تو اصل کام ہی جیمز اور اس کے گروپ نے کرنا ہے۔ میں نے نہیں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہم مشن اسی صورت میں مکمل کر سکتے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران ہمارے آڑے نہ آئے۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ جیمز اور اس کا گروپ مشن کے لئے کام کرے جبکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہیں الجھاؤں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہاری توجہ جیمز اور اس کے گروپ کی طرف نہ ہو سکے اور پھر ایسا ہی ہوا۔ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ تم اور تمہارے ساتھی ابھی تک جیمز اور اس کے گروپ کو ٹریس نہیں کر سکے اور میری وجہ سے الجھ گئے۔ یہ درست ہے کہ اگر تم میرے تحت الشعور کو چیک نہ کرتے تو تمہیں کسی صورت بھی اصل بات کا علم نہ ہو سکتا اور اب بھی تم مجھے صرف ہلاک کر سکتے ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں کیونکہ میں واقعی نہیں جانتی کہ جیمز اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں اور وہ کہاں ہیں۔ ویسے بھی اگر مجھے معلوم ہوتا تو تم میرے تحت الشعور سے معلوم کر چکے ہوتے"۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے ماریا کہ تم میرے ساتھ تعاون نہیں کر رہی اس لئے مجھے بہرحال تلخ فیصلہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کرو لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے جیمز اور اس کے گروپ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے"۔ ماریا نے کہا۔

"تم اپنے ہیڈ کوارٹر سے کیسے رابطہ کرتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"تم جو سوچ رہے ہو اب ویسا بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر میں ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع دے دوں کہ میں نے مشن مکمل کر لیا ہے تب بھی وہ جیمز کو اطلاع نہیں دیں گے کیونکہ انہیں یہ معلوم ہے کہ میں سرے سے مشن پر کام ہی نہیں کر رہی کیونکہ مشن پر کام جیمز اور اس کا گروپ کر رہا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیمز اور اس کے گروپ کو ہم بہرحال تلاش کر لیں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم بے بس اور جکڑی ہوئی عورت کو گولی مارنا چاہتے ہو تو مار دو کیونکہ میں تمہیں یا تمہارے ساتھیوں کو روک نہیں سکتی"۔ ماریا نے کہا۔

"جوزف۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے جوزف سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دوسرے کمرے میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے جان بوجھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں جوانا ادھر نہ آ جائے۔

"کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے ماریا کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیمز اور اس کے گروپ کو ٹریس کرنا ضروری ہو گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے بھی اب ماریا کی بجائے ہمیں تمام تر توجہ اس گروپ پر مرکوز کرنا پڑے گی۔ میں ٹائیگر کے ساتھ انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ ٹیم کو بھی ان کی تلاش پر لگا دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوانا"...... عمران نے اونچی آواز میں جوانا کو پکارتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... چند لمحوں بعد جوانا نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"باس۔ اس لڑکی کا کیا کرنا ہے"...... چند لمحوں بعد جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر کسی ایسی جگہ ڈال دو جہاں سے ہوش میں آنے کے بعد یہ واپس اپنی رہائش گاہ پر جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اسے فل آف نہ کر دیا جائے"...... جوزف نے کہا۔

"اس کی موت سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور ویسے بھی مجھے کسی کی جان لینے کا شوق نہیں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف خاموشی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج جدید ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس چلا گیا عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ ہم نے قبرصی ایجنٹوں کے ایک گروپ کو فوری طور پر ٹریس کرنا ہے۔ ان کی تعداد چار ہے اور یہ لوگ تین روز پہلے چارٹرڈ فلائٹ سے پاکیشیا پہنچے ہیں اور ابھی تک ان کا سراغ نہیں لگایا جا سکا جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ یقیناً کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں موجود ہوں گے اس لئے ہوٹلوں اور کلبوں میں ان کو تلاش کرنا فضول ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیوں

اور قدوقامت کی تفصیل بھی بتادی۔

"باس۔ان کا مشن کیا ہے۔اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ٹارکم جزیرے پر سراسمکس ریز کا خفیہ مرکز ہے۔یہ لوگ اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے چیف نے وہاں بھی سیکورٹی کو تعینات کیا ہوا ہے لیکن وہ ابھی تک وہاں پر بھی ٹریس نہیں ہو سکے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ان کا تعلق وائٹ روز کلب کی میڈم روزی سے تو نہیں تھا۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میڈم روزی۔یہ کون ہے۔میں تو اسے نہیں جانتا اور تم نے کیوں یہ بات پوچھی ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔گزشتہ روز میڈم روزی کی لاش اس کی رہائش گاہ سے ملی ہے۔اس کے تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا ہے جن کی تعداد آٹھ تھی۔میڈم روزی کے ساتھ ایک اور آدمی کی بھی لاش ملی ہے جس کا نام ہاشم تھا اور یہ ہاشم وائٹ روز کلب میں بطور شارپر کام کرتا تھا اور ٹارکم جزیرے پر ایک خفیہ مرکز میں بھی بطور اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر کام کرتا تھا۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب تک مقامی پولیس کو قاتلوں کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"پولیس کو صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ایک کار میں سوار دو غیر ملکی کوٹھی میں جاتے اور واپس آتے دیکھے گئے ہیں اور بس۔لیکن اگر

آپ حکم دیں تو میں اس بارے میں خود کام کروں۔اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ضرور۔میرا خیال ہے کہ اس ہاشم سے انہوں نے اس مرکز کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر کسی وجہ سے ان سب کو ہلاک کرنا پڑا ہو گا۔اوور...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جتنی جلد ممکن ہو سکے قاتلوں کو ٹریس کرو اور مجھے رپورٹ دو۔مجھے تمہاری رپورٹ کا شدت سے انتظار رہے گا۔اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

جولیا کی کار بندرگاہ پر واقع سی روز ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں رکی اور پھر اس نے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں لے جا کر کار روک دی سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی ۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اتریں تو پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر جولیا کے ہاتھ میں پارکنگ کارڈ دے دیا۔

"آؤ"...... جولیا نے کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے صالحہ سے کہا اور تیزی سے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"کیا تمہیں یقین ہے جولیا کہ اولڈ براہم اس گروپ سے واقف ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ وہ سمندر کا آکٹوپس ہے ۔ کوئی گروپ اس سے خفیہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے بارے میں تو یہاں تک کہا جاتا ہے کہ سمندر کی تہہ میں تیرنے والی چھوٹی سے چھوٹی مچھلی بھی اولڈ براہم کی نظروں

سے چھپ نہیں سکتی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کے بارے میں کہاں سے معلوم ہوا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ اولڈ براہم کے بارے میں مجھے تفصیلات کا علم کافی عرصہ پہلے ایک مشن کے دوران ہوا تھا لیکن پھر مشن چونکہ ختم ہو گیا اس لئے میں نے اولڈ براہم پر توجہ نہ دی ۔ اب جب یہ بات سامنے آئی ہے کہ نوزانو گروپ جزیرہ ٹارکم پر مشن مکمل کرنا چاہتا ہے تو مجھے اولڈ براہم کا خیال آیا۔ اگر ہماری ملاقات اس سے ہو گئی تو اس گروپ کو ٹریس کرنے بہت آسان ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں تو ہال میں موجود تمام افراد کی نظریں ان دونوں پر جم سی گئیں۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو آدمی موجود تھے ۔ جولیا اور صالحہ واقعی اپنے انداز سے اس ہوٹل میں اجنبی سی لگ رہی تھیں۔

"کیا اولڈ براہم اپنے آفس میں موجود ہے"...... جولیا نے کاؤنٹر کے قریب جا کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... کاؤنٹر پر موجود آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے اطلاع دے دو کہ مارگریٹ اور نتاشا کافرستان سے اس سے ملنے آئی ہیں ۔ حوالے کے لئے گریٹ بال کہہ دینا اولڈ براہم خود سمجھ جائے گا"...... جولیا نے کہا تو اس آدمی نے سامنے رکھے ہوئے

فون کا رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے راشو بول رہا ہوں چیف۔ دو خواتین کاؤنٹر پر موجود ہیں جن میں سے ایک موئس نژاد اور دوسری مقامی۔ موئس نژاد عورت کا کہنا ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ کافرستان سے مارگریٹ اور نتاشا آئی ہیں اور حوالے کے لئے گریٹ بال بتایا گیا ہے"...... کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... راشو نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ کر ایک سائیڈ پر موجود آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"انہیں چیف کے آفس تک پہنچا دو"...... راشو نے کہا۔

"آیئے محترمہ"...... اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس کی رہنمائی میں دائیں طرف موجود گیلری کے آخر میں ایک بند دروازے پر پہنچ گئیں۔

"چیف اندر موجود ہیں"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہو گئیں۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا مالک آدمی گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ اس کی پوری زندگی سمندر میں ہی گزری ہے جولیا اور صالحہ کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف لائیں۔ میرا نام اولڈ براہم ہے"...... اس آدمی نے میز

کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"سوری۔ میرے ہاتھوں میں الرجی ہے"...... جولیا نے کہا تو اولڈ براہم کے چہرے پر یکلخت کھچاؤ پیدا ہوا اور اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"بیٹھیں۔ کیا پینا پسند کریں گی آپ"...... اولڈ براہم نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"پینے پلانے کی بات بعد میں ہو گی۔ البتہ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے اور ہمیں گریٹ بال کی ٹپ دی گئی ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔ صالحہ اس کے ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوکے۔ فرمائیں کیا معلوم کرنا ہے"...... اولڈ براہم نے کہا۔

"چار قبرصی ایجنٹوں کا ایک گروپ یہاں ٹارکم جزیرے پر آیا ہوا ہے اور ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے۔ ان کا مشن کافرستان کے مفاد میں ہے اس لئے ہم ان کی یہاں موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں اس گروپ کی"...... اولڈ براہم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"چار افراد ہیں جو ایک چارٹرڈ طیارے سے کافرستان سے پاکیشیا پہنچے ہیں اور ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ یہ عورت یہاں پاکیشیا پہنچ کر ان سے علیحدہ ہو گئی اور اب وہ صرف چار افراد کام کر

رہے ہیں ۔ ایئر پورٹ سے جو کاغذات حاصل کئے گئے ہیں ان کے مطابق ان کے سربراہ کا نام جیمز ہے "...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر اولڈ براہم کی طرف بڑھا دیا۔ اولڈ براہم نے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات نکالے اور انہیں بغور دیکھنے لگا اور پھر اس نے کاغذات لفافے میں ڈالے اور لفافہ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں "...... اولڈ براہم نے کہا۔

"ہم ان سے ملنا چاہتی ہیں "...... جولیا نے کہا۔

"کتنا معاوضہ دیں گی آپ "...... اولڈ براہم نے کہا۔

"آپ خود ہی بتا دیں "...... جولیا نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر اور وہ بھی پیشگی "...... اولڈ براہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصول کے مطابق تو آدھی رقم پیشگی اور آدھی کام ہونے پر ہونی چاہئے لیکن آپ کب تک یہ کام کر سکتے ہیں "...... جولیا نے کہا۔

"میں انہیں آدھے گھنٹے میں ٹریس کر لوں گا لیکن معاوضہ آپ کو یکمشت ادا کرنا ہو گا "...... اولڈ براہم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں آپ کو گارنٹیڈ چیک دیتی ہوں لیکن یہ سن لو کہ کوئی دھوکہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ حکومتی معاملہ ہے اور حکومت کی نظروں میں کسی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی "...... جولیا نے کہا تو اولڈ براہم نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس

نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"سراگ بول رہا ہوں "...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"اولڈ براہم بول رہا ہوں "...... اولڈ براہم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس حکم "...... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے مجھے اطلاع دی تھی کہ چار غیر ملکیوں کا گروپ بندرگاہ پر دیکھا گیا ہے جو جزیرے کاشو کے ساتھ ویران ٹاپو کے سلسلے میں معلومات حاصل کر رہے تھے "...... اولڈ براہم نے کہا۔

"یس باس ۔ حکم "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس وقت یہ گروپ کہاں ہے ۔ مجھے ان کے بارے میں فوری اور درست انفارمیشن چاہئے "...... اولڈ براہم نے کہا۔

"اوکے باس ۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اولڈ براہم نے رسیور رکھ دیا۔

"مس مارگریٹ ۔ میرا نیٹ ورک ایسا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر ان کے بارے میں حتمی معلومات مل جائیں

گی"...... اولڈ براہم نے کہا تو جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چیک علیحدہ کر کے اس نے اس پر رقم درج کی اور پھر دستخط کر کے اس نے چیک اولڈ براہم کی طرف بڑھا دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اولڈ براہم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"سراگ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے سراگ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ تفصیل بتاؤ"...... اولڈ گراہم نے کہا۔

"باس۔ یہ گروپ اس وقت اسی ویران ٹاپو پر موجود ہے کیونکہ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے ہائی سکائی کی مدد سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق دس منٹ پہلے یہ لوگ ٹاپو پر پہنچے ہیں اور ابھی تک وہیں موجود ہیں"...... سراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ خیال رکھنا۔ جب ان کی واپسی ہو تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... اولڈ براہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کام ہو گیا ہے۔ جیسے ہی یہ بندرگاہ پر واپس پہنچیں گے اطلاع مل جائے گی اور آپ کو ان تک پہنچا دیا جائے گا"...... اولڈ براہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس گروپ نے تو ٹارکم جزیرے پر جانا تھا۔ پھر اس ویران ٹاپو پر کیوں گیا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ویسے یہ ٹاپو قطعاً ویران ہے۔ البتہ اگر آپ ایک لاکھ ڈالر مزید دیں تو میں اس ٹاپو کے سلسلے میں اہم بات بتا سکتا ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ وہاں اسی سلسلے میں گیا ہو"...... اولڈ براہم نے کہا۔

"کیا اہم بات ہے۔ آپ بتائیں اگر واقعی ہمارے مطلب کی بات ہوئی تو ہم آپ کو مزید پیمنٹ کر دیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"مس مارگریٹ۔ اس ٹاپو پر حکومت کی طرف سے ایک مصنوعی درخت لگایا گیا ہے جو کسی طرح بھی مصنوعی نہیں لگتا اور یہ درخت گزشتہ کئی سالوں سے اسی طرح قائم ہے جیسے پہلے روز لگایا گیا تھا اور اکثر حکومتی ٹیمیں اس درخت کو چیک کرنے آتی جاتی رہتی ہیں۔ اب اس درخت کا کیا فائدہ ہے یا اس کا کیا مصرف ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ بھی اسی درخت کے سلسلے میں وہاں گیا ہو"...... اولڈ براہم نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ کیا آپ ہمیں لانچ مہیا کر سکتے ہیں جو ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچا سکے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چیک بک نکالی اور ایک چیک علیحدہ کر کے اس نے اس پر رقم درج کر کے دستخط کئے اور اٹھ کر اولڈ براہم کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"تھینک یو مس ۔ آپ وہاں جا کر کیا کریں گی ۔ آپ نے اس گروپ سے ملاقات کرنی ہے تو وہ یہاں بھی ہو سکتی ہے"...... اولڈ براہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا مشن بھی اسی طرح کا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اس ٹاپو پر جا کر ملاقات کرنے سے معاملہ زیادہ آسانی سے حل ہو جائے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں بندوبست کرتا ہوں"...... اولڈ براہم نے کہا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سراگ سے کہو کہ ایک لانچ تیار کرے ۔ دو عورتوں کا ایک گروپ کاشو کے قریب ویران ٹاپو پر جائے گا اور سراگ نے کہنا کہ یہ عورتیں میری خاص مہمان ہیں ۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے"...... اولڈ براہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے پاس کار ہے"...... اولڈ براہم نے رسیور رکھ کر جولیا سے پوچھا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کار میں گھاٹ پر پہنچیں وہاں سراگ کا پوچھ لینا وہ آپ کی خدمت کرے گا"...... اولڈ براہم نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی تو صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"جولیا ۔ تم وہاں کیوں جا رہی ہو جبکہ ہمارا مشن ٹارکم جزیرے پر ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اولڈ براہم نے مصنوعی درخت کی بات کر کے مجھے چونکا دیا ہے ہو سکتا ہے کہ ٹارکم جزیرے پر کوئی مرکز ہو اور اس کا ٹرانسمیٹر اس ویران ٹاپو پر ہو اس لئے چیکنگ ضروری ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی تم بھی عمران کی طرح گہری باتیں سوچتی ہو" ۔ صالحہ نے تعریف بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران تو بہرحال عمران ہے ۔ اس کی ذہانت کا مقابلہ تو ہم سب مل کر بھی نہیں کر سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ دل کا مقابلہ"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بھی ہنس پڑی۔

"اس کے پاس دل ہو گا تو مقابلہ بھی ہو گا وہ بغیر دل کے انسان ہے"...... جولیا نے کہا تو اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

ماریا اس وقت اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی ۔اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک درختوں کے گھنے جھنڈ میں پڑا ہوا پایا ۔وہ اپنے آپ کو یہاں دیکھ کر حیران رہ گئی تھی ۔اسے واقعی یقین نہ آرہا تھا کہ عمران نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن جب اس کی سمجھ میں اس کی کوئی وجہ نہ آئی تو وہ وہاں سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئی ۔اس نے یہاں پہنچ کر سب سے پہلے اپنے آپ کو چیک کیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران نے لازماً اسے چیک کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ڈیوائس اس کے جسم میں نصب کی ہو گی لیکن مکمل چیکنگ کے باوجود جب کوئی آلہ ٹریس نہ ہو سکا تو اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے ۔وہ کافی دیر تک سوچتی رہی کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے ۔اس کا رابطہ جیمز گروپ کے ساتھ بالکل نہ تھا لیکن اس کے پاس ایک سپیشل ٹرانسمیٹر تھا جس کی مدد سے وہ انتہائی

ہنگامی حالات میں جیمز سے رابطہ کر سکتی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال کسی صورت بھی چیک نہ کی جا سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ عمران سے ذہنی طور پر خوفزدہ ہو گئی تھی اور اسی لئے وہ کمرے میں ٹہلتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ اس کا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہئے اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب جیمز اور اس کے گروپ کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی اور یقیناً ٹارکم جزیرے کے گرد بھی انہوں نے انتہائی سخت پکٹنگ کر رکھی ہو گی اور ایسا نہ ہو کہ جیمز اور اس کا گروپ ان کے ٹریپ میں پھنس جائے اس لئے اس نے ان سے رابطہ کرنے اور انہیں حالات بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔ماریا نے کمرے میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بیگ نکال کر اسے کھولا اور پھر اس بیگ میں سے ایک سگریٹ کیس نکال کر اس نے اسے کھولا اور دو سگریٹ نکال کر اس کی سائیڈیں بدل کر انہیں واپس کیس میں رکھا اور پھر چند سگریٹوں کی جگہیں بھی تبدیل کر دیں اور پھر اس نے سگریٹ کیس کو بند کر کے اس کے کونے پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبایا تو سگریٹ کیس پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا ۔ کچھ دیر تک بلب جلتا رہا اور پھر یکلخت ایک جھماکے سے بجھ گیا ۔ماریا نے سگریٹ کیس کھولا اور ایک اور سگریٹ نکال کر اس نے اس کی سائیڈ بدل کر اسے دوبارہ اسی جگہ پر رکھا اور ایک بار پھر سگریٹ کیس بند کر کے اس نے اس کے ایک کونے کو انگوٹھے کی مدد سے

دبایا تو اس بار سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ماریا کالنگ ۔ اوور"...... ماریا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم ۔ جیمز اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سگریٹ کیس میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو جیمز اور مشن کے سلسلے میں کیا ہوا ہے ۔ اوور"۔ ماریا نے کہا۔

"میڈم ۔ ہم مشن مکمل کرنے والے ہیں ۔ آپ نے کیوں رابطہ کیا ہے ۔ کیا کوئی خاص بات ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشن مکمل کرنے والے ہو ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم ٹارکم جزیرے پر پہنچ چکے ہو ۔ اوور"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میڈم ۔ ہمارا مشن ٹارکم جزیرے پر نہیں ہے بلکہ یہ ڈاجنگ پوائنٹ ہے ۔ اصل مرکز کاشو جزیرے پر ہے لیکن اس کا ٹرانسمیٹر کاشو جزیرے کے قریب ایک ویران ٹاپو پر ہے ۔ یہاں ایک مصنوعی درخت نصب کیا گیا ہے اور ہم اس وقت اس ویران ٹاپو پر پہنچ چکے ہیں ۔ اب صرف اس درخت کو ٹریس کر کے ہم نے اسے تباہ کرنا ہے اور اس طرح ہمارا مشن کامیاب ہو جائے گا اور انہیں نیا ٹرانسمیٹر بنانے اور نصب کرنے میں کئی مہینے لگ جائیں گے ۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ سب کچھ تمہیں کیسے معلوم ہوا ۔ اوور"...... ماریا

نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو جیمز نے میڈم روزی کے ذریعے ہاشم سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"ویری گڈ جیمز ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اصل بات کا علم نہیں ہے ورنہ وہ لازماً اس ویران ٹاپو پر پکٹنگ کرتے ۔ اوور"...... ماریا نے کہا۔

"یہاں کوئی پکٹنگ نہیں کی گئی میڈم ۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"کیا تم اس درخت کو آسانی سے ٹریس کر لو گے ۔ اوور"۔ ماریا نے کہا۔

"میڈم ۔ اس ہاشم نے اس کی خاص نشانیاں تو بتائی ہیں لیکن یہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے غلط بیانی کی تھی ۔ پورے ٹاپو پر گھنا جنگل ہے اور تمام درخت ایک جیسے ہی ہیں اس لئے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں ۔ جیسے ہی یہ درخت ٹریس ہو گا ہم اسے میزائلوں سے اڑا دیں گے ۔ بہرحال کام ہو جائے گا چاہے مجھے تمام درخت ہی کیوں نہ تباہ کرنے پڑیں ۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"اس درخت سے یقیناً سرا سمکس ریز نکل رہی ہوں گی ۔ تم اپنے ساتھ ڈبل ایکس لے جاتے تو فوراً یہ درخت ٹریس ہو جاتا ۔ اوور"...... ماریا نے کہا۔

"ڈبل ایکس ہمارے پاس نہیں تھا میڈم اور یہاں مارکیٹ سے

بھی نہیں مل سکتا اس لئے مجبوری تھی ۔اوور"۔ جیمز نے جواب دیا۔

"میرے پاس ڈبل ایکس موجود ہے ۔ مجھے تفصیل بتاؤ میں ڈبل ایکس لے کر تمہارے پاس پہنچ جاتی ہوں ۔ یہ کام انتہائی تیزی سے مکمل ہونا چاہئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے پیچھے بھوت کی طرح لگی ہوئی ہے ۔اوور"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم ۔اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آپ کا ٹکراؤ ہو چکا ہے ۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے انہیں خاصا الجھا دیا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ معاملات کو جتنی جلد ممکن ہو سکے نمٹا دیا جائے ۔ زیادہ تاخیر ہمارے خلاف بھی جا سکتی ہے ۔اوور"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم ۔ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کی نگرانی کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ جائیں ۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ایسا نہیں ہو گا ۔اوور"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ پھر آپ گھاٹ پر پہنچ کر وہاں سے لانچ لے کر اس ٹاپو پر آجائیں ۔یہ ٹاپو گھاٹ سے شمال کی طرف ہے ۔لانچ چلانے والا آپ کو یہاں تک پہنچا دے گا ۔ہو سکتا ہے اس دوران مشن مکمل کر لیا جائے ۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم اپنی کوشش جاری رکھو ۔ میں ڈبل ایکس لے کر آرہی ہوں ۔اوور اینڈ آل"...... ماریا نے کہا اور پھر سگریٹ کیس

کو کھول کر اس نے اس میں موجود سگریٹوں کو پہلے والی پوزیشن میں رکھا اور پھر بند کر دیا ۔ ماریا نے بیگ کا ایک چھوٹا سا خانہ کھول کر اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اسے جیکٹ کی جیب میں رکھ کر اس نے بیگ کو واپس الماری میں رکھا اور پھر وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔یہاں میک اپ کا خصوصی سامان موجود تھی ۔ماریا نے انتہائی تیزی سے نیا میک اپ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک الماری سے لباس نکال کر اس نے لباس تبدیل کیا۔ البتہ اس نے جیکٹ وہی پہلے والی پہن لی اور پھر الماری میں سے مشین پسٹل نکال کر اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھا اور الماری بند کر کے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں سوار بندرگاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ گھاٹ پر پہنچ کر اس نے ایک لانچ ویران ٹاپو کے لئے بک کرائی ۔

"میڈم ۔آپ ویران ٹاپو پر کیا کرنے جا رہی ہیں ۔ وہاں تو آپ کے دیکھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے"...... لانچ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھی وہاں موجود ہیں اس لئے میں بھی وہاں جا رہی ہوں "...... ماریا نے کہا تو لانچ مین نے لانچ سٹارٹ کی اور پھر لانچ تیزی سے سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ماریا کافی دیر تک چیکنگ کرتی رہی کہ اس کا تعاقب یا نگرانی تو نہیں کی جا رہی اور پھر جب اسے پوری طرح تسلی ہو گئی تو وہ مطمئن انداز میں بیٹھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا اور اسے ٹائیگر کی کال کا انتظار تھا اور پھر کچھ دیر بعد جیسے ہی فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ کیا مشن کا تعلق کاشو جزیرے کے قریب ایک ویران ٹاپو سے تو نہیں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس ویران ٹاپو پر سراسمکس ریز کا ٹرانسمیٹر ایک مصنوعی درخت کی صورت میں موجود ہے جبکہ اس کا مرکز کاشو جزیرے پر ہے اور بتایا یہی جاتا ہے کہ یہ مرکز ٹارکم جزیرے

پر ہے۔

"باس۔ مس جولیا اور صالحہ دونوں بندرگاہ پر موجود سی روز ہوٹل کے مالک اولڈ براہم سے ملی ہیں۔ میں ان غیر ملکیوں کا سراغ لگاتے ہوئے وہاں پہنچا تھا جنہوں نے میڈم روزی اور ہاشم کو ہلاک کیا تھا۔ اولڈ براہم اس علاقے میں سمندر کا کیڑا سمجھا جاتا ہے اور اس کا نیٹ ورک ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ اولڈ براہم سے ملاقات کی جائے تو وہاں مجھے اس کے ایک خاص آدمی نے بتایا کہ ایک سوئس نژاد اور ایک مقامی لڑکی اولڈ براہم سے ملی ہیں اور اولڈ براہم نے ان سے دو لاکھ ڈالر حاصل کئے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ یہ مس جولیا اور صالحہ ہوں گی۔ میں اولڈ براہم سے ملا اور اس سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ دونوں عورتیں چار قبرصی نژاد افراد کے گروپ کی تلاش میں یہاں آئی تھیں اور اولڈ براہم نے انہیں معلومات فراہم کر دیں"...... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے فوراً وہاں پہنچنا ہو گا۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بندرگاہ کے ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں سے کوئی لانچ حاصل کرو اور میرا انتظار کرو میں گھاٹ پر پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں اور پھر رسیور رکھ کر وہ

ڈریسنگ روم کی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لباس تبدیل کیا اور جیبوں میں اسلحہ رکھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار انتہائی تیز رفتاری سے بندرگاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر کی کال سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ قبرصی گروپ اصل ٹارگٹ تک پہنچ گیا ہے اور اگر انہیں فوری طور پر نہ روکا گیا تو پاکیشیا کا ایٹمی حصار خطرے میں پڑ سکتا ہے اور اس وقت سے اسرائیل اور کافرستان دونوں لامحالہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس کے لئے وہ مدتوں سے بے چین ہیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار گھاٹ کے قریب موجود پارکنگ میں پہنچ گئی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ میں ادھر ہوں"...... اچانک ایک طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی جو کچھ دور کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔

"باس۔ میں نے لانچ بک کرا لی ہے"...... عمران کے قریب پہنچتے ہی ٹائیگر نے کہا۔

"جلدی کرو۔ وقت بے حد کم ہے"...... عمران نے تیزی سے لانچ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ لانچ میں سوار تیزی سے سمندر میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس۔ اگر یہ گروپ وہاں موجود ہے تو وہ لانچ کو دور سے ہی چیک کر لیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جولیا اور صالحہ بھی وہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے کاشو جزیرے پر جانا چاہئے۔ وہاں سے تیرتے ہوئے ہم اس ویران ٹاپو پر آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور اس طرح چیکنگ نہ ہو سکے گی ورنہ وہ دور سے ہی میزائل فائر کر کے لانچ کو اڑا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کاشو جزیرے سے یہ ٹاپو کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ تقریباً دو ناٹ کا فاصلہ ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت زیادہ فاصلہ ہے اس لئے کافی دیر لگ سکتی ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم لانچ ٹاپو سے کچھ پہلے چھوڑ دیں اور پھر تیرتے ہوئے سامنے کی بجائے دوسری طرف سے اس ٹاپو پر پہنچیں تو اس طرح وہ ہمیں چیک نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس میں بھی کافی وقت لگے گا کیونکہ اس کے لئے ہمیں بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سیدھے چلو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے البتہ ہم پہلے سے ہی غوطہ خوری کے لباس پہن لیتے ہیں تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں ہم تیر کر وہاں تک پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر

اسٹیئرنگ سنبھالا تو ٹائیگر نے غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔ غوطہ خوری کے چند لباس لانچ میں پہلے سے موجود تھے۔ لباس پہن کر اس نے ایک بار پھر اسٹیئرنگ سنبھال لیا جبکہ عمران نے بھی لباس پہن لیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دور سے ٹاپو ایک نقطے کی طرح نظر آنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ٹاپو کے قریب پہنچ کر ٹائیگر نے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر ٹاپو کے قریب پہنچتے ہی عمران نے تیزی سے غوطہ خوری کا لباس اتار دیا۔ ٹائیگر نے لانچ ہک کی تو عمران اچھل کر ٹاپو پر پہنچ گیا اور پھر ایک چٹان کی اوٹ سے اس نے ٹاپو کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ٹاپو پر کوئی انسان موجود نہ ہو۔ اس دوران ٹائیگر بھی غوطہ خوری کا لباس اتار کر ٹاپو پر پہنچ گیا۔

"یہاں تو مکمل خاموشی ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران جھکے ہوئے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک کوئی چیز ان کے سامنے زمین پر گری اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن تیزی سے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

جیمز اور اس کے دو ساتھی پورے ٹاپو پر گھوم چکے تھے۔ انہوں نے مصنوعی درخت کو ٹریس کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ ہر درخت بالکل اصلی دکھائی دے رہا تھا۔ جو نشانیاں ہاشم نے انہیں بتائی تھیں ایسی کوئی نشانی وہاں کسی درخت پر نظر نہ آ رہی تھی۔

"باس ۔ باس ۔ ایک لانچ ٹاپو کی طرف آ رہی ہے"...... اچانک ایک آدمی نے درخت کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ"...... جیمز نے کہا اور پھر وہ اپنے دونوں ساتھیوں سمیت دوڑتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں گھنی جھاڑیاں تھیں۔

"آخر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ لانچ پر ایک مرد اور دو عورتیں موجود ہیں "...... اسی آدمی نے کہا جس نے پہلے لانچ کے آنے کی اطلاع دی تھی۔

"عورتیں ۔ مگر یہاں عورتوں کا کیا کام "...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پکنک منانے آ رہے ہوں "...... جیمز کے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم دونوں چھپ جاؤ ۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچیں گے تو پھر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے گی "...... جیمز نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ادھر ادھر ہو کر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے ۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے کنارے پر پہنچ کر رک گئی اور دو عورتیں لانچ سے اتر کر آگے بڑھنے لگیں ۔ جیمز نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لمبی نال والے پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا ۔ سر کی تیز آواز کے ساتھ ہی پسٹل کی نال سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر ان کے قریب زمین پر گر کر پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں عورتیں نیچے گریں اور ساکت ہو گئیں ۔ اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹاپو کے کنارے سے ایک چیخ بلند ہوئی تو جیمز سمجھ گیا کہ درخت کی اوٹ میں موجود اس کے ساتھی نے لانچ ڈرائیور کو گولی مار دی ہے ۔ وہ اوٹ سے نکل کر تیزی سے کنارے کی طرف بڑھنے لگا اور پھر کنارے پر پہنچ کر اس نے

لانچ ڈرائیور کو لانچ کے عرشے پر ساکت پڑے دیکھا۔

"راجر ۔ اس لانچ کو دوسری طرف لے جا کر ہک کر دو اور اس آدمی کی لاش اٹھا کر سمندر میں پھینک دو "...... جیمز نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے باس "...... راجر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"انتھونی ۔ ان دونوں کو اٹھا کر عقبی طرف موجود غار میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ انہیں ابھی کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آئے گا ۔ واپسی پر دیکھیں گے کہ ان کا کیا کرنا ہے "...... جیمز نے کہا۔

"باس رسک لینے کی کیا ضرورت ہے ۔ انہیں گولی مار کر سمندر میں پھینک دیتے ہیں "...... انتھونی نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ عورتیں تربیت یافتہ تو لگتی ہیں لیکن بہرحال ان کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی بھی ایجنسی کسی غیر ملکی کو ملازم نہیں رکھ سکتی ۔ پہلے ہم اپنا مشن مکمل کریں پھر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے "...... جیمز نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں انہیں اٹھائے عقبی طرف موجود غار کی طرف بڑھنے لگے ۔ ان دونوں کو غار میں ڈال کر وہ دونوں باہر ہی آئے تھے کہ جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا باس "...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال ہے "...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا جدید

ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا اور اس میں سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"شاید کوئی ایمرجنسی ہو ورنہ میڈم رابطہ نہ کرتی"...... جیمز نے بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماریا کالنگ۔ اوور"...... ماریا کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم۔ جیمز اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جیمز نے کہا اور پھر جب کال ختم ہوئی تو جیمز کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا باس۔ آپ کچھ پریشان نظر آرہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"مجھے خدشہ ہے کہ میڈم کی نگرانی نہ کی جا رہی ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میڈم کے پیچھے یہاں نہ پہنچ جائے"...... جیمز نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے باس۔ کہیں وہ دونوں عورتیں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایجنٹ نہ ہوں"...... انتھونی نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کیا کرو۔ میڈم کو تو کال کرنے سے پہلے معلوم ہی نہیں تھا کہ ہم یہاں پر ہیں اور ابھی وہ یہاں پہنچی نہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پہلے یہاں پہنچ گئی۔ دوسری بات یہ کہ کوئی بھی ایجنسی کسی غیر ملکی کو اپنی ایجنسی میں نہیں رکھ سکتی۔ یہ عورتیں کسی اور چکر میں یہاں آئی ہیں۔ بہرحال اب میڈم ڈبل ایکس لے کر یہاں پہنچ رہی ہیں جس سے مصنوعی درخت کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جیگر۔ میڈم لانچ پر یہاں پہنچ رہی ہیں تم نے خیال رکھنا ہے"...... جیمز نے اپنے اس ساتھی سے کہا جو لانچ عقبی طرف چیک کر کے واپس آیا تھا۔

"یس باس۔ میں چیک کر رہا ہوں"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر جیمز اور اس کے ساتھی کنارے پر ہی موجود تھے کہ کچھ دور سے جیگر کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ ایک اور لانچ ادھر آرہی ہے۔ اس میں دو آدمی سوار ہیں"...... جیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"دو آدمی۔ کیا مطلب۔ لانچ میں تو میڈم ماریا نے آنا تھا"۔ جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں دوربین سے انہیں واضح طور پر دیکھ رہا ہوں۔ وہ دو آدمی ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح ٹاپو کی طرف آرہے ہیں"...... جیگر نے اس بار بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سمندر میں لانچ نظر آنا شروع ہو گئی۔

"ہم نے انہیں بھی ان عورتوں کی طرح بے ہوش کرنا ہے اس لئے پوزیشنیں سنبھال لو"...... جیمز نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... انتھونی نے

کہا۔

"انتھونی۔ میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے کہ مشن مکمل ہونے سے پہلے میں کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اب آئندہ اگر تم نے کوئی غلط بات کی تو تمہاری موت یقینی ہو جائے گی"...... جیمز نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری باس"...... انتھونی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ تینوں چٹانوں کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ کنارے پر آ کر رکی اور اس میں سے ایک آدمی اچھل کر ٹاپو پر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور وہ بے حد چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں سرچ لائٹ کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دوسرا آدمی بھی ٹاپو پر پہنچ گیا اور پہلے آدمی کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز بھی بے حد چوکنا تھا۔ جیمز کچھ دیر تک انہیں دیکھتا رہا اور پھر جب وہ دونوں کنارے سے آگے بڑھنے لگے تو اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لمبی نال کے مخصوص پسٹل کا رخ ان دونوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ سرسر کی آواز کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا کیپسول ان کے قدموں میں گر کر پھٹا اور دونوں لہرا کر نیچے گر پڑے۔ جیمز نے ایک طویل سانس لیا اور چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

"انتھونی اور راجر تم دونوں انہیں اٹھا کر غار میں ڈال دو اور ان کی لانچ بھی عقبی طرف پہنچا دو۔ میں یہاں میڈم کا انتظار کروں

گا"...... جیمز نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر آگے بڑھ کر انہوں نے ان دونوں آدمیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور تیزی سے ٹاپو کے عقبی طرف موجود غار کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد یہ دونوں واپس آ گئے۔

"باس۔ ایک اور لانچ آ رہی ہے"...... تھوڑی دیر بعد جیگر کی آواز سنائی دی تو جیمز چونک کر سیدھا ہو گیا۔ راجر اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

"باس۔ اس لانچ میں ایک عورت ہے جس کا قد و قامت تو میڈم جیسا ہی ہے لیکن وہ میڈم لگتی نہیں۔ شاید وہ میک اپ میں ہے"...... جیگر کی آواز سنائی دی۔ وہ ان سے ہٹ کر دوربین سے چیکنگ کر رہا تھا۔

"انتھونی کراس فائر کرو"...... جیمز نے کہا تو انتھونی نے جیب سے چھوٹا سا چپٹی نال والا پسٹل نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پسٹل کی نال کے آخری سرے پر ہلکی سی روشنی ہوئی اور پھر غائب ہو گئی تو انتھونی نے پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔

"باس۔ یہ میڈم ہے۔ کراس فائر ریز کی وجہ سے میں نے چیک کر لیا ہے"...... جیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میڈم کے ساتھ اور کون ہے"...... جیمز نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"شاید لانچ ڈرائیور ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"انتھونی ۔ جب میڈم ٹاپو پر پہنچ جائے تو تم نے اس لانچ ڈرائیور کو ہلاک کر کے لانچ عقبی سمت لے جانی ہے اور اس ڈرائیور کی لاش سمندر میں پھینک دینا"...... جیمز نے انتھونی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس"...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ٹاپو کے کنارے پر پہنچ کر رک گیا۔ لانچ اب تیزی سے ٹاپو کے قریب آتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے کنارے پر پہنچ گئی تو میڈم ماریا اچھل کر ٹاپو پر آ گئی ۔ اسی لمحے انتھونی لانچ کے قریب پہنچا تو دوسرے لمحے ڈرائیور گولی کھا کر لانچ کے فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو انتھونی اچھل کر لانچ میں سوار ہوا اور اس نے لانچ آگے بڑھا دی۔

"جیمز ۔ سب اوکے ہے ناں"...... ماریا نے جیمز سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میڈم ۔ سب اوکے نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے آنے سے پہلے دو لانچیں یہاں پہنچی ہیں اور ان میں سے ایک لانچ میں دو عورتیں تھیں جن میں سے ایک سوئس نژاد اور دوسری مقامی تھی جبکہ ان کے کچھ دیر بعد ایک اور لانچ یہاں پہنچی

جس میں دو مقامی مرد سوار تھے ۔ میں نے ان چاروں کو بے ہوش کر کے ایک غار میں ڈال دیا ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کون لوگ ہیں یہ اور کیسے یہاں پہنچ گئے"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو اس لئے میں نے انہیں بے ہوش کیا ہے ہلاک نہیں کیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کے ہر ایجنٹ کے جسم میں تھرائس ٹن نامی آلہ ضرور لگایا جاتا ہے اور یہ آلہ دل کی دھڑکن سے چلتا ہے ۔ جیسے ہی کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہلاک ہوتا ہے یہ آلہ خود بخود رک جاتا ہے اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں اس متعلقہ ایجنٹ کی مشین اس کی ہلاکت کا اعلان کر دیتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ہلاکت کی جگہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے لیکن اگر یہ ایجنٹ بے ہوش ہو جائے تب یہ آلہ کام کرتا رہتا ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے تحت آٹھ گھنٹوں سے پہلے انہیں ہوش نہیں آ سکتا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ڈبل ایکس کی مدد سے پہلے اس مصنوعی درخت کو ٹریس کر کے تباہ کر دیا جائے تاکہ ہمارا مشن مکمل ہو جائے ۔ اس کے بعد انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور پھر سیکرٹ سروس جو چاہے کرتی پھرے وہ ہم تک نہیں پہنچ سکے گی

اور ہم مشن مکمل کر کے فوری طور پر چارٹرڈ طیارے سے کافرستان اور پھر وہاں سے قبرص پہنچ جائیں گے"...... جیمز نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔ یہ پسماندہ سا ملک ہے جبکہ تم بڑے بڑے ملکوں کی بات کر رہے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"میڈم۔ ہمیں رسک نہیں لینا چاہئے۔ اس لئے پہلے مشن مکمل ہونا چاہئے"...... جیمز نے کہا تو ماریا نے کاندھے اچکا دیئے۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اوکے۔ یہ لو ڈبل ایکس اور اس درخت کو ٹریس کرو"...... ماریا نے کہا اور جیب سے ڈبل ایکس نکال کر اس نے جیمز کی طرف بڑھا دیا۔

"جیگر۔ تم نے یہیں رہنا ہے اور خیال رکھنا ہے"...... جیمز نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے باس"...... درخت کی اوٹ سے جیگر کی آواز سنائی دی تو جیمز ٹاپو کی اندرونی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس ڈبل ایکس کے ذریعے اسے ایک ایک درخت کو چیک کرنا پڑے گا لیکن اسے اطمینان تھا کہ بہرحال یہ کام ہو جائے گا اس لئے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

جولیا کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک جھماکا سا ہوا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

"جولیا۔ جولیا۔ جلدی ہوش میں آؤ"...... اچانک جولیا کے کانوں میں صالحہ کی آواز پڑی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے صالحہ کسی گہرے کنویں کی تہہ سے بول رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کا شعور جاگ اٹھا۔

"جولیا۔ اٹھو جلدی کرو۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... صالحہ کی آواز اس بار قریب سے سنائی دی تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنی پشت پر پانی بہتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ ایک بند غار میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن زمین نم آلود تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے زمین کے نیچے کوئی چشمہ ہو جس کا دہانہ

ابھی پوری طرح نہ کھلا ہو۔

"یہاں عمران اور ٹائیگر بھی موجود ہیں"...... صالحہ نے کہا جو اس کے قریب ہی کھڑی تھی تو جولیا کو زوردار جھٹکا سا لگا۔

"عمران اور ٹائیگر یہاں۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیسے"...... جولیا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو صالحہ نے بازو سے پکڑ کر کھڑے ہونے میں اس کی مدد کی۔

"یہ دونوں غار کے دہانے کے قریب پڑے ہیں جبکہ ہم دونوں کو یہاں انتہائی بھیگی سطح پر ڈالا گیا ہے۔ میں نے انہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن وہ کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آ رہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ دونوں عمران اور ٹائیگر کے قریب پہنچ گئیں جو زمین پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔

"یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میں سمجھی ہوں جولیا جس گیس سے ہمیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کا اینٹی پانی بھی ہے۔ چونکہ ہمیں گیلی زمین پر ڈالا گیا تھا اس لئے ہم نمی کی زیادتی کی وجہ سے ہوش میں آ گئیں جبکہ عمران اور ٹائیگر خشک جگہ پر پڑے ہوئے ہیں اس لئے ان پر گیس کے اثرات موجود ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ صالحہ کی بات سے متفق ہو۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں بے ہوش پڑا رہنے دو۔ یہ مشن ہم نے

مکمل کرنا ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"میں نے چیک کر لیا ہے کہ مشین پسٹل ہمارے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے ہمیں بے ہوش کرنے کے بعد ہماری تلاشی لینے کی بھی زحمت نہیں کی"...... صالحہ نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس بھی مشین پسٹل موجود ہے۔ آؤ"...... جولیا نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی جبکہ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ غار کا دہانہ ایک گہری گھاٹی میں تھا۔ وہ دونوں گھاٹی کے کناروں پر چڑھتی ہوئیں انتہائی احتیاط سے ٹاپو پر پہنچ گئیں۔ ارد گرد اونچی اور گھنی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔

"آؤ"...... جولیا نے آہستگی سے کہا اور پھر وہ بڑے بڑے محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔ وہ دونوں بے حد محتاط انداز میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں کہ اچانک بائیں طرف سے انہیں کسی عورت کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ گو آواز صاف سنائی نہ دے رہی تھی لیکن بہرحال بولنے والی عورت ہی تھی۔

"یہاں کوئی عورت بھی ہے۔ احتیاط سے میرے پیچھے آؤ"۔ جولیا نے صالحہ سے کہا اور اس طرف بڑھنے لگی جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ اب کسی مرد کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تھی۔ وہ دونوں احتیاط سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں اور پھر دونوں ہی اچانک

ٹھٹھک کر رک گئیں ۔ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جھاڑیوں کی اوٹ سے انہیں تین مرد اور ایک عورت صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ان میں سے دو کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ایک درخت کے تنے کے گرد زمین کے قریب سپر میگا ڈائنامیٹ موجود نظر آ رہے تھے ۔اسی طرح درخت کے تنے کے اوپر والے سرے پر بھی خصوصی تاروں کے ذریعے سپر میگا ڈائنامیٹ بندھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"فائر کرو "...... اچانک اس عورت نے کہا تو مشین گنیں اٹھائے ہوئے دونوں آدمیوں نے مشین گنوں کا رخ اس درخت کی طرف کیا ہی تھا کہ جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے جب مشین پسٹل سے صرف ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں تو نہ صرف جولیا بلکہ صالحہ بھی بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ صالحہ کے مشین پسٹل سے بھی ٹرچ ٹرچ کی آوازیں ہی نکلی تھیں اور کوئی فائر نہ ہوا تھا۔یہ آوازیں ماحول پر چھائی ہوئی خاموشی میں خوفناک بموں کی طرح محسوس ہوئیں اور درخت کی طرف رخ کئے ہوئے تینوں مرد اور عورت بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کی طرف گھومے اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ان آدمیوں کی طرف سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مشین گنیں کیوں نہیں چل رہیں "۔ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک

عورت اور ایک مرد جو خالی ہاتھ تھے جولیا اور صالحہ کی طرف دوڑے ان دونوں نے پلک جھپکتے ہی جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے تھے اور دوڑتے ہوئے انہوں نے مشین پسٹل سے فائر کئے لیکن ان کے مشین پسٹل سے بھی ٹرچ ٹرچ کی آوازیں سنائی دیں ۔دونوں مرد جو مشین گنیں اٹھائے ہوئے تھے مشین گنیں پھینک کر ان کی طرف بڑھنے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے پہلے مخالف سمت میں ہوئے اور پھر جولیا اور صالحہ کو گھیرنے کے انداز میں سائیڈوں سے ہو کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"رک جاؤ ورنہ "...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عورت اور مرد بے اختیار ایک جھٹکے سے رک گئے جبکہ جولیا آگے بڑھ کر جھاڑیوں کی اوٹ سے سامنے آ گئی ۔سائیڈوں سے ان پر حملہ کرنے والے بھی ٹھٹھک کر رک گئے تھے ۔صالحہ بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے باہر آ گئی تھی۔

"یہاں فائرنگ نہیں ہو رہی اس لئے ہم نے ہاتھوں سے مقابلہ کرنا ہے اور ان سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ۔تم دونوں خود بخود کیسے ہوش میں آ گئیں ۔ایسا تو ممکن ہی نہیں"...... عورت کے ساتھ کھڑے مرد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں جس گیس سے بے ہوش کیا تھا اس کا ایک توڑ

پانی بھی ہے اور چونکہ تم نے ہم دونوں کو جس جگہ پر ڈالا تھا وہاں زمین میں نمی موجود تھی اس لئے ہم خود بخود ہوش میں آ گئیں اور یہ سن لو کہ اب تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے اس لئے تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ہاتھ اٹھا کر اپنے آپ کو سرنڈر کر دو تاکہ تمہیں قانون کے حوالے کیا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے اور تم یہاں کیوں آئی ہو"۔ اس بار عورت نے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور بس"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو غیر ملکی ہو"...... عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں صرف جسمانی خدوخال کی لحاظ سے غیر ملکی ہوں"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گا۔ انتھونی اور راجر تم دونوں جا کر ان مردوں کو دیکھو اور انہیں آف کر دو"۔ یکلخت اس عورت نے چیخ کر کہا تو اس کی سائیڈ پر موجود دونوں آدمی بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور سائیڈوں میں دوڑتے چلے گئے جبکہ اسی لمحے عورت اور مرد بپھرے ہوئے سانڈوں کی طرف جولیا اور صالحہ کی طرف دوڑے۔

"ان دونوں آدمیوں کو روکو ورنہ یہ عمران اور ٹائیگر کو بے

ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیں گے۔ جاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے لہجے میں صالحہ سے کہا تو صالحہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور جھاڑیوں میں دوڑتی چلی گئی جبکہ جولیا نے یکلخت غوطہ لگایا اور سامنے سے دوڑ کر آنے والے آدمی سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس پر چھلانگ لگا دی اور پھر ہوا میں ہی اس نے اپنا رخ بدل دیا جس کے نتیجہ میں جولیا چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گری۔ وہ مرد اس کی پسلیوں پر ہتھیلی کی زوردار ضرب لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا اور جولیا کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے حلق میں پھنس گیا ہو۔ اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی چھانے لگی لیکن جولیا نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی ایک بار پھر جولیا سے زوردار انداز میں ٹکرایا تو جولیا کے حلق سے ایک تیز چیخ سی نکلی کیونکہ اسے محسوس ہوا تھا جیسے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے ٹوٹتے چلے گئے ہوں اور وہ آدمی اس کی پشت پر گھٹنوں کی زوردار ضرب لگا کر بڑے ماہرانہ انداز میں قلابازی لگا کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا جبکہ وہ عورت دوڑتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی تھی جدھر صالحہ گئی تھی۔ شاید اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب اس آدمی کے ہاتھوں سے جولیا بچ نہ سکے گی۔ اسی لمحے وہ آدمی ایک بار پھر مخصوص انداز میں اچھلا اور اس نے دونوں پیروں سے جولیا کی پشت پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ لی اور وہ آدمی اپنے ہی زور میں جھٹکا کھا کر چیختا

ہوا جولیا کے اوپر سے ہو کر منہ کے بل جھاڑیوں میں جا گرا اور پھر وہ یکلخت قلابازی کھا کر کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ واقعی خاصا تربیت یافتہ تھا۔ جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی ہی تھی کہ اس آدمی نے انتہائی برق رفتاری سے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی لیکن اس بار جولیا سنبھلی ہوئی تھی۔ گو اس کے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں لیکن اب وہ سنبھل چکی تھی اس لئے جیسے ہی اس آدمی نے اس پر چھلانگ لگائی جولیا کا جسم پانی میں تیرتی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپا اور پھر برق رفتاری سے ایک سائیڈ میں ہٹتا چلا گیا اور حملہ آور اس بار اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا۔ اس نے ایک بار پھر ایک جھٹکے سے الٹی قلابازی کھانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کسی اڑتے ہوئے عقاب کی طرح اس پر جھپٹی اور اس بار کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی کیونکہ جولیا نے عین اسی لمحے اس پر چھلانگ لگائی تھی جب الٹی قلابازی لگاتے ہوئے اس آدمی کی دونوں ٹانگیں مڑ کر اس کے سر کے نیچے پہنچ چکی تھیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے یکلخت ٹوٹ گئے تھے اور وہ آدمی قلابازی لگانے کی وجہ سے خود ہی کراس کریمپ کی زد میں آ گیا تھا جبکہ جولیا اس کے اوپر گرتے ہی کھڑی ہتھیلی کی ضرب لگا کر زمین پر کھڑی ہو گئی تھی۔ اسی لمحے وہ آدمی پیٹ کے بل زمین پر گرا اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اپنی کوشش میں ناکام ہو گیا۔ جولیا تیزی سے اس طرف کو دوڑنے لگی

جدھر صالحہ گئی تھی کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ صالحہ بیک وقت دو مردوں اور ایک عورت سے لڑ رہی ہو گی اور جس طرح یہ آدمی تربیت یافتہ تھا اسی طرح یہ تینوں بھی تربیت یافتہ ہوں گے اور یقیناً صالحہ کے ساتھ ساتھ عمران اور ٹائیگر کی جانیں بھی خطرے میں تھیں۔ گو اس ٹاپو پر فائرنگ نہ ہو پا رہی تھی لیکن بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کیا جا سکتا تھا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے جولیا کے پیروں میں جیسے مشین سی فٹ ہو گئی اور اسی لمحے صالحہ کی چیخ سنائی دی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ برق رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس گھاٹی کے قریب پہنچ گئی جہاں صالحہ زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بازو بے حس و حرکت محسوس ہو رہا تھا جبکہ دونوں مرد زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور وہ عورت صالحہ پر چھلانگ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"رک جاؤ"...... جولیا نے چیخ کر کہا لیکن وہ عورت نہ رکی بلکہ اس نے زمین پر پڑی ہوئی صالحہ پر اس انداز میں چھلانگ لگا دی کہ اس کے دونوں جڑے ہوئے گھٹنے صالحہ کے پیٹ پر پوری قوت سے پڑے تو جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے صالحہ اب بچ نہ سکے گی۔ وہ ابھی کچھ دور ہی تھی اس لئے وہ کوشش کے باوجود اس عورت کو نہ روک سکتی تھی اور پھر جیسے ہی اس عورت نے دوسری بار جمپ کیا جولیا نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن دوسرے لمحے صالحہ کی

بجائے اس عورت کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سن کر اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں کیونکہ صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو رہی تھی جبکہ وہ عورت جھاڑیوں میں پڑی تڑپ رہی تھی ۔ جولیا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس صالحہ کے قریب پہنچ گئی جبکہ وہ عورت ساکت ہو چکی تھی۔ صالحہ یوں لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے میلوں دور سے دوڑتی ہوئی آرہی ہو۔

" تم ۔ تم ٹھیک ہو صالحہ "...... جولیا نے صالحہ کے قریب پہنچ کر کہا۔

" ہاں ۔ میں ٹھیک ہو ۔ لیکن مجھ سے اب کھڑا نہیں ہوا جا رہا ۔ میرے جسم کا ایک ایک ریشہ ٹوٹ رہا ہے"...... صالحہ نے قدرے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرا کر نیچے گرنے لگی تو جولیا نے اسے سنبھال لیا ۔ اسی لمحے صالحہ کے منہ اور ناک سے خون کے قطرے بہنے لگے اور صالحہ کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر جولیا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی صالحہ کو شدید ترین اندرونی چوٹیں لگی ہیں اور اگر فوری طور پر اسے طبی امداد نہ دی گئی تو وہ ہلاک ہو جائے گی۔

" صالحہ ۔ صالحہ ۔ ہوش میں آؤ ۔ صالحہ تم بہت بہادر ہو ۔ ہوش میں آؤ"...... جولیا نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے صالحہ کے ہاتھوں کو رگڑنا شروع کر دیا ۔ البتہ جولیا کو یہ دیکھ کر

کچھ اطمینان ہو گیا تھا کہ صالحہ کی ناک اور منہ سے نکلنے والا خون مزید نکلنا بند ہو گیا تھا ۔ جولیا کا ہاتھ مسلسل اسی طرح چل رہا تھا جبکہ ساتھ ساتھ وہ صالحہ کو آوازیں بھی دے رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں مخصوص انداز میں رگڑنے سے اس کا اعصابی نظام جامد نہ ہو سکے گا بلکہ جام ہوتا ہوا اعصابی نظام اس طرح زیادہ تیزی سے کام کرے گا اور اس طرح صالحہ کے دل کی دھڑکن بھی نارمل ہو جائے گی ۔ یہ طریقہ اس نے عمران سے سیکھا تھا ۔ وہ مسلسل صالحہ کے ہاتھوں کو رگڑ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آوازیں بھی دے رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ صالحہ کا بگڑتا ہوا چہرہ نہ صرف نارمل ہونا شروع ہو گیا بلکہ اس کے چہرے پر ابھر آنے والی پتھریلی سختی بھی نرمی میں تبدیل ہوتی چلی گئی ۔ تھوڑی دیر بعد جب صالحہ نے آنکھیں کھولیں تو جولیا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

" جولیا ۔ جولیا ۔ کیا ہوا"...... صالحہ نے آہستہ سے کہا۔

" تم نے کمال کر دیا صالحہ ۔ تم نے دونوں مردوں اور اس عورت کو ختم کر دیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی ۔

" کیا یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے مجھے انتہائی خوفناک ضربیں لگائی ہیں"...... صالحہ نے رک رک کر کہا۔

" ہاں ۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ۔ صالحہ جب میں چیف کو تمہارے اس کارنامے کی رپورٹ دوں

گی تو یقین کرو کہ چیف بھی تمہاری کھل کر تعریف کرے گا"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ کا چہرہ مزید کھل اٹھا اور اس نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔

"ابھی نہیں۔ ابھی لیٹی رہو۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں عمران اور ٹائیگر کو ہوش میں لاتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اٹھنے کی کوشش ترک کر دی۔ جولیا پوری طرح صالحہ کی طرف سے مطمئن ہو گئی تھی اس لئے وہ اٹھ کر دوڑتی ہوئی گھاٹی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گھاٹی میں اتر کر وہ غار کے دہانے میں داخل ہوئی تو ٹائیگر اور عمران ابھی تک ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"انہیں پانی پلانا پڑے گا اور پھر انہیں ہوش آئے گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور پھر دوڑتی ہوئی گھاٹی سے نکل کر اوپر آ گئی۔

"کیا ہوا جولیا۔ عمران اور ٹائیگر تو ٹھیک ہیں"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

"ہاں۔ لیکن انہیں پانی پلانا پڑے گا اور یہاں سے کنارہ کافی دور ہے اور ہمارے پاس کوئی برتن بھی نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جہاں ہم بے ہوش تھیں وہاں نیچے پانی ہے۔ اس جگہ کو کھودو گی تو یقیناً نیچے سے پانی نکل آئے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ گڈ شو۔ ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیزی سے

واپس دوڑتی ہوئی دوبارہ گھاٹی میں اترتی چلی گئی۔ غار کے اندر پہنچ کر اس نے اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا جہاں پہلے صالحہ بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی سی کوشش سے وہاں گڑھا سا بن گیا اور اس میں پانی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا۔ جولیا اٹھی اور پھر اس نے عمران کے قریب جا کر اسے بازو سے پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی اس گڑھے کے قریب لے آئی اور پھر اس نے جھک کر گڑھے میں سے پانی ہتھیلی کی مدد سے نکالا اور عمران کا منہ دوسرے ہاتھ سے کھول کر اس نے پانی اس کے حلق میں ٹپکانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر مڑ کر وہ ٹائیگر کی طرف بڑھ گئی۔ جولیا ٹائیگر کو بھی بازو سے گھسیٹ کر گڑھے کے قریب لائی اور پھر اس کے منہ میں بھی پانی ڈالنا شروع کر دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھو "...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کیا پوزیشن ہے صالحہ کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ اب ٹھیک ہو چکی ہے۔ میں ابھی اسے واپس گھر بھجوا کر سیدھا ہسپتال سے یہاں آ رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ ایک تو یہ کہ صالحہ نے واقعی وہاں انتہائی خوفناک اور جان توڑ جدوجہد کی ہے۔ دوسرا یہ کہ وہاں اس ٹاپو پر نہ ہی مشین پسٹلز نے کام کیا اور نہ ہی مشین گنوں نے۔ یہ کیا اسرار

ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہمارے ماہرین نے واقعی سرا سمکس ریز کے ٹرانسمیٹر کی حفاظت کا کامیاب نظام قائم کر رکھا ہے۔ مجھے بھی یہ سب معلوم کر کے بے حد حیرت ہوئی تھی۔ میں نے سرداور کے ذریعے جب اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ اس مصنوعی درخت کے ایک حصے سے ایسی خصوصی ریز نکلتی ہیں جو اس چھوٹے سے ٹاپو میں مسلسل موجود رہتی ہیں اور ان ریز کی موجودگی میں کوئی بارودی اسلحہ وہاں کام نہیں کر سکتا۔ مصنوعی درخت کو تو ماریا سیکشن نے ڈبل ایکس کے ذریعے ٹریس کر لیا تھا لیکن ان خصوصی حفاظتی اقدامات کے بارے میں انہیں علم نہ ہو سکا اور حقیقت یہی ہے کہ ان ریز نے ہی اس ٹرانسمیٹر کو بچایا ہے ورنہ ماریا سیکشن اپنے مشن میں کامیاب ہو جاتا اور اسے دوبارہ قائم کرنے میں بہرحال کافی عرصہ لگ سکتا تھا اور اس دوران اسرائیل اور کافرستان ہمارے ایٹمی مراکز کو آسانی سے تباہ کر سکتے تھے۔ اس کے باوجود میں نے سرداور کو کہہ کر اس ٹاپو پر مزید حفاظتی نظام قائم کرا دیئے ہیں کیونکہ اس طرح اسے صرف سائنسی حفاظتی نظام کے تحت چھوڑنا کسی بھی وقت خطرناک ہو سکتا ہے اور جہاں تک صالحہ کا تعلق ہے تو صالحہ کے بارے میں جو کچھ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے اسے سن کر مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ صالحہ نے کس قدر خوفناک جدوجہد کی ہے اور جولیا نے بھی کم کام نہیں کیا۔ یہ مشن بہرحال صالحہ اور جولیا کا

کارنامہ ہے۔ جولیا نے اپنے بارے میں اس لئے رپورٹ میں تفصیل نہیں لکھی ہو گی کیونکہ وہ رپورٹ خود دے رہی تھی"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ سوزانو کو یہ تو معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس کا ماریا سیکشن ناکام ہو چکا ہے لیکن سوزانو دوبارہ یہاں اپنے کسی اور سیکشن کو بھجوا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جینز ماریا سیکشن کا اہم اور اصل آدمی تھا۔ وہ زندہ بچ گیا ہے اس لئے میں نے اس سے سوزانو کے ہیڈ کوارٹر، اس کے چیف اور اس کے دوسرے سیکشنز کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بطور ایکسٹو صدیقی کو یہ ساری تفصیلات مہیا کر کے حکم دے دیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت قبرص پہنچے اور اس پوری تنظیم کا خاتمہ کر دے اس لئے وہ آج روانہ ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اصل مشن تو اسرائیل کا ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس پہلے مشن کا چیک تو ابھی ملا نہیں اور تم دوسرے مشن کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ حق بحقدار رسید ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تو میرا حق نہیں ملا"۔ عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"یہ مشن جولیا اور صالحہ کا تھا اس لئے میں نے آپ کے چیک کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ جولیا اور دوسرا صالحہ کو بطور انعام بھجوا دیا ہے اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ حقدار کو حق مل چکا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور جو ان سے بڑا حقدار میرے فلیٹ پر موجود ہے اس کا کیا ہو گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ اسے صبر جمیل عطا کرے گا"...... بلیک زیرو نے بے ساختہ کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ اسرائیل کا کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے صالحہ کی صحت یابی کا انتظار تھا کیونکہ اس مشن میں جو کچھ صالحہ نے کیا ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسرائیل والے مشن میں صالحہ کو بھی بھیج دوں۔ چونکہ اب صالحہ جلد صحت یاب ہو جائے گی اس لئے اب ٹیم اسرائیل ضرور جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ ساتھ نہیں جائیں گے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں کیسے جا سکتا ہوں زاد راہ کے بغیر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کو زاد راہ ایڈوانس بھی مل سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے واہ ۔ پھر تو میں سر کے بل چل کر اسرائیل جاؤں گا ۔ جولیا اور صالحہ سے انعام کی رقم بھی وصول کر لوں گا اور ایڈوانس بھی ۔ واہ ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی"...... عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو اس کے اس انداز پر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد